

Asian Car Choice
Authorised distributor of Exedy Clutch
Address: Chinar Shopping Complex Batamaloo Srinagar
Contact: 9419069641, 9906528024

The daily Surathal Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ صورت حال سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب



Address: Chinar Shopping Complex
Batamaloo Srinagar
Contact: 9906528024

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314
Vol: 17 Issue No: 273 Saturday 14 November 2026 - 03 Jamad Ul Thani 1448 Pages: 08 Price Rs0.50/-

سادھنا ٹاپ اور رازدان پاس پر ایک فٹ سے زائد برف جمع، سونہ مرگ میں موسم کی پہلی برفباری

سرینگر رجموں وکشمیر کے کئی بالائی علاقوں میں جمعہ کے روز تازہ برفباری کا سلسلہ جاری رہا، جس کے نتیجے میں درجہ حرارت میں نمایاں کمی واقع ہوئی اور سڑک رابطے متاثر ہوئے، جبکہ وسطی کشمیر کے ضلع گاندربل کے سیاحتی مقام سونہ مرگ میں رواں موسم کی پہلی برفباری ریکارڈ کی گئی۔ ایشین کیبل کو موصول تفصیلات کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران سادھنا ٹاپ اور رازدان پاس پر ایک فٹ سے زائد برف جمع ہوئی، جبکہ شمشن ٹاپ پر 8 سے 10 انچ برفباری ریکارڈ کی گئی۔ زیڈ گلی اور مرگن ٹاپ پر 6 سے 8 انچ، جبکہ زوجیلا پاس پر 5 سے 6 انچ تازہ برف جمع ہوئی۔ پیر کی گلی میں 5 سے 8 انچ، ہاتل میں 4 سے 6 انچ، وادی گریز میں 3 سے 5 انچ اور سونہ مرگ میں 2 سے 3 انچ برفباری ریکارڈ کی گئی۔ اس کے علاوہ گلمرگ میں تقریباً ایک سینٹی میٹر تازہ برف جمع ہوئی۔ جموں صوبے کے اضلاع ڈوڈہ اور راجوری کے بالائی علاقوں میں بھی تازہ برفباری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں، جس سے پورے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سردی کی شدت میں اضافہ ہوا ہے۔ دریں اثنا، جنوبی کشمیر کے ضلع شوپیاں کو پونچھ اور راجوری کے



جڑواں اضلاع سے ملانے والی مغل روڈ پیر کی گلی میں شدید برفباری کے باعث مسلسل دوسرے روز بھی ٹریفک کی آمدورفت کے لیے بند رہی۔ بارڈر روڈز آرگنائزیشن (بی آر او) نے سڑک سے برف ہٹانے کا کام شروع کر دیا ہے، تاہم مسلسل برفباری کے باعث بحالی کے کام میں رکاوٹ آنے کا خدشہ ہے۔ حکام کے مطابق موسم سازگار رہنے کی صورت میں جمعہ کے روز سڑک کو ٹریفک کے لیے دوبارہ کھولا جا سکتا ہے۔ شمالی کشمیر کے ضلع کپواڑہ میں چوکی بل۔تنگدار سڑک پر بھی برف ہٹانے کی کارروائیاں شروع کر دی گئی ہیں۔ محکمہ موسمیات مرکز سرینگر نے جمعہ کے روز عمومی طور پر مطلع ابر آلود رہنے کی پیش گوئی کرتے ہوئے میدانی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی بارش اور بالائی علاقوں میں بیشتر مقامات پر برفباری کا امکان ظاہر کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کی تازہ پیش گوئی کے مطابق بیشتر مقامات پر ہلکی سے درمیانی درجے کی بارش اور برفباری کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے، جبکہ بالائی علاقوں میں درمیانی سے شدید بارش اور برفباری کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ 14 اور 15 نومبر کو چند مقامات پر مختصر وقفوں کے دوران ہلکی بارش اور برفباری کی پیش گوئی کی گئی ہے، جبکہ 16 سے 20 نومبر تک جموں وکشمیر میں عمومی طور پر موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے 12 اور 13 نومبر کے دوران دن کے درجہ حرارت میں 6 سے 8 ڈگری سیلسیس تک نمایاں کمی کی پیش گوئی بھی کی ہے۔ اس دوران بعض مقامات پر گرج چمک، ژالہ باری اور تیز ہواؤں کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے کسانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی تیار فصلوں کو محفوظ مقامات پر ذخیرہ کرنے کے انتظامات کریں۔

مال ادبی و موسیقی کی روایات کو اجاگر کرنے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم

ڈپٹی کمشنر کولگام نے نوجوانوں اور فنکاروں سے تبادلہ خیال کیا

(جموں)

تین روزہ وِیشو فیسٹیول 2026 کے دوسرے روز بھی عوام نے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ اس موقع پر گورنمنٹ ڈگری کالج کولگام میں مختلف ادبی، ثقافتی، کاروباری اور باہمی رابطوں پر مبنی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر کولگام شہزاد عالم، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر وکرا احمد گری اور دیگر ضلعی افسران نے دن بھر مختلف تقریبات اور نشستوں میں شرکت کی۔ اس موقع پر نامور فنکاروں، شاعروں، ادیبوں، ادبی حلقوں سے وابستہ افراد، کیریئر کونسلرز،



کاروباری شخصیات، صنعت کاروں، یونیورسٹی کے ماہرین، طلبہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھی شرکت کی۔ آڈیٹوریم میں متعدد ادبی اور ثقافتی پروگرام منعقد ہوئے، جن میں کالج بینڈ، اسکولوں کے ثقافتی مظاہرے، خواتین اور ادب کے موضوع پر خصوصی نشست بعنوان ''نسائی تنقید: خواتین کی تحریروں کو سمجھنا''، کشمیری مشاعرہ اور شام غزل شامل تھے۔ ان پروگراموں نے ادبی تبادلہ خیال، فنکارانہ اظہار اور خطے کی مالا مال ادبی و موسیقی کی روایات کو اجاگر کرنے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کیا۔

ڈی سی پلوامہ کا کنٹرول رومز کا رات کے وقت معائنہ

ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی تیاریوں کا جائزہ

(پلوامہ)

ڈپٹی کمشنر پلوامہ کے کے سدھا نے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر ایس ایم اشرف کے ہمراہ ضلع پلوامہ میں قائم برفباری کنٹرول رومز اور ایمرجنسی کنٹرول رومز کا رات کے وقت معائنہ کیا اور جاری موسمی ایڈوائزری کے پیش نظر ان کی تیاریوں اور کارکردگی کا جائزہ لیا۔ معائنے کے دوران ڈپٹی کمشنر نے عملے کی دستیابی، ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے انتظامات اور متعلقہ محکموں کے درمیان تال میل کا جائزہ لیا۔ انہوں نے تمام متعلقہ افسران اور اہلکاروں کو ہدایت دی کہ وہ چوکس رہیں اور کنٹرول رومز کو چوبیس گھنٹے فعال رکھیں۔

رکن اسمبلی سوناواری کا ترقیاتی کاموں اور موسم سرما کی تیاریوں کا جائزہ

برف ہٹانے، بجلی و پانی کی فراہمی اور بنیادی سہولیات کی دستیابی یقینی بنانے پر زور

(بانڈی پورہ)

سوناواری کے رکن اسمبلی ایڈووکیٹ ہلال اکبر لون نے آج منی سیکریٹریٹ بانڈی پورہ میں ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے حلقہ انتخاب سوناواری میں جاری ترقیاتی کاموں کی پیش رفت اور موسم سرما سے نمٹنے کے لیے تیاریوں کا جائزہ



لیا۔ اجلاس کے دوران ایگزیکٹیو انجینئر آر اینڈ بی سمبل نے رکن اسمبلی کو جاری ترقیاتی کاموں کی موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر تعلیم کے بنیادی ڈھانچے، اساتذہ و طلبہ کے تناسب، پینے کے پانی کی سہولیات، کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے، کھیل کے میدانوں کی تعمیر و ترقی اور کھیلوں کی کٹس کی تقسیم سمیت مختلف شعبوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔

اے ڈی ڈی سی کپواڑہ کا ایس ڈی ایچ سوگام کا معائنہ

طبی سہولیات اور موسم سرما کی تیاریوں کا جائزہ

(کپواڑہ)

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمشنر (اے ڈی ڈی سی) کپواڑہ غلام رسول نے آج سب ڈسٹرکٹ اسپتال (ایس ڈی ایچ) سوگام کا دورہ کرکے وہاں دستیاب طبی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس موقع پر خصوصی طور پر موسم سرما سے نمٹنے کے لیے کیے گئے انتظامات کا بھی معائنہ کیا گیا۔ اے ڈی ڈی سی کے ہمراہ بلاک میڈیکل آفیسر (بی ایم او) سوگام ڈاکٹر جاوید رسول شاہ اور دیگر متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔ دورے کے دوران اے ڈی ڈی سی نے اسپتال کے مختلف شعبوں بشمول ایمرجنسی، او پی ڈی، آئی پی ڈی، لیبارٹری اور فارمیسی کا معائنہ کیا۔

بانڈی پورہ میں مختلف بیداری، ثقافتی اور عوامی سرگرمیوں کا انعقاد

(بانڈی پورہ)

جنجاتیہ گورو پکھواڑہ 2026 کے جاری انعقاد کے سلسلے میں ضلع بانڈی پورہ کے مختلف علاقوں میں متعدد محکموں کی جانب سے مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا، جن کا مقصد قبائلی ورثے کو اجاگر کرنا، ثقافتی شعور کو فروغ دینا اور قبائلی برادریوں کے حقوق و فلاح و بہبود کو نمایاں کرنا تھا۔

ممتاز تاجر محمد خلیل سفیکو کے انتقال پر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا اظہار تعزیت

مرحوم کی جنت نشینی اور بلند درجات کیلئے دعا کی

(سرینگر)

صدر جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور نائب صدر و وزیر اعلیٰ نے ممتاز تاجر اور سماجی شخصیت الحاج محمد خلیل (سفیکو) ساکن بند وارہ کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اس سانحہ ارتحال پر مرحوم کے جملہ سوگواران خصوصاً مرحوم کے اہل خانہ کیساتھ دلی



تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرحوم کی جنت نشینی اور بلند درجات کیلئے دعا کی۔ مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ محمد خلیل صاحب شریف النفس، غریب پرور اور انسان دوست شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے ٹیلی فون پر مرحوم کے فرزند پرویز احمد اور برادران حاجی الطاف احمد، حاجی منظور احمد کیساتھ تعزیت کی۔

واگورہ میں بلاک دیوس کا انعقاد

عوامی شکایات اور ترقیاتی مسائل کے بروقت ازالے کی یقین دہانی

(بارہمولہ)

چیف پلاننگ آفیسر (سی پی او) بارہمولہ نثار احمد نے آج واگورہ میں بلاک دیوس پروگرام کی صدارت کی جس کے دوران مقامی لوگوں کو اپنے مسائل، مطالبات اور ترقیاتی امور انتظامیہ کے سامنے پیش کرنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے سی پی او نے بلاک دیوس پروگراموں کے انعقاد کے مقاصد کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان پروگراموں کے ذریعے عوام کو اپنے مسائل اور ترقیاتی ضروریات براہ راست انتظامیہ تک پہنچانے کا موقع ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے پروگراموں کا مقصد عوامی رابطوں کو مضبوط بنانا، مختلف محکموں کے درمیان موثر تال میل قائم کرنا اور بنیادی سطح پر عوامی شکایات کا بروقت ازالہ یقینی بنانا ہے۔

شوپیاں پولیس کی جانب سے تھانہ دیوس کا انعقاد

پولیس اور عوام کے درمیان باہمی تعاون اور اعتماد کو مضبوط بنانے پر زور

(شوپیان)

عوام اور پولیس کے درمیان تعلقات کو مزید مستحکم بنانے اور عوامی شراکت داری پر مبنی پولیسنگ کو فروغ دینے کی کوششوں کے تحت شوپیاں پولیس نے اربورہ ناکمل زینہ پورہ میں تھانہ دیوس کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر ایس ڈی پی او زینہ پورہ نے تقریب کی صدارت کی، جبکہ



ایس ایچ او پولیس اسٹیشن زینہ پورہ بھی موجود تھے۔ تقریب میں مقامی معززین، شہریوں، تاجروں، نوجوانوں کے نمائندوں اور اربورہ ناکمل سمیت ملحقہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے سول سوسائٹی کے ارکان نے شرکت کی۔ تعاملاتی نشست کے دوران شرکاء نے عوامی اہمیت کے متعدد مسائل اٹھائے۔

ڈپٹی کمشنر گاندربل کی ٹریفک نظام سے متعلق اجلاس کی صدارت

میرانی چوک میں ٹریفک کی رکاوٹیں دور کرنے، سڑکوں کی توسیع، تجاوزات ہٹانے پر تبادلہ خیال

(گاندربل)

ڈپٹی کمشنر گاندربل شریا سنگھل نے آج منی سیکریٹریٹ کمپلیکس گاندربل کے ویڈیو کانفرنسنگ روم میں ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ضلع بھر میں ٹریفک کی روانی کو منظم بنانے، ٹریفک جام پر قابو پانے، تجاوزات ہٹانے اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے اقدامات کا جائزہ لیا۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر گاندربل، اسسٹنٹ کمشنر ریونیو گاندربل، ایگزیکٹیو انجینئر پی ڈبلیو (آر اینڈ بی)



گاندربل، ایگزیکٹیو انجینئر جل شکتی (پی ایچ ای) گاندربل، ایگزیکٹیو انجینئر آبپاشی و فلڈ کنٹرول، اے آر ٹی او گاندربل، چینار ڈیولپمنٹ آفیسر گاندربل اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کے آغاز میں ایگزیکٹیو انجینئر پی ڈبلیو (آر اینڈ بی) گاندربل نے جامع ٹریفک مینجمنٹ پلان اور دوور بامہ سے بیامہ تک سڑک کی توسیع کے منصوبے کے حوالے سے تفصیلی خاکہ پیش کیا۔ قصبے میں ٹریفک کی رکاوٹوں کا سنجیدہ نوٹس لیتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے میرانی چوک میں ٹریفک کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے فوری اور طویل مدتی اقدامات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

چیئرمین جے کے ایل سی ایم اے نے لیا ڈل جھیل کا جائزہ

سیاحتی فروغ کے ساتھ جھیل کے ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانے کی ہدایت

(انفو)

جموں وکشمیر لیک کنزرویشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی (جے کے ایل سی ایم اے) کے وائس چیئرمین خورشید احمد شاہ نے آج ڈل جھیل کے ڈول ڈیمپ علاقے کا دورہ کرکے وہاں جاری ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا۔ ان کاموں میں جھاڑیوں کی صفائی، مجوزہ ترقیاتی منصوبے کے لیے نشاندہی شدہ علاقے کو صاف کرنا اور کشتی رانی و پانی کی روانی کو بہتر بنانے کے لیے اندرونی آبی راستوں کی کھدائی شامل ہے۔ دورے کے دوران وائس چیئرمین نے موقع پر جاری کاموں کا معائنہ کیا اور ان کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ متعلقہ افسران نے انہیں آبی جانات اور جھاڑیوں کی صفائی سمیت اندرونی آبی راستوں کی کھدائی کے حوالے سے جاری سرگرمیوں کے بارے میں تفصیلی جانکاری فراہم کی۔ منصوبہ بند اور پائیدار ترقی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام کام منظم طریقے سے انجام دیے جائیں۔

محکمہ سماجی بہبود بڈگام کی جانب بیداری پروگرام کا انعقاد

خواتین اور بچوں کو مختلف سرکاری اسکیموں کے فوائد سے آگاہ کیا گیا

(بڈگام)

محکمہ سماجی بہبود بڈگام نے مشن شکتی کے تحت سنکلپ ہب فار ایمپاورمنٹ آف ویمن (SANKALP-HEW) کے ذریعے گورنمنٹ ہائی اسکول کچواری اور گاؤں کھلی پورہ میں مختلف سرکاری فلاحی اسکیموں سے متعلق ایک بیداری پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس پروگرام کا مقصد مقامی آبادی، بالخصوص خواتین اور بچوں کو مختلف سرکاری اقدامات کے تحت فراہم کیے جانے والے فوائد اور سہولیات کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا تھا۔ پروگرام کے دوران خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود سے متعلق مختلف سرکاری اسکیموں، ان کے لیے اہلیت کے معیار، فوائد اور درخواست دینے کے طریقہ کار کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اہل مستحقین کو دستیاب سرکاری امداد سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب بھی دی گئی۔ بچوں کے تحفظ اور فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دی گئی، جس کے تحت چائلڈ ہیلپ لائن 1098 کے کردار کو اجاگر کیا گیا، جو ضرورت مند بچوں کو بروقت مدد، نگہداشت اور تحفظ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

شوپیاں میں اکاؤنٹس اسسٹنٹ امتحان کے عملے کیلئے تربیتی پروگرام

نگران عملے کو رہنما خطوط اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا

(شوپیان)

آئندہ 15 نومبر 2026 کو منعقد ہونے والے جموں وکشمیر سروسز سلیکشن بورڈ (جے کے ایس ایس بی) کے اکاؤنٹس اسسٹنٹ امتحان کے سلسلے میں امتحانی ڈیوٹی پر تعینات عملے کے لیے آج گورنمنٹ ڈگری کالج (جی ڈی سی) شوپیاں میں ایک تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی نشست کا مقصد سپرنٹنڈنٹس، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس، سینئر آبزرورز اور انویجیلیٹرز کو امتحان سے متعلق رہنما خطوط، طریقہ کار اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا تھا تاکہ امتحان کا انعقاد ہموار، منصفانہ اور شفاف طریقے سے یقینی بنایا جا سکے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے جے کے ایس ایس بی کے ایڈیشنل سیکریٹری (قانون) ڈاکٹر رئیس احمد قاضی نے بھرتی کے عمل کی ساکھ اور شفافیت برقرار رکھنے میں امتحانی عملے کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے تعینات افسران اور نگران عملے پر زور دیا کہ وہ پوری چوکسی برقرار رکھیں۔

سکیموں کے فوائد نچلی سطح تک لوگوں تک پہنچ سکیں

صحت کی بہتر سہولیات، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور افرادی قوت کے انتظام کو بہتر بنانے پر زور

(پلوامہ)

جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کی ایسٹیمیٹس کمیٹی میٹنگ آج نذیر احمد خان گریزی کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں جموں وکشمیر میں محکمہ صحت و طبی تعلیم کے کام کاج کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں بالخصوص بجٹ تخمینوں، مالیاتی انتظام، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور آپریشنل کارکردگی پر توجہ مرکوز کی گئی۔ میٹنگ میں کمیٹی کے اراکین شیام لال شرما، بلونت سنگھ منکوٹیہ، علی محمد ڈار، مشتاق گورو، ارشاد رسول کار، سجاد شاہین اور سنیل بھردواج نے شرکت کی۔ اس موقع پر سیکریٹری محکمہ صحت و طبی تعلیم سوگت بسواس، ڈائریکٹر سکمز، [illegible] ڈائریکٹر نیشنل ہیلتھ مشن، مختلف گورنمنٹ میڈیکل کالجوں کے پرنسپل، سیکریٹری جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی منوج کمار پنڈتا، ڈائریکٹر جنرل بجٹ، ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز جموں وکشمیر کے علاوہ محکمہ اور قانون ساز اسمبلی کے دیگر سینئر افسران بھی موجود



تھے۔ میٹنگ کے شروعات میں چیئرمین نے گزشتہ میٹنگ کے دوران اٹھائے گئے مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے محکمہ کی جانب سے پیش کردہ ''ایکشن ٹیکن رپورٹ'' کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے سابقہ سفارشات پر عمل درآمد کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا اور کمیٹی اراکین کی جانب سے اجاگر کیے گئے خدشات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر انہوں نے صحت سہولیات کی فراہمی میں موجود خامیوں کو دور کرنے کے لئے بروقت اصلاحی اقدامات کی ضرورت پر زور دیا تاکہ حکومت کی مختلف صحت عامہ کی سکیموں کے فوائد نچلی سطح تک لوگوں تک پہنچ سکیں۔

شاہ اور کوسگر خاندانوں کیساتھ میرواعظ ہمدانی کا اظہار تعزیت

مرحوم کی جنت نشینی اور بلند درجات کیلئے دعا کی

(سرینگر)

جموں وکشمیر جمعیت ہمدانیہ کے سربراہ میرواعظ کشمیر مولانا ریاض احمد ہمدانی نے جواں سال عمید فیاض ولد فیاض احمد شاہ ساکن اسلام یار بل چتر مسجد کے کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے اور اس سانحہ ارتحال پر مرحوم کے تمام اقارب خصوصاً مرحوم کے والد فیاض احمد اور برادر ساحل فیاض، چچا اہل قلم بشیر احمد شاہ کوزگر اور جاوید احمد شاہ کوسگر کیساتھ تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے مرحوم کی جنت نشینی اور بلند درجات کیلئے بھی دعا کی۔ سجادہ نشین درگاہ غوثیہ رہباب صاحب الحاج میر سید بہاؤالدین صاحب قادری، متعلق سجادہ نشین دربار علویہ قادریہ صاحبزادہ مجتبیٰ علوی قادری، صاحبزادہ مظفر علوی قادری، صاحبزادہ محسن علوی قادری، جمعیت صدر الحاج فاروق احمد گانی، محمد اشرف عنایتی، محمد یاسین زہرا، حاجی بشیر احمد بٹ، محمد شفیع برگری، میر غلام محمد ساقی اور دیگر اراکین نے بھی اس صدمہ عظیم پر سوگوار خاندان کیساتھ دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

قومی و بین الاقوامی خبریں

متحدہ عرب امارات میں خوفناک ٹریفک حادثہ: 14 افراد ہلاک



حیدرآباد: متحدہ عرب امارات کی ریاست فجیرہ میں بدھ کی شب پیش آنے والے ایک ہولناک ٹریفک حادثے میں تین بھارتی شہریوں سمیت کم از کم 14 افراد جاں بحق اور 30 زخمی ہو گئے۔ خلیجی اخبار گلف نیوز نے فجیرہ پولیس کے حوالے سے بتایا کہ یہ حادثہ نصف شب سے کچھ دیر قبل شیخ خلیفہ بن زاید روڈ پر اس وقت پیش آیا جب ایک بے قابو ٹرک متعدد گاڑیوں سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں شدید آگ بھڑک اٹھی۔

پولیس اور عینی شاہدین کے مطابق تیز رفتار ٹرک بے قابو ہو کر پہلے ایک گاڑی سے ٹکرایا اور پھر الٹ کر سڑک پر سست رفتار ٹریفک کے باعث رکی ہوئی کئی کاروں پر جا گرا۔ تصادم کے فوری بعد لگنے والی آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے آس پاس کی دیگر گاڑیوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس کے باعث بڑے پیمانے پر جانی نقصان ہوا۔ حکام کا کہنا ہے کہ آگ اور حادثے کی شدت کے باعث جاں بحق ہونے والے افراد کی شناخت کے لیے ڈی این اے ٹیسٹ کیے جا رہے ہیں۔ جاں بحق ہونے والوں میں بھارتی ریاست کیرالہ سے تعلق رکھنے والے ایک مقیم خاندان کے تین افراد شامل ہیں، جبکہ اسی خاندان کے چار دیگر افراد زخمی ہو کر اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ متاثرہ خاندان نے جمعرات کی صبح گلف نیوز کو اس افسوسناک واقعے کی تصدیق کی۔ جاں بحق ہونے والوں کی شناخت 21 سالہ جڑواں بہن بھائی محمد اسماعیل صدیق اور مسنا تبسین صدیق، اور ان کے تین سالہ بھانجے محمد فائز کے طور پر ہوئی ہے۔ صدیق ٹی کے کے مطابق یہ حادثہ رات تقریباً 11 بجے فجیرہ-کورٹ باؤس کے قریب اس وقت پیش آیا جب ان کے اہلِ خانہ شارجہ سے فجیرہ میں واقع اپنے گھر واپس آ رہے تھے۔ حادثے میں صدیق کی اہلیہ، بڑی بیٹی اور ان کے دو دیگر بچے بھی زخمی ہوئے ہیں، تاہم اسپتال ذرائع کے مطابق ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ حادثے کے بعد دبئی میں قائم بھارتی قونصل خانے نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ یہ حادثہ ریاست فجیرہ میں پیش آیا، جس میں بھارتی شہری جاں بحق اور زخمی ہوئے ہیں۔ قونصل خانے کے مطابق اس کے اہلکار متاثرہ خاندان سے رابطے میں ہیں اور ہر ممکن مدد فراہم کر رہے ہیں۔ قونصل خانے نے ہیلپ لائن بھی قائم کی ہے۔ فجیرہ پولیس کے مطابق حادثے کی تحقیقات جاری ہیں اور ابتدائی تحقیقات میں تیز رفتاری کو ممکنہ وجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ حکام نے ڈرائیوروں سے اپیل کی ہے کہ وہ شاہراہوں پر حدِ رفتار کا سختی سے خیال رکھیں، کیونکہ ذرا سی لاپروائی بڑے سانحے کا سبب بن سکتی ہے۔

آتشزدگی کے چار روز بعد جموں کی نہرو مارکیٹ کھل گئی، ایل جی سنہا نے کیا منڈی کا دورہ



جموں: (عامر تانترے) جموں کے ڈیئر ہاؤس میں پیش آنے والے بدترین آتشزدگی کے واقعے کے چار روز بعد جس میں تقریباً آٹھ دکانیں مکمل طور پر جل کر خاکستر ہو گئی تھیں، آج جموں ڈویژن کی سب سے بڑی غلہ و سامان کی منڈی دوبارہ کھل گئی اور کاروباری اپنی دکانوں پر واپس لوٹ آئے۔

جموں ضلع کے دیگر اضلاع میں واقع اپنی دکانوں اور کاروباری مراکز کے لیے سامان لانے کی غرض سے ٹرک ڈرائیوروں اور خریداروں کی واپسی سے منڈی میں ایک بار پھر رونق بحال ہو گئی۔

اگرچہ آگ لگنے سے آٹھ دکانیں خاکستر ہوئیں، تاہم تین روز تک منڈی بند رہنے اور کاروبار مکمل طور پر ٹھپ ہونے کی وجہ سے مارکیٹ کے تمام کاروباری متاثر ہوئے۔ تاجروں کو اپنے پرچون فروشوں (ریٹیلرز) کو سامان کی ترسیل منسوخ یا موخر کرنی پڑی، جبکہ وہ جموں و کشمیر کے اندر اور بیرونی ریاست سے باہر کی کمپنیوں اور ملوں سے بھی نیا مال منگوانے سے قاصر رہے۔

ای ٹی وی بھارت سے بات کرتے ہوئے منڈی کے ایک چاول کے تاجر ذوذ کمار نے کہا کہ یہ آتشزدگی منڈی کے تاجروں کے لیے بدترین ساتھ تھی اور اس سے ہر شخص متاثر ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں تین دن تک اپنی دکانیں بند رکھنی پڑیں اور ہمارے تمام آرڈرز منسوخ یا تاخیر کا شکار ہو گئے۔ ہم ابھی ان باؤں میں ہونے والے نقصان کا درست تخمینہ نہیں لگا سکتے، لیکن وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے انہیں انصاف ملے۔

دیوالی کی رات درگم چوک کے قریب نہرو مارکیٹ کے ڈیئر ہاؤس میں واقع جموں کی سب سے بڑی تھوک منڈی میں اس وقت خوفناک آگ بھڑک اٹھی جب روشنی کی ایک دکان سے شروع ہونے والی آگ نے قریبی دکانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس آتشزدگی میں کل آٹھ دکانیں مکمل طور پر جل کر خاکستر ہو گئیں، جبکہ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں، مٹی بنانے والی بھاری مشینری اور دیگر امدادی گاڑیوں سمیت انتظامیہ اور پولیس حکام کی آمد و رفت کے باعث پوری منڈی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا۔

منڈی کے تاجروں نے الزام عائد کیا کہ اگر فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بروقت پہنچ جاتیں تو آگ کو پھیلنے سے روکا جا سکتا تھا۔ تاجروں نے واقعے کے تحریکات کی مقررہ وقت میں تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے چار روز کی زمینی رابطے کو دوبارہ بحال کیا جا سکے۔ انتظامیہ کی جانب سے عام شہریوں اور تمام ڈرائیوروں سے پرزور درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی حفاظت اور تحفظ سڑک کو یقینی بنانے کے لیے متعلقہ حکام کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور جاری کردہ ٹریفک ایڈوائزری پر سختی سے عمل درآمد کریں۔

دریں اثنا، ہنی مرگ اور زوجیلا کے متاثرہ علاقوں میں متعلقہ محکموں اور عملے کی جانب سے سڑکوں سے برف ہٹانے کی کارروائیاں باقاعدہ طور پر شروع کر دی گئی ہیں، تاکہ راستوں کو جلد از جلد صاف کر کے سفر کرنے سے متعلق گریز کریں۔

غزہ کے ناصر اسپتال پر اسرائیلی فضائی حملہ، 6 فلسطینی شہید اور درجنوں زخمی



قاہرہ: غزہ کی وزارت صحت نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی غزہ میں واقع ناصر اسپتال کو نشانہ بنا کر کیے گئے ایک اسرائیلی فضائی حملے میں کم از کم چھ افراد شہید جبکہ ایک درجن سے زائد شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ یہ خونریز حملہ جمعرات کی علی الصبح کیا گیا جب اسپتال میں مریضوں اور پناہ گزینوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ وزارت صحت کے حکام کے مطابق فضائی بمباری کے نتیجے میں اسپتال کی عمارت اور طبی سہولیات کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے، جس سے زخمیوں کے علاج معالجے میں شدید دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ طبی عملے نے بتایا کہ زخمی ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، جن میں سے بعض کی حالت انتہائی تشویشناک بتائی جا رہی ہے اور ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج نے جمعرات کی صبح اس حملے کی تصدیق کرتے ہوئے اپنے روایتی مؤقف کو دہرایا اور دعویٰ کیا کہ اس کارروائی میں حماس کے ایک سینئر رہنما اور دیگر عسکریت پسندوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ تاہم اسرائیلی فوج نے اسپتال جیسے حساس اور شہری طبی مرکز پر بمباری کے جواز میں اپنے اس دعوے کے حق میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ عالمی سطح پر اسپتالوں کو نشانہ بنائے جانے پر شدید تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

تازہ برفباری کے باعث زوجیلا ٹریفک کی آمد و رفت کے لیے بند: برف ہٹانے کا کام جاری



گاندربل: حالیہ تازہ برفباری کے نتیجے میں منی مرگ، دراس اور زوجیلا درہ کے گردونواح کے علاقوں میں تقریباً پانچ سے چھ انچ تک برف جمع ہو چکی ہے، جس کے باعث سڑکوں پر پھسلن اور سفری مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ موسم کی موجودہ صورت حال اور سڑکوں کی خراب حالت کے پیش نظر متعلقہ حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ آج زوجیلا انجور پر ہر قسم کی گاڑیوں کی آمد و رفت مکمل طور پر معطل رہے گی۔

جاری کردہ ہدایات کے مطابق سونمرگ اور منی مرگ سمیت دونوں اطراف سے کسی بھی قسم کی ٹریفک کو گزرنے یا آگے بڑھنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس سلسلے میں تمام ڈرائیور حضرات، مسافروں اور ٹرانسپورٹروں کو باضابطہ طور پر مطلع کیا جاتا ہے اور مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اگلے نوٹس اور آئندہ احکامات جاری ہونے تک زوجیلا درہ کی جانب سفر کرنے سے مکمل گریز کریں۔

پون کلیان اور اینا کونیڈیلا نے شادی کے 13 سال بعد علیحدگی کا اعلان کر دیا

حیدرآباد: آندھرا پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور معروف اداکار پون کلیان اور ان کی اہلیہ اینا کونیڈیلا نے شادی کے 13 سال بعد باہمی رضامندی سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ جوڑے نے پیر کی دیر رات جاری کردہ ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ یہ فیصلہ "باہمی افہام و تفہیم اور احترام" کے ساتھ لیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ "اپنی زندگیوں کا ایک بڑا اور اہم حصہ ایک ساتھ گزارنے کے بعد، ہم نے باہمی افہام و تفہیم اور باوقار طریقے سے راہیں جدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

اگرچہ ہماری شادی کا رشتہ اختتام کو پہنچ چکا ہے، لیکن ہم بدستور اچھے دوست اور اپنے پیارے بچوں کے مخلص والدین رہیں گے۔ بچوں کی خوشی اور فلاح و بہبود ہمیشہ ہماری اولین اور مشترکہ ترجیح رہے گی۔" اپنے خیر خواہوں سے مخاطب ہوتے ہوئے جوڑے نے اس ذاتی تبدیلی کے دور میں اپنی پرائیویسی (نجی زندگی) کا احترام کرنے کی اپیل کی اور ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جو اس دوران ان کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ "اس ذاتی فیصلے کے بعد، ہم آپ سے فہم و فراست، شفقت اور ہماری نجی زندگی کے احترام کی امید رکھتے ہیں۔ ہم ان تمام افراد کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس پورے سفر میں ہمارا ساتھ دیا۔" اس بیان پر پون کلیان اور اینا کونیڈیلا دونوں کے دستخط موجود تھے۔ جنا سینا پارٹی کے باوثوق ذرائع کے حوالے سے سامنے آنے والی رپورٹس کے مطابق دونوں کے درمیان گزشتہ چند ماہ سے علیحدگی سے متعلق بات چیت چل رہی تھی۔

پاکستان سعودی عرب کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کو تیار ہے: ترجمان پاک فوج



اسلام آباد: پاک فوج کے ایک اعلیٰ جنرل نے کہا ہے کہ علاقائی کشیدگی اور حالیہ مہینوں میں یمن کے حوثیوں کی جانب سے خلیجی ملک کی تیل کی تنصیبات اور ہوائی اڈوں پر ہونے والے حملوں کے سلسلے کے پیش نظر پاکستان سعودی عرب کے تحفظ کے لیے تمام ضروری دفاعی اقدامات کرنے کو تیار ہے۔

روزنامہ دی ایسٹ پریس ٹریبون ایکس کی رپورٹ کے مطابق، بدھ کے روز ایک سعودی اخبار کو دیے گئے انٹرویو میں پاکستانی فوج کے ترجمان لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے اس بات پر زور دیا کہ خلیجی مملکت کی سلامتی، خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے حوالے سے اسلام آباد کا عزم مکمل اور ناقابل مصالحت ہے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات کی روشنی میں اور سعودی عرب و پاکستان کے درمیان مشترکہ اسٹریٹجک دفاعی معاہدے اور مکہ اتحاد کی بنیاد پر پاکستان مملکت کے دفاع کے لیے تمام ضروری دفاعی اقدامات کرنے کو تیار ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب نے گزشتہ سال ستمبر میں ریاض میں اسٹریٹجک باہمی دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے، جس میں یہ عہد کیا گیا تھا کہ دونوں میں سے کسی ایک ملک پر حملے کو دونوں کے خلاف جارحیت تصور کیا جائے گا۔ بعد ازاں انہوں نے کہا کہ کسی تیسرے ملک کے حملے کی صورت میں ایک دوسرے کی حمایت کے لیے ترکیہ کے ساتھ مل کر مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر بھی دستخط کیے تھے۔

چوہدری نے کہا کہ معاہدے کو اس کے اجتماعی دفاعی وعدوں کے عملی نفاذ کے مرحلے میں منتقل کرنے کے لیے سعودی عرب کے اندر متفقہ افواج اور عسکری صلاحیتوں کی فوری تعیناتی کو یقینی بنانے کے اقدامات درکار ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ان اقدامات میں تیاری کی سطح کو بڑھانا، عسکری مہم آہنگی کو مضبوط بنانا، اہم تنصیبات کا تحفظ اور خالصتاً دفاعی کارروائیوں میں رابطہ کاری شامل ہیں اور ساتھ ہی علاقائی استحکام کو بھی خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملے پاکستان کے لیے گہری تشویش کا باعث ہیں، اور مزید کہا کہ سعودی عرب اور حرمین شریفین کا تحفظ اومین اور ناقابل مصالحت ترجیح ہے۔

ترجمان نے تجارت، کشیدگی میں کمی اور سفارتی روابط بحالی زور دیتے ہوئے خبردار کیا کہ مزید کشیدگی کسی بھی فریق کے مفاد میں نہیں ہوگی۔ سفارتی کوششوں کے حوالے سے چوہدری نے کہا کہ 26 اکتوبر کو تہران میں مکہ اتحاد کے نمائندوں اور ایران کے درمیان ہونے والی ملاقات کا مقصد کشیدگی میں کمی کے لیے ایک فریم ورک تشکیل دینا اور علاقائی تعاون کو مضبوط بنانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس اجلاس میں چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل عاصم منیر کی شرکت مذاکرات اور علاقائی تنازعات کے پرامن حل کے لیے پاکستان کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کسی بھی معاہدے کی تفصیلات بتائے بغیر کہا کہ شرکاء نے چاروں ممالک کے درمیان تعاون بڑھانے اور خطے میں امن و استحکام کے حصول میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے مذاکرات جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔

پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان گزشتہ سال ستمبر میں طے پانے والے مشترکہ اسٹریٹجک دفاعی معاہدے اور سہ فریقی مکہ معاہدے کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے چوہدری نے کہا کہ دونوں انتظامات مختلف مقاصد کے لیے ہیں۔ انہوں نے

یوپی انتخابات کے لیے اویسی اور آزاد آج لکھنؤ میں اتحاد کا کریں گے اعلان





لکھنؤ: پارٹی رہنماؤں کے اشاروں کے مطابق، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسد الدین اویسی اور آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے سربراہ چندر شیکھر آزاد جمعرات کو لکھنؤ میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس کر سکتے ہیں، جس میں آئندہ 2027 کے اتر پردیش انتخابات کے لیے دونوں جماعتوں کے درمیان معاہدے کا اعلان متوقع ہے۔ تشکیل پانے والا یہ دو جماعتی اتحاد وہی کشیر الذکر غیر بی جے پی، غیر کانگریس تیسرا محاذ ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ اے آئی ایم آئی ایم اور آزاد سماج پارٹی دونوں کی نظریں ملک کی سب سے زیادہ آبادی والی اس ریاست کے تقریباً 41 فیصد دلت اور اقلیتی ووٹ بینک پر ہیں۔

اس ریاست میں بی جے پی مسلسل تیسری بار جیت کی ریکارڈ ہیٹ ٹرک لگانے کی کوشش میں ہے، جبکہ اپوزیشن جماعت سماجوادی پارٹی اس تسلسل کو توڑنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ اس معاہدے کی نوعیت ابھی سامنے نہیں آئی ہے، تاہم اے آئی ایم آئی ایم کے ترجمان شاداب چوہان نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ نگینہ سے رکن پارلیمنٹ آزاد کی قیادت والی آزاد سماج پارٹی اور اویسی کی سربراہی والی آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین ہاتھ ملائیں گی۔

شاداب چوہان نے پی ٹی آئی کو فون پر بتایا کہ معاہدے کے نوعیت اور

لداخ میں سونم وانگچک کا گھر میں نظر بندی کا الزام، رہائش گاہ کے گرد مسلح اہلکار تعینات کرنے کا دعویٰ



سرینگر: ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک نے جمعرات کو کہا کہ انہیں لداخ میں مبینہ طور پر شدید سردیوں کے دوران انتخابات کی مخالفت کرنے پر گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ یہ پیش رفت اس کے ایک دن بعد سامنے آئی ہے جب لیہ اپیکس باڈی اور کرگل ڈیموکریٹک الائنس (کے ڈی اے) کا حصہ بننے والے وانگچک نے مرکز کے زیر انتظام اس علاقے میں منجمد کر دینے والی سردیوں کے دوران انتخابات کے شیڈول میں تبدیلی کے لیے بنگامی اپیل (ایس او ایس کال) جاری کی تھی۔

لداخ خود مختار پہاڑی ترقیاتی کونسل (ایل اے ایچ ڈی سی) کے انتخابات 4 دسمبر کو مقرر ہیں، جبکہ شہری اور دیہی بلدیاتی اداروں کے انتخابات 21 نومبر کو ہونے ہیں۔ وانگچک نے کہا کہ میں گھر میں نظر بند ہوں، اور دعویٰ کیا کہ لیہ میں ان کے گھر کے اردگرد درجنوں مسلح محافظ تعینات کر دیے گئے ہیں۔ وانگچک نے مزید کہا کہ کفوتی موقف کے مطابق، مجھے گھر پر رہنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ یہ سب پوچھا ایسے وقت سوالات پوچھے پر کیا جا رہا ہے کہ.... (گزشتہ سال لیہ میں ہونے والی بالکانوں کی) جوڈیشل انکوائری کمیشن کی رپورٹ میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے اور شدید سردیوں کے وسط میں عوام پر ایک جعلی کونسل انتخاب کیوں مسلط کیا جا رہا ہے۔ پورا لداخ سراپا احتجاج ہے۔

ایک روز قبل جاری کردہ ایک بیان میں لداخ پولیس نے کہا کہ وانگچک کے خلاف یہ اعتقالی کارروائی جاری انتخابی عمل کے دوران لیہ میونسپل کمیٹی کی حدود میں عوامی ریلیوں، احتجاجی مظاہروں اور دیگر عوامی اجتماعات کو منظم کرنے کے اذکامات کی تعمیل میں کی گئی ہے۔ لداخ کے انتظامی ادارے نے جاری انتظامی ضابطہ اخلاق کے دوران لیہ اور کرگل میونسپلیٹی کی حدود میں احتجاج، دھرنوں، جھوک ہڑتالوں اور اجتماعی مظاہروں پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ حکام سے وضاحت طلب کرتے ہوئے وانگچک نے ایک تحریری درخواست میں کہا کہ پولیس اہلکار انہیں بدھ کی شام این ڈی ایس اسٹیڈیم میں ان کے مجوزہ دھرنے کے مقام سے لیہ میں ان کے گھر لے آئے۔

انہوں نے انتظامی سیکرٹری، محکمہ داخلہ، لیفٹیننٹ گورنر اور دیگر حکام کو بھیجی گئی چار صفحات پر مشتمل ایک مشترکہ تحریری درخواست میں لکھا کہ مجھے پولیس محافظوں کی نگرانی میں گھر پر رہنے کو کہا گیا۔ اس شام سے لے کر اب تک، جب میں یہ درخواست لکھ رہا ہوں، درجنوں مسلح پولیس اہلکار، جن کی تعداد تقریباً تیس سے بائیس ہے میری رہائش گاہ پر اور اس کے اطراف میں تعینات ہیں اور بدستور وہاں موجود ہیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ ذوالنورین والبرہان

حافظ صابر پاشاہ

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ شرف و فضیلت حاصل ہوئی جو ان کی کتاب فضائل کا درخشاں باب ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مجھلی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپؓ سے کر دیا۔ ان کی وفات کے بعد اپنی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپؓ سے کیا۔ اس طرح یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیاں آپؓ کے نکاح میں آئیں اور یہ وہ شرف ہے جو پوری انسانی تاریخ میں کسی شخص کو حاصل نہیں ہوا۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک سوال کے جواب میں سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''یہ وہ شخص ہے جس کو ملاء اعلیٰ میں ذوالنورین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔''

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے کھانا دے کر حضرت عثمانؓ کے گھر بھیجا۔ وہ اپنی زوجہ محترمہ سیدہ رقیہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں نے ان دونوں سے اچھا اور خوبصورت جوڑا اور کوئی نہیں دیکھا۔ کبھی میں حضرت عثمانؓ اور کبھی حضرت رقیہؓ کو دیکھتا تھا۔ حضور ﷺ نے پوچھا اے اسامہ! کیا تم نے کبھی ان سے خوبصورت جوڑا دیکھا۔ میں نے عرض کیا: آقا علیہ السلام نہیں دیکھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آذربائیجان اور آرمینیا کی جنگ میں شریک تھے تو وہاں انہوں نے اختلاف قرآن کا ہولناک منظر دیکھا تو پریشان ہو گئے کہ وہ لوگ اپنے اپنے آبائی لہجے میں قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے امیر المومنین! خدارا امت کی خبر لیجئے۔ قبل اسکے کہ قرآن مجید سے متعلق اختلافات اتنے شدید ہو جائیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ کے باہمی اختلافات ہیں۔ لہٰذا آپؓ نے صحابہ کی مجلس شوریٰ طلب کی اور متفقہ طور پر اس کی تائید کر دی تو قرآن مجید کا ایک نسخہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مرتب ہوا تھا اور اب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ملکیت میں تھا حضرت عثمانؓ نے وہ نسخہ ام المومنین سے لیا اور مجلس شوریٰ کو سپرد کر دیا تاکہ اس نسخہ کو بنیاد بنا کر قرآن مجید کا ایک نہایت مستند مجموعہ قرأت قریش پر تیار کریں۔ جب یہ مجموعہ تیار ہو گیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نسخہ واپس کر دیا گیا اور یہ مجموعہ جس کا نام مصحف عثمانی کہلایا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت سے قبل جمعہ کی نماز میں ایک اذان اور ایک اقامت ہوتی تھی آپ کے خلافت میں آبادی کی کثرت ہو گئی اور مدینہ طیبہ کے مکانات دور دور تک پھیل گئے تو آپؓ نے مقام زوراء میں ایک اور اذان کا اضافہ کر دیا اور تمام صحابہ نے اس بارے میں ان سے اتفاق کیا۔ آپؓ نے مسجد نبوی ﷺ میں مزید توسیع فرمائی اور چونا اور منقش پتھروں سے بڑے خوبصورت انداز میں اسے تعمیر فرمایا۔

جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور گھر میں محصور تھے تو آپؓ نے باغیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میری دس خصوصیات میرا رب ہی جانتا ہے مگر آج تم ان کا بھی لحاظ نہیں کرتے ہو۔ 18 ذوالحجۃ الحرام کو باغیوں نے گھر میں داخل ہو کر خلیفہ سوم کو اس وقت شہید کر دیا جبکہ وہ تلاوت کلام پاک میں مصروف تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆

نیک صحبت کی اہمیت

مولانا دبیر احمد قاسمی



قرآن وسنت میں بار بار تاکید کے ساتھ صالحین کی صحبت اختیار کرنے، مجالس خیر میں بیٹھنے اور بری صحبت سے گریز کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یا ایھاالذین آمنو اتقواللہ و کونوا مع الصادقین — اے ایمان والوں اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ (توبہ 119)

ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''تم مومن کے علاوہ کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور تمہارا کھانا صرف متقی لوگ کھائیں''۔ (ابوداؤد)

یہ ہے اسلام کا تصور محبت و دوستی، دوستوں کے عقائد و اعمال اور افکار و نظریات انسان پر بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اس لئے دوست کے انتخاب سے پہلے بہت غور و فکر کی ضرورت ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے: اس لئے تم میں سے ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔''

(مسند احمد، ترمذی)

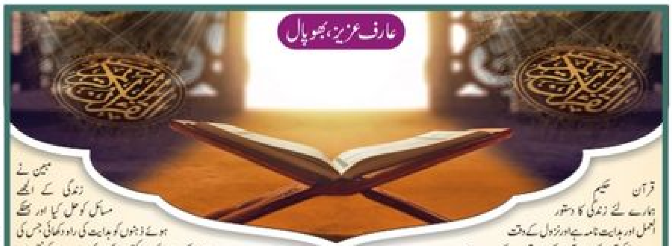
جس طرح اہل صدق اور اہل تقویٰ کی صحبت انسان کی زندگی پر مثبت اثر ڈالتی ہے، اسی طرح برے لوگوں کی صحبت و ہم نشینی کے منفی اثرات بھی زندگی پر پڑتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک دل نشین مثال کے ذریعہ اس کو

فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ برے ہم نشیں اور اچھے ساتھی کی مثال عطار اور لوہار کی سی ہے۔ اچھا ساتھی عطر فروش کی طرح ہے کہ یا تو وہ تمہیں عطر تحفہ دے گا یا تم اس سے عطر خرید کرو گے یا کم از کم تم اس کے پاس اس کی پاکیزہ خوشبو سے لطف اندوز ہو گے۔ برا ساتھی بھٹی میں دھونکنے والے کی طرح ہے جو یا تو تمہارے بدن اور کپڑے کو جلا دے گا یا تم اس کی بدبو پاؤ گے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ''بروں کی صحبت میں نہ بیٹھو: اس لئے کہ ان کی صحبت دل اور روح کو بیمار کر دیتی ہے۔'' بروں کی صحبت دین وایمان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور انسان کو راہ حق سے منحرف کر دیتی ہے، بروں کو دوست رکھنے والا قیامت میں پشیمان اور شرمندہ ہوگا، وہ کہے گا کہ اے کاش میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے مجھے حق حاصل ہونے کے بعد راہ حق سے پھیر دیا۔

ترجمہ: اور جس دن ناعاقبت اندیش ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رشتہ اختیار کیا ہوتا، ہائے شامت! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے مجھ کو کتاب نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا۔ (الفرقان: 27-29)

☆☆☆



قرآن حکیم نے زندگی کے الجھے مسائل حل کئے

عارف عزیز، بھوپال

قرآن حکیم ہمارے لئے زندگی کا دستور العمل اور ہدایت نامہ ہے اور نزول کے وقت سے لے کر آج تک اور آج کے بعد قیامت تک ہر دور ہر حالت میں انسانوں کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے۔ دوسری مذہبی کتب خواہ وہ کتنی ہی مفصل اور واضح کیوں نہ ہوں لیکن ان کی عمر محدود ہے۔ ہر مصنف اپنے زمانے کے حالات کے مطابق اظہار خیال کرتا ہے۔ زمانے کی تبدیلی اور حالات کے انقلاب کے بعد یہ مشورے بعد از وقت ہو جاتے ہیں تاہم چودہ سو برس کی اسلامی تاریخ دنیا کے سامنے ہے اس کا سرسری مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ انسانی فکر ایک منزل تک ہی کام کر سکتی ہے کیسے کیسے جلیل القدر اور نامور مصنف دنیا کی تاریخ میں گزرے ان کے علمی کارنامے، فنی تخلیقات، عالمانہ نکتہ سنجیاں اور حکیمانہ دقیقہ رسی اپنے عہد میں بے مثل تصور کی جاتی تھی مدتوں ان کا نام صحت اور سلامتی رائے کا ضامن سمجھا جاتا تھا۔ عام طور پر یہی خیال کیا جاتا تھا کہ جو رائے یہ ظاہر کرتے ہیں وہ عین حقیقت ہے اس کے خلاف نہ کوئی بات صحیح ہے نہ صحیح ہو سکتی چنانچہ عرصہ دراز تک عوام الناس انکھیں بند کئے ان کی پیروی کرتے رہے لیکن زمانے کے دھارے میں تبدیلی ہوئی یا فکر و خیال میں انقلاب رونما ہوا تو عقل و شعور

انسانی فکر و خیال کی عمر کافی محدود ہوتی ہے اس کا اثر ایک وقت تک رہتا ہے اور جب حالات میں تبدیلی آتی ہے تو یہ خیالات افکار پارینہ کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں مگر اسکے ساتھ یہ بھی سو فیصد حقیقت ہے کہ کتاب اللہ نے ہر دور اور ہر عہد کے پیچیدہ اور مشکل مسائل میں رہبری کا کام انجام دیا ہے۔

قرآن کریم کی تفسیر پر جن لوگوں کی نظر ہے اور جو مسلمانوں کی ذہنی اور فکری تاریخ پر بھی نگاہ رکھتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ کس طرح حیرت انگیز طور پر اس کتاب نے بھی نت نئی راہیں تلاش کیں اس وقت یہ تسلیم شدہ محقق، مصنف اور مدبر اپنی حیثیت برقرار نہ رکھ سکے۔ بڑے بڑے ماہرین فن کی نکتہ سنجی اور دقیقہ رسی بازیچہ اطفال قرار پائیں جس طرح ان کا کمال فن ایک زمانے میں مسلم تھا اسی طرح ایک اور دور وہ بھی آیا کہ ان کی کوتاہیوں پر انگلیاں اٹھنے لگیں۔ یہی وہ پس منظر ہے جس میں پورے زور کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ

مبین نے زندگی کے الجھے مسائل کو حل کیا اور بھٹکے ہوئے ذہنوں کو ہدایت کی راہ دکھائی جس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ مالک دو جہاں کی نظر میں ماضی کی طرح مستقبل بھی روشن ہے اس لئے ہر مشکل کا حل اور ہر سوال کا جواب اس نے اپنے آخری ہدایت نامے یعنی قرآن پاک میں محفوظ کر دیا ہے اور انسان اپنی فہم و بصیرت کے مطابق اسے سمجھتا ہے۔

پہلی صدی ہجری سے لے کر اس پندرہویں صدی ہجری تک کیسے زبردست ذہنی اور فکری تغیرات ہوئے ہیں معیشت سے لے کر معاشرت تک کیا کیا انقلابات نہ برپا ہو گئے لیکن قرآن حکیم جس طرح اس وقت زندگی کا دستور العمل تھا اسی طرح آج بھی ہے پہلی صدی کے سادہ مزاج انسان جہاں اپنے مسائل کا حل اس میں پاتے تھے اسی طرح آج کے متمدن اور نئے علوم و فنون سے آراستہ مفکرین کو اپنے عہد کے مسائل کا حل اس میں مل سکتا ہے۔ اس تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید ہر وقت ہماری فکر و توجہ کا مرکز رہنا چاہئے مسلمانوں نے اپنے عروج و اقبال کے دور میں اسکی طرف پوری توجہ دی تو میر العقول کارنامے انجام دیئے فی الوقت مسلمان جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں بھی یہی کتاب ان کے لئے روشنی اور بصیرت فراہم کر سکتی ہے۔

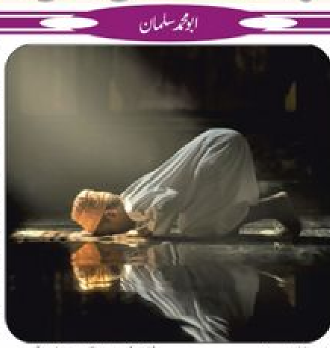
عبادت صرف اللہ ہی کی کی جائے

ابو محمد سلمان

اللہ اپنی عبادت کے طریقہ کو بتلانے کے لئے انسانوں ہی میں سے اپنے پیغمبر کو منتخب فرما کر ان کی جانب اپنے احکام نازل فرماتا ہے اور پیغمبر اپنے قول و عمل سے اللہ کی عبادت کے متعلق لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ انبیاء کرام کا حضرت آدم علیہ السلام سے جاری سلسلہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل کر دیا۔ یعنی اب کوئی نبی یا رسول اس دنیا میں نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔ قیامت تک آنے والے انس و جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام ہی کو منتخب کیا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدۃ) غرضیکہ انسان کی کامیابی و کامرانی کیلئے دین اسلام پر ہی عمل کرنا واحد راستہ ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

(سورۃ آل عمران)

دین اسلام اپنے اندر بے شمار خوبیاں لئے ہوئے ہے جن میں چند محاسن اسلام پیش خدمت ہیں۔ اسلام کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی یہ ہے کہ دین اسلام یہ دعوت دیتا ہے کہ تمام انس و جن بلکہ پوری کائنات کا خالق و مالک اور رازق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ وہ سننے والا، دیکھنے والا اور جاننے والا ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ تن تنہا اس پوری کائنات کے



نظام کو چلا رہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور اسکے لئے منزلیں مقرر کیں۔ وہی ہے جس کے حکم سے صبح ہوتی ہے اور اسی نے رات کو سکون کا وقت بنایا ہے۔ وہی جاندار چیزوں کو بے جان چیزوں سے اور بے جان چیزوں کو جاندار چیزوں سے نکالنے والا ہے۔ بڑی شان ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اس معبود حقیقی کو ماننے والے تو دنیا میں بہت ہیں لیکن اسکا سب سے زیادہ ذکر کرنے والے، اس کے پیغام کو لے کر دنیا میں گھومنے والے، اس کے آگے اپنی پیشانی کو ٹیکنے والے، اس سے اپنی ضرورت مانگنے والے، اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنی جان و مال و وقت کی قربانی دینے والے، اس کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرکے رونے والے اس دور میں بھی سب سے زیادہ مسلمان ہی ہیں، بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ کوتاہیوں کے باوجود حقیقت میں صرف مسلمان ہی اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔



تصوف واسرار

خالد مصطفیٰ صدیقی

حضرت خضر کا ایک واقعہ

ایک مرتبہ حضرت خضرؑ دریا کے کنارے بیٹھے تھے اتنے میں کسی سائل نے آ کر ان سے سوال کیا کہ ''میں آپ سے اللہ کے واسطے سوال کرتا ہوں مجھے کچھ عنایت فرمائیں۔'' یہ سنکر حضرت خضرؑ پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ جب ہوش میں آئے تو فرمانے لگے ''بھائی میں تو صرف اپنی جان اور ذات کا مالک ہوں۔ تم نے مجھ سے اللہ کے واسطے سوال کیا ہے لہٰذا میں اپنی ذات تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ تم جس طرح چاہو اس کو استعمال میں لاؤ۔ بازار میں فروخت کرکے اس کی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ۔ چنانچہ سائل ان کو بازار میں لے گیا اور ایک شخص سامحہ بن ارقم کے ہاتھوں ان کو فروخت کر دیا۔

سامحہ نے حضرت خضرؑ کو ایک کدال دے کر کہا کہ اس سامنے والے پہاڑ سے (جو تین مربع میل رقبے میں واقع تھا) مٹی توڑ توڑ کر باغ میں ڈالتے رہیں۔ اسکے بعد سامحہ اپنے کسی کام سے گئے۔ حضرت خضرؑ اس پہاڑ سے مٹی کاٹ کاٹ کر خاموشی سے باغ میں ڈالتے رہے۔ جب سامحہ واپس لوٹے تو گھر والوں سے سوال کیا ''تم نے غلام کو بھی کھلایا کہ نہیں؟'' گھر والوں نے جواب دیا: ''نہیں معلوم ہمیں غلام کہاں ہے؟'' یہ سنکر سامحہ خود کھانے لے کر باغ میں آیا تو دیکھا کہ وہ غلام یعنی

حضرت خضرؑ تمام پہاڑ کی مٹی کاٹ کر باغ میں ڈال چکے تھے اور اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی کی عبادت میں مصروف تھے۔ یہ دیکھ کر سامحہ کو بڑا تعجب ہوا اور سوال کیا ''یہ تو بتائیے آپ کون ہیں؟'' اس بات کے جواب میں کافی دیر خاموش رہنے کے بعد حضرت خضرؑ نے فرمایا ''بھائی! میں خضرؑ ہوں۔'' یہ سن کر سامحہ کے حواس اڑ گئے اور اپنے آپ سے کہنے لگا۔ ''یہ تو مجھ سے انتہائی گستاخی ہوئی'' اور بے ہوش ہو گئے!

جب ہوش آیا تو سامحہؓ نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی اور عذر خواہی کے ساتھ حضرت خضرؑ کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد حضرت خضرؑ نے دعا فرمائی اور سجدہ شکر بجالائے کہ ''اے میرے پروردگار میں تیرے ہی حق میں غلام بنا اور تیرے حق میں آزاد ہوا۔ اس پر تیرا شکر گزار ہوں!'' اسکے بعد اجازت لے کر جب دریا پر واپس آئے تو دیکھا ایک شخص کھڑا دعا مانگ رہا ہے۔ کہ ''اے میرے رب اب خضرؑ کو غلامی سے رہائی عطا فرما دے اور ان کو اس شخص سے ملا دے۔'' یہ دیکھ کر حضرت خضرؑ نے اس شخص سے دریافت کیا کہ ''آخر تم کون ہو؟'' اس شخص نے بتایا کہ میں بھی خضرؑ ہی

''اس کے بعد شاذون نے کہا'' اے خضرؑ تم نے اپنے لئے رہنے کا مکان بنا کر دنیا طلب کی ہے؟'' (کیونکہ حضرت خضرؑ کا دریا کے کنارے ایک عبادت خانہ تھا) بس یہ سن کر وہ فوراً وہاں سے نکل آئے اور وہیں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ اسکے بعد حضرت خضرؑ نے اسی جگہ ایک درخت لگایا اور اسکے سائے میں عبادت شروع کر دی۔ تو غیب سے آواز آئی ''اے خضرؑ! جب تم نے درخت لگایا اور اسکے سائے میں سجدہ کیا تو تم نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے مجھے دنیا کی محبت میں رضا مندی نہیں ہے۔'' اس کے بعد حضرت خضرؑ نے شاذون سے کہا ''اے شاذون دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمائے۔'' چنانچہ حضرت شاذونؓ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے شاذون کی دعا کی برکت سے حضرت خضرؑ کی توبہ قبول فرمائی۔

مقصد: اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اس حالت میں راضی رہتے ہیں جو اللہ کو منظور ہو۔ اور یہ تصوف کی اعلیٰ مثال ہے۔

☆☆☆

فرمان الٰہی

ڈاکٹر مولانا صباح اسماعیل (ندوی، علیگ) قسط: 1124

آفاق وانفس میں آیات الٰہی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ۔۔۔ مِّنْهُ مُرِيْبٍ (45) مَنْ عَمِلَ ۔۔۔ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (46) اِلَيْهِ يُرَدُّ ۔۔۔ مِنْ شَهِيْدٍ (47) وَضَلَّ عَنْهُمْ ۔۔۔ مِّنْ مَّحِيْصٍ (48) لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ ۔۔۔ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ (49) وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ ۔۔۔ عَذَابٍ غَلِيْظٍ (50) وَاِذَآ اَنْعَمْنَا ۔۔۔ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ (51) قُلْ اَرَءَيْتُمْ ۔۔۔ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ (52) سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۔۔۔ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (53) اَلَآ اِنَّهُمْ ۔۔۔ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ (54)

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تھی تو اس میں اختلاف پیدا کر دیا گیا اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ لوگ اس کی طرف سے ایک الجھن میں ڈال دینے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ☆

جو صالح عمل کرے گا تو اپنے ہی لیے کرے گا اور جو برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر آئے گا اور تمہارا رب بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ ☆

اور قیامت کے علم کا معاملہ صرف اسی سے متعلق ہے۔ اور کوئی میوہ اپنے غلاف سے باہر نہیں نکلتا اور نہ کوئی مونث حاملہ ہوتی اور نہ جنتی ہے مگر اسی کے علم سے۔ اور جس دن وہ ان کو پکارے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہم نے تجھ سے عرض کر دیا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کا گواہ نہیں رہا۔ ☆

اور جن کو وہ پہلے پکارتے رہے تھے وہ سب ہوا ہو جائیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب ان کے لیے کوئی مفر باقی نہیں رہا۔ ☆

اور انسان خیر کی دعا سے نہیں تھکتا اور اگر اس کو کوئی شر پہنچ جائے تو مایوس و دل شکستہ ہو جاتا ہے۔ ☆ اور اگر ہم اس کو اپنی رحمت کا مزا چکھا دیتے ہیں اس ضرر کے بعد جو اس کو پہنچی ہوتی ہے تو کہتا ہے، یہ تو میرا حق ہی ہے اور میں قیامت کے ہونے کا گمان نہیں رکھتا اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا گیا تو میرے لیے اس کے پاس بھی بہتری ہی ہے۔ پس ہم ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا، ان کے اعمال سے ضرور آگاہ کریں گے اور ان کو ایک سخت عذاب کا مزا لازماً چکھائیں گے۔ ☆

اور جب ہم نے انسان پر انعام کیا تو اس نے اعراض کیا اور اپنا پہلو بدل لیا اور پھر جب وہ ضرر سے دوچار ہوا تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا بن گیا۔ ☆

ان سے کہہ دیجئے، بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے اس کا انکار کیا تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ٹھہرے گا جو ایک نہایت دور کی مخالفت میں جا پڑا! ☆

ہم ان کو اپنی آیتیں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ یقیناً یہی حق ہے۔ اور کیا تیرے رب کا ہر چیز پر شاہد ہونا کافی نہیں ہے! ☆

سن لو کہ یہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں شک میں ہیں! سن لو کہ وہ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے! ☆

۔۔۔ آیت: 45 تا 54 ۔۔۔ سورہ حٰم السجدہ ۔۔۔ پارہ: 24-25 ۔۔۔ رکوع: 6

یہاں اس رکوع میں اللہ رب العالمین نے انسان اور انسانی دنیا کے متعدد حقائق کے ذکر کے ساتھ ایک اہم ترین بات یہ بیان فرمائی ہے کہ ''ہم ان کو اپنی آیتیں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ یقیناً یہی حق ہے''۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار دو طرح کی آیتوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو قرآنی آیات ہیں اور دوسری کونی Universal آیات۔ اور ان دونوں کو آیات Signs اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ دونوں ہی انسان کی خدا کے کائنات تک رسائی کو ممکن بناتی ہیں۔ قرآنی آیات تو قرآن مجید کی تکمیل کے ساتھ مکمل ہو گئیں مگر کونی آیات قیامت تک لوگوں کے سامنے آتی رہیں گی اور ان کو اللہ تک پہنچنے کا راستہ دکھاتی رہیں گی۔ جو بھی کونی آیت کو قرآنی آیت کی روشنی میں دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے گا وہ بہت آسانی سے اللہ رب العالمین تک پہنچ جائے گا۔

اس دنیا میں موجود ہر وہ چیز جو سائنس کا موضوع بن سکتی ہے وہ کونی آیت الٰہی ہے۔ قرآن جس طرح اللہ جل شانہ کی کتاب ہے یہ کائنات بھی اسی کی تخلیق ہے۔ قرآن اللہ کا قول ہے اور کائنات اللہ کا فعل۔ قرآن کی آیتیں ہوں یا کائنات کی آیتیں دونوں ہی انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔ جس طرح یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ کے قول اور فعل میں تضاد ہو اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ قرآن اور سائنس میں کوئی ایسا تضاد ہو جو دونوں کے اختلاف اور ٹکراؤ کا سبب بنے۔ اگر کبھی کوئی وقتی اختلاف ہوا بھی تو یہ سمجھنے اور برتنے کے نقص کی وجہ سے ہوگا۔ ایسا کئی بار ہوا بھی ہے اور بعد میں یہ ثابت بھی ہو گیا ہے کہ دراصل قرآن اور سائنس کا آپس میں کوئی اختلاف ہے ہی نہیں۔ قرآن نے چودہ سو سال قبل علم کے دور اول میں جو باتیں بتائی ہیں انھیں ہر بار سائنس نے تقویت ہی پہنچائی ہے۔ سائنس و ٹکنالوجی کے اس ترقی یافتہ اور کامیاب ترین دور میں سامنے آنے والی تمام تر ایجادات و اختراعات قرآن اور سائنس کی باہمی ہم آہنگی کا اعلان کرتے ہوئے یہ بتاتی ہیں کہ قرآن اسی خدا کی کتاب ہے جس نے یہ کائنات بنائی ہے اور جو تمام عالموں کا واحد رحمان و رحیم رب ہے۔

آج اگر دنیا سائنس کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے تو اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کی کائنات کی طرف دوڑ رہی ہے۔ کائنات میں موجود ہر ذرہ اپنے خالق و مالک کا جلوہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ انسان جب اس کی حقیقت سے آگاہ ہوگا تو اس کے مالک سے بھی واقف ہوگا۔ ماننا اور نہ ماننا یعنی ایمان اور کفر ہمیشہ انسان کے اختیار میں رہے گا کہ یہ اختیار انسانوں کے مالک نے ان کو عطا کیا ہے مگر احقاق حق اور ابطال باطل ہو کر رہے گا، یہ خدا کا اعلان ہے۔ یہی بات یہاں بتائی گئی ہے کہ ایک دن آئے گا کہ آفاق و انفس میں موجود ہر شے خدا کی خدائی کی حقیقت کا اعلان کرے گی۔ ذرہ ذرہ گواہی دے گا کہ خدا برحق ہے، خدا کا کلام برحق ہے، خدا کے رسول برحق ہیں۔ ''ہم ان کو اپنی آیتیں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ یقیناً یہی حق ہے''۔ انسان کے اندر کی دنیا، انسان کے باہر کی دنیا، زمین سے نیچے کی دنیا اور آسمان سے اوپر کی دنیا، سب دنیاؤں کا مالک ایک ہے۔ وہی خدائے رحمان و رحیم اکیلا تمام دنیاؤں کا رب اور پروردگار ہے۔ اور یہ وہ حقیقت ہے جو ایک دن سائنس خود پوری دنیا کے سامنے ثابت کرکے دکھا دے گی۔ ☆☆☆

ناردرن ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نمبر 223-2026-27-Sr.DEN-C-FZR مورخہ 13-11-2026

سینئر ڈویژنل انجینئر-کوآرڈینیشن فیروزپور بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل کاموں کیلئے کھلے ای-ٹینڈر طلب کرتے ہیں۔ www.ireps.gov.in پر دستیاب ای-ٹینڈر 04-12-2026 کو دوپہر 15.00 بجے تک ... www.ireps.gov.in ... www.ireps.gov.in ...

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر کیٹیگری	بولی سسٹم
کھلا	کام	دو پیکٹ سسٹم
ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	پری بولی میٹنگ کی تاریخ	ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت
12-11-2026	20-11-2026	04-12-2026 / 15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	223-2026-27 Sr.DEN-C-FZR	فیروزپور ڈویژن میں مختلف لوپ لائنوں اور یارڈ لائنوں کی فلیش بٹ ویلڈنگ کا کام۔

تخمینی لاگت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی میعاد	مدت تکمیل کام
13405905.92	2680300.00	90 دن	12 ماہ

نوٹ: 1. ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔
2. ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کے مطالعہ کریں اور انگریزی ورژن ہی جائز ہوگا۔

3975/26

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ
روزنامہ صورت حال

ہفتہ ۳؍جمادی الثانی ۱۴۴۸ھ ۱۴؍نومبر ۲۰۲۶

کشمیر کی روایتی صنعتیں، معاشی بدحالی اور آئینی حقوق کا سوال

کسی بھی خطے کی حقیقی ترقی کا اندازہ محض تعمیراتی منصوبوں، سڑکوں، عمارتوں اور سرکاری اعلانات سے نہیں لگایا جاسکتا، بلکہ اس کا اصل پیمانہ وہاں کے عوام کا معاشی تحفظ، روزگار کے مواقع، بنیادی حقوق اور تہذیبی ورثے کا تحفظ ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے کشمیر میں آج ان تمام شعبوں کو مختلف نوعیت کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک طرف بے روزگاری اور معاشی مشکلات نے عام لوگوں کی زندگی اجیرن بنا رکھی ہے تو دوسری جانب صدیوں پر محیط روایتی صنعتیں اور دستکاریاں بھی زوال کی جانب گامزن ہیں۔

کشمیر کی قالین بافی، شال بافی، پیپر ماشی، اخروٹ کی لکڑی پر نقش و نگاری اور دیگر روایتی دستکاریاں کبھی یہاں کی معیشت کا اہم ستون ہوا کرتی تھیں۔ ان صنعتوں سے وابستہ ہزاروں خاندان اپنے گھروں میں بیٹھ کر باعزت روزگار حاصل کرتے تھے۔ ان ہنرمندوں کی انگلیوں سے تخلیق ہونے والے فن پارے نہ صرف ملک بلکہ دنیا بھر میں کشمیر کی شناخت اور تہذیبی عظمت کا تعارف بنے۔ یہ محض صنعتیں نہیں بلکہ ہماری تاریخ، ثقافت اور اجتماعی ورثے کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ تاہم افسوس کہ حکومتی عدم توجہی، مؤثر مارکیٹنگ کے فقدان، عالمی منڈی میں بڑھتے ہوئے مسابقتی دباؤ، خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور کاریگروں کو درپیش معاشی مسائل نے ان صنعتوں کی بنیادیں کمزور کردی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ کئی ہنرمند خاندان اپنے آبائی پیشے ترک کرنے پر مجبور ہیں، جبکہ نئی نسل بھی ان روایتی ہنروں کو ذریعۂ معاش بنانے میں دلچسپی نہیں لے رہی۔ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو کشمیر کا ایک بڑا تہذیبی اور معاشی سرمایہ محض تاریخ کے صفحات تک محدود ہو کر رہ جائے گا۔

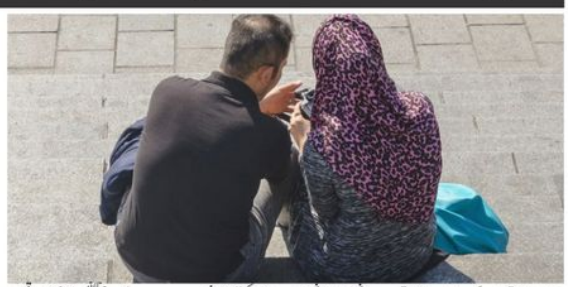
ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت ان صنعتوں کی بحالی کو محض نمائشی نمائشوں اور تشہیری مہمات تک محدود نہ رکھے بلکہ کاریگروں کو براہِ راست معاشی سہارا فراہم کرے، ان کی مصنوعات کے لیے قومی اور بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی آسان بنائے، جدید ٹیکنالوجی اور تربیت کے مواقع فراہم کرے اور ان کے لیے مناسب معاوضے اور سماجی تحفظ کو یقینی بنائے۔ آخر یہ کیسی ترقی ہے جس میں صدیوں سے کشمیر کی شناخت کو دنیا بھر میں متعارف کرانے والے کاریگر ہی معاشی بدحالی کا شکار ہوں؟

دوسری جانب پہاڑی خطوں کے عوام کو آئین ہند کے تحت حاصل آئینی تحفظات، قانونی حقوق اور مراعات کا معاملہ بھی مسلسل توجہ کا متقاضی ہے۔ ان علاقوں کے عوام کو اپنی مخصوص جغرافیائی، سماجی، معاشی اور ثقافتی ضروریات کے تناظر میں جن تحفظات کی ضرورت ہے، ان کے بارے میں پائی جانے والی بے چینی اور خدشات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ عوامی اعتماد اسی وقت مضبوط ہوتا ہے جب حکومتی فیصلوں میں مقامی آبادی کے مفادات، آئینی حقوق اور جائز مطالبات کو مناسب اہمیت دی جائے۔ کسی بھی جمہوری نظام میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے حقوق کا تحفظ کرے اور ایسے فیصلوں سے گریز کرے جن سے کسی طبقے میں محرومی یا عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو۔

یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ معاشی ترقی اور آئینی تحفظ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔ جب روایتی روزگار کے ذرائع ختم ہوں، مقامی صنعتیں دم توڑ رہی ہوں اور عوام اپنے حقوق و مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہوں تو ترقی کے دعوے اپنی معنویت کھو دیتے ہیں۔ کشمیر کو ایسی پالیسیوں کی ضرورت ہے جو یہاں کے مقامی وسائل، ہنرمندی، روایتی صنعتوں اور عوامی مفادات کو مرکزیت دیں۔

حکومت کو چاہیے کہ وہ کشمیر کی روایتی دستکاریوں کی بحالی، کاریگروں کے معاشی تحفظ اور پہاڑی خطوں کے عوام کے آئینی و قانونی حقوق کی پاسداری کے لیے ٹھوس اور نتیجہ خیز اقدامات کرے۔ عوام کو محض وعدوں اور اعلانات سے مطمئن نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں اپنے مسائل کا عملی حل، اپنے حقوق کا تحفظ اور اپنے مستقبل کے حوالے سے اعتماد درکار ہے۔ کشمیر کی حقیقی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب یہاں کے تہذیبی ورثے کو تحفظ، محنت کش ہاتھوں کو روزگار، ہنرمندوں کو ان کے کام کا جائز معاوضہ اور عوام کو ان کے آئینی و قانونی حقوق کی ضمانت حاصل ہو۔ یہی وہ بنیادیں ہیں جن پر ایک مستحکم، خوشحال اور باوقار معاشرے کی تعمیر ممکن ہے۔

میاں بیوی کے حقوق و فرائض اور باہمی ذمے داریاں



مفتی محمد نعیم

ارشاد ربانی ہے: اور (مردوں پر) عورتوں کا حق ہے جیسا کہ (مردوں کا) عورتوں پر حق ہے معروف طریقے پر اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲۲۸) اس آیت مبارکہ میں صرف حسن معاشرت کے لیے ہی نہیں کہا گیا کہ عورتوں کے ساتھ معروف طریقے سے پیش آنا مردوں پر اللہ نے فرض کیا ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے مسائل کے بارے میں کہا گیا ہے۔ اس آیت میں میاں بیوی کے تعلقات کا ایسا جامع دستور پیش کیا گیا ہے جس سے بہتر کوئی دستور نہیں ہوسکتا، اس جامع ہدایت کی روشنی میں ازدواجی زندگی گزاری جائے تو اس رشتے میں کبھی تلخی اور کڑواہٹ پیدا نہ ہوگی۔ اسلام دین فطرت اور دین انسانیت ہے، اس نے مسلمانوں کو ایسا نظام معاشرت عطا فرمایا ہے کہ جس میں انسانی زندگی اور ہر طبقے کے افراد کے حقوق و فرائض متعین کردیے گئے ہیں، بالخصوص میاں بیوی اور زوجین کے حقوق و فرائض کے حوالے سے اسلامی تعلیمات بہت واضح ہیں۔ اسلام میں حقوق و فرائض کے حوالے سے زوجین کے باہمی تعلق اور اس رشتے کی بنیاد انتہائی پائیدار ہے۔ اس کے لیے مرد و عورت دونوں پر ذمے داریاں اور ایک دوسرے پر دونوں کے حقوق و فرائض متعین کیے گئے ہیں، جس سے خاندان کی بنیاد مضبوط ہوتی اور معاشرے میں امن و سکون کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ سورۂ نساء میں حکم دیا گیا: ”اور ان کے ساتھ اچھی طرح گزر بسر کرو۔“ (ترجمہ روح القرآن جلد دوم) عورتوں کے ذمے احکام بیان کرنے کے بعد قرآن مجید دوبارہ شوہروں کو بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے کہ تمہارے اوپر عورتوں کے جو حقوق ہیں، انہیں اچھی طرح ادا کرو، اور خود کو بالادست و بااختیار سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ دستور شرعی کے خلاف برسلوکی نہ کرو۔“ (تفسیر روح القرآن) یعنی ان کے بارے میں اپنی بات کرو، اپنے افعال اور اپنی ہیئت (کردار اور رویے) کو اچھا کرو، جیسا کہ تم ان سے اپنے لیے چاہتے ہو، ویسے ہی تم ان کے ساتھ (رویہ اور حسن سلوک کا معاملہ اختیار کرو۔“ (تفسیر ابن کثیر)

یہاں اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں سے حسن معاشرت یعنی معروف طریقے کے مطابق زندگی بسر کرنے کا حکم دیا ہے اور ”معروف“ کے معنی یہ ہیں کہ ان کا حق پورا پورا ادا کیا جائے، مثلاً مہر، نفقہ اور باری، اگر کسی بیویاں ہوں تو ان کے درمیان باری مقرر کرنا، اسی طرح ہر گوئی ترک کرکے ان کی اذیت و تکلیف کا سبب بنا، اسی طرح ان کی طرف سے بے اعتنائی اور دوسروں کی طرف میلان کو ترک کرنا وغیرہ، اسی طرح ناک بھوں چڑھانا اور ترش روئی سے اس کے سامنے پیش آنا، جب کہ اس کا کوئی قصور بھی نہ ہو اور اسی طرح کی دوسری باتیں جو ان صورتوں میں آتی ہوں۔“ (احکام القرآن)

پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے، یہ امر محض انسانی کے لیے بہترین اور خوش گوار زندگی کی ضمانت ہے۔“ (تفسیر قرطبی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اپنی بیویوں کے بارے میں اچھائی کی میری نصیحت کو قبول کرو۔“ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو اور تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے بہترین ثابت ہو۔“ (جامع ترمذی) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی بچوں کے لیے بہتر ہو اور خود میں اپنے اہل و عیال کے لیے سب سے بہتر ہوں اور جب تمہاری رفیقہ حیات مرجائے تو اس کے لیے دعا کرو۔“ (مشکوٰۃ شریف) حضور اکرم ﷺ نے بیویوں کے حقوق کے حوالے سے فرمایا: ”جو خود کھاؤ، انہیں بھی کھلاؤ، جیسے اچھے کپڑے اور بہترین لباس خود پہنو، انہیں بھی ویسا ہی پہناؤ، انہیں مارو نہیں اور نہ انہیں برے الفاظ کہو۔“ (سنن ابوداؤد، کتاب النکاح) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”انسان حسن اخلاق سے وہ درجہ پاسکتا ہے جو دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔“ (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق)

قرآن میں حکم دیا گیا: ”وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ“ عورتوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ (سورۃ النساء ۱۹)

چناں چہ شوہر کو بیوی سے حسن سلوک اور فیاضی سے برتاؤ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”خیرکم خیرکم لأہلہ“ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں اچھے ہیں اور اپنے اہل و عیال سے لطف و مہربانی کا سلوک کرنے والے ہوں۔ (مشکوٰۃ، کتاب النکاح)

بیویوں کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”لوگو! عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کرو، وہ تمہاری زیر نگیں ہیں، تم نے انہیں اللہ کے عہد پر اپنی رفاقت میں لیا ہے اور انہیں اللہ ہی کے قانون کے تحت اپنے تصرف میں لیا ہے، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ گھر میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر ایسا کریں تو تم انہیں ہلکی سزا دے سکتے ہو اور تم پر انہیں کھانا کھلانا اور پہنانا فرض ہے۔“ (مشکوٰۃ بروایت صحیح مسلم، فی قصۃ حجۃ الوداع)

آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے بہترین ثابت ہو اور خود میں اپنے اہل و عیال کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔ (مشکوٰۃ، باب عشرۃ النساء)

آپ ﷺ نے فرمایا: کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں اچھا اور اپنے اہل و عیال کے لیے نرم خو ہو۔ (مشکوٰۃ، ترمذی)

نبی اکرم ﷺ کے ارشادات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مردوں کو بیویوں کے حق میں سراپا محبت و شفقت ہونا چاہیے اور ہر جائز امور میں ان کی حوصلہ افزائی اور دل جوئی کرنی چاہیے۔ کچھ لمحوں کے لیے دوسروں کے سامنے اچھا بن جانا کوئی مشکل کام نہیں، حقیقتاً نیک اور اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے حسن معاشرت کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل سے کام لینے والا اور محبت و شفقت رکھنے والا ہو۔

اسلام میں معاشرتی حیثیت

عورتوں کو کتنا بلند مقام حاصل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ معاشرت کے باب میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر مرد کو مخاطب کرکے یہ حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ معاشرت کے باب میں ”معروف“ یعنی اچھے طرز عمل اور حسن معاشرت کا خیال کیا جائے، تاکہ وہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر چیز میں حسن معاشرت برتیں۔ ارشاد ربانی ہے: اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے ساتھ زندگی گزارو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم کوئی چیز ناپسند کرو اور اللہ اس میں خیر کثیر رکھ دے۔ (سورۃ النساء ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو عورتیں نیک ہیں وہ اپنے شوہروں کی تابعداری کرتی ہیں، وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ (سورۃ النساء ۳۴) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں مرد کا سب سے بہترین خزانہ نہ بتاؤں؟ (بہترین خزانہ) وہ نیک عورت ہے، جب شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ شوہر کو خوش کردے، جب شوہر اسے کوئی حکم کرے تو شوہر کا کہنا مانے۔ اگر شوہر کہیں باہر سفر میں چلا جائے تو اس کے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ (ابوداؤد، نسائی) شوہر کے مال کی حفاظت میں یہ ہے کہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر شوہر کے مال میں سے کچھ نہ لے، اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے۔ ہاں اگر شوہر واقعی بیوی کے اخراجات میں کمی کرتا ہے تو بیوی اپنے اور اولاد کے خرچے کو پورا کرنے کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر مال لے سکتی ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہند بنت عتبہ سے فرمایا تھا، جب انہوں نے اپنے شوہر کے زیادہ بخیل ہونے کی شکایت کی تھی: اتنا مال لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے متوسط خرچے کے لئے کافی ہو۔ (بخاری، مسلم) شوہر کی آبرو کی حفاظت میں یہ ہے کہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دے، کسی نامحرم سے بلا ضرورت بات نہ کرے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے۔

اسلام نے فرد اور معاشرے کی اصلاح، استحکام، فلاح و بہبود اور امن و سکون کے لیے ہر شخص کے حقوق و فرائض مقرر کردیے ہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں، ایک دوسرے کی عزت ہیں ایک کی عزت میں کمی دونوں کے لیے نقصان کا باعث ہے۔ ہمارا دین ہمیں یہی سکھاتا ہے۔ زوجین اگر دینی تعلیمات کے مطابق ایک دوسرے کے حقوق خوش دلی سے پورے کرنے لگیں تو نہ صرف بہت سی خرابیوں کا خاتمہ ہوجائے گا، بلکہ ہمارا معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

نوجوان نسل والدین کی نافرمان کیوں؟



راضیہ سعید

ہمارے مذہب اسلام میں، جو کہ دین فطرت ہے، والدین کی عزت اور تکریم کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو باقاعدہ ثواب کا درجہ دیا گیا ہے۔ دیگر معاشروں کا حوالہ میں نے اس لیے نہیں دیا کہ وہاں بہت پہلے ہی اولڈ ہاؤسز بننا شروع ہوچکے تھے اور والدین کو اپنی زندگیوں سے الگ تھلگ کرنے کا عمل جاری تھا۔ اولڈ ہاؤسز سے متعلق بحث کرنا آج کا موضوع نہیں لیکن آج یہ ضرور جاننا ہے کہ ایک اسلامی معاشرے میں ہوتے ہوئے بھی ہم والدین کی نافرمانی کیوں کررہے ہیں؟

حالیہ مثال کہ راولپنڈی کے علاقے ڈھوک علی اکبر کی رہائشی گلنار بی بی پر اس کے بیٹے ارسلان نے تشدد کیا، جس کی ویڈیو بھی وائرل ہوئی جو خاتون کی بیٹی نے بنائی تھی۔ اس ویڈیو کی وجہ سے عوام میں کافی غم و غصہ بھی پایا گیا۔ ارسلان کو پولیس گرفتار کرکے لے گئی۔ خاتون کی بہو بسمہ کے بیانات بھی چند گھنٹے ٹوئٹر کی زینت بنے، اور بالآخر گلنار بی بی نے ممتا کے ہاتھوں مجبور ہوکر اپنے ناخلف بیٹے ارسلان کو معاف کردیا۔

والدین پر اولاد کے تشدد کے کئی واقعات جو دنیا بھر میں بھی رپورٹ ہورہے ہیں، ہمارے اخلاقی انحطاط کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ہمارے ماں باپ جنہیں غصے کی حالت میں بھی اف تک کہنے کی اجازت نہیں، ان کے ساتھ ایسا رویہ اسلوک ہونے لگا ہے۔

قرآن پاک کی آیت میں بھی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ بہترین برتاؤ کرو اور ان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ان پر اس طرح رحم فرما، جس طرح انھوں نے مجھے بچپن میں رحم اور شفقت سے پالا۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک شخص ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے بیٹے کی شکایت لے کر آیا کہ وہ اپنے مال و اسباب میں سے بوڑھے باپ کی خدمت نہیں کرتا تو ہمارے نبی غضبناک ہوئے اور انھوں نے اس کے بیٹے کو بلا کر کہا کہ تو خود اور تو اور جان لو کہ تم اور تمہارا مال تمہارے والد کا ہے۔

اسی طرح ایک ماں جو تو ماہ اپنے بطن میں بچے کو پالتی ہے اور ساری زندگی ان کو نوچ عمر کے کروانی رہے اس ایک رات کا بدلہ نہیں اتار سکتی کہ جب انھوں نے سوتے میں بستر گیلا کردیا تھا اور ماں نے اس کو خشک بستر پر لٹا کر خود تکلیف برداشت کی تھی۔

اب اگر اس پہلو پر غور کریں کہ لوگ والدین کی عزت کیوں نہیں کرتے تو اس میں بہت سے ایسے عوامل ہیں جنہیں دیکھنا یا جاننا ضروری ہے۔ پاردہے کہ میں سب نوجوان نسل کی بات نہیں کررہی، کئی لوگ اب بھی اپنے والدین کا سہارا ہیں اور اپنی زندگی کے بعد بھی اپنے والدین کو ان کے خیال کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن بات ہو رہی ہے چند گندے انڈوں کی، جو کہ اس بے ماں باپ کی خدمت کرتے ہیں کہ جلد ہی وہ مرجائیں گے اور ان کی جائیداد انھیں مل جائے گی۔ یہ خود غرضی کی انتہا ہے بلکہ کئی لوگ تو والدین کی وفات کا بھی انتظار نہیں کرتے، دھوکا دہی سے جائیداد کے کاغذوں پر جعلی دستخط، مال و اسباب کے لیے والدین کا قتل بھی آج معمولی بات بن چکی ہے۔

وہ والدین جو آپ کو پیدا کرکے آپ کی پرورش کرتے ہیں اور اپنی بساط کے مطابق آپ کو روزی روٹی کھلاتے ہیں۔ اولاد ماں باپ کے لیے جنت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ رشتوں کی مضبوطی کے لیے سچائی اور خلوص شرط ہے لیکن یہ دونوں خصائص اب اس معاشرے میں خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

لیکن اگر میں یہ کہوں کہ اولاد کو خود غرض بنانے میں کسی حد تک والدین کا بھی ہاتھ ہوتا ہے، تو یہ غلط نہیں ہے۔ بچوں کی غلطیوں پر انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا تو آج کل کے والدین اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ والدین اور بچوں کے درمیان ایک دوستانہ رشتہ ہونا بہت ضروری ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ بچے بڑوں کا ادب لحاظ کرنا ہی بھول جائیں۔ والدین کی عزت ان کے دل سے ختم ہوجائے۔ بچوں کو ان کی غلطیوں پر ڈانٹنا ڈپٹنا بھی ضروری ہے۔ ان کی غلطیوں پر پردہ ڈالنا بھی ضروری ہے، لیکن ہر بات کی ایک حد ہوتی ہے۔ بچوں کو ان کی حد میں رکھنا بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔

بچوں کی تربیت شروع سے ہی اچھی نہیں کی جاتی۔ مائیں بیٹوں کو بہت لاڈ پیار دیتی ہیں جبکہ بڑھاپے میں سہارا بیٹیاں ہی بنتی ہیں۔ دوسری طرف شادی کے بعد یہ بتانے کی ضرورت ہی کیوں کہ قربیٰ آپی سے کہ تم میری ماں کا ادب کرو۔ لڑکے چپک دمک اور خوبصورتی سے متاثر ہوکر شائستہ لڑکیوں کا انتخاب نہیں کرتے اور پھر جو ہوتا ہے وہ کبھی ساس کا ادب نہیں کرتی اور جب کوئی عورت یہ دیکھتی ہے کہ میرا شوہر بھی اپنی ماں بہنوں کی عزت نہیں کرتا تو وہ بھی اس کی ماں کو ماں کا درجہ نہیں دیتی۔

ہمارے معاشرے میں یہ تو کہا جاتا ہے کہ عورت ایک نسل کی پرورش کرتی ہے، یہ سو فیصد درست ہے لیکن جب کسی لڑکے کی شادی ہوجائے تو اس پر دہری ذمے داری ہے کہ وہ شروع میں توازن پیدا کرے۔ نہ تو ماں کی بات کو بن کہے بیوی کے خلاف ہو اور نہ ہی بیوی کو زیادہ اہمیت دے کر ماں کو بناوٹی انداز میں خوش کرے کیونکہ جو بھی ترازو کے دونوں پلڑوں کو برابر نہیں رکھتا درحقیقت وہ جانبدار ہوتا ہے۔

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

سوال: نماز تہجد کے حوالے سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عشاء کے بعد سوجائیں اور جب آنکھ کھلے فجر سے پہلے تو نماز تہجد ادا کرلیں، اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد تہجد کی نماز ادا کرسکتے ہیں، اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔ (محمد عمران، کراچی)

جواب: تہجد تو وہی ہے جو سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جائے لیکن جسے اٹھنے کا بھروسا نہ ہو، وہ سونے سے پہلے نفل پڑھ لیا کرے تو اسے قیام اللیل کا ثواب مل جائے گا۔ (الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین۔ ردالمحتار) (2/ 24)

سوال: ہماری مسجد کے امام صاحب نے بارہا لوگوں کو کہا سمجھا اور مسئلہ بھی سمجھایا کہ مسجد میں لانے سے منع کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے حدیث پاک کا حوالہ بھی دیا، لیکن بے سود۔ بچوں کی شرارتوں کی وجہ سے نمازیوں کی عبادت میں خلل پڑتا ہے جس کی وجہ سے مسجد میں ناخوشگوار صورت حال پیدا ہوجاتی ہے۔ براہ کرم اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں۔

جواب: نا سمجھ اور کم سن بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہیے۔ جو نمازی اس طرح کرتے ہیں، وہ برا کرتے ہیں۔ انتظامیہ انہیں نرمی اور محبت سے سمجھانے کی کوشش کرے۔ (فتاوی شامی 1/656)

سوال: نہ نبوی میں قیلولہ ظہر کی نماز سے پہلے ہوا کرتا تھا یا اس کے بعد؟ (صدیق احمد)

جواب: نہ نبوی میں وہ بھی کھانے ہوا کرتے تھے۔ ناشتے کے نام سے ایک تیسرا کھانا، جیسا کہ اب عادت ہے، اس زمانے میں نہیں تھا۔ دوپہر کا کھانا ظہر سے پہلے کھانے کا معمول ہوا کرتا تھا اور اس کے بعد قیلولہ ہوا کرتا تھا، البتہ جمعے کے دن کھانا اور قیلولہ نماز کے بعد ہوا کرتا تھا۔

طنز ومزاح: مگرمچھ کے آنسو بہانے کی ضرورت نہیں

سید خرم رضا

کورونا پر رو رو کر ہم کتنا بھی آسمان زمین ایک کرلیں مگر یہ رونا کبھی بند ہوگا جب اس کی دوا سامنے آجائے گی۔ انسان کو چاہیے کہ وہ چاہے کسی بات پر روئے یا نہ روئے لیکن کبھی بھی مگرمچھ کے آنسو نہ بہائے۔

کسی کا غم بانٹنے میں رونے یا یوں کہیے کہ آنسوؤں کا بھی بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا اظہار غم کرتے وقت نہ روئے تو اس کے بارے میں رائے قائم کرلی جاتی ہے کہ اس کا دل تو پتھر کا ہے، ایسے موقع پر بھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو نہیں نکلا اور اگر کسی کی آنکھ سے زیادہ آنسو بہہ جائیں تو لوگ کہنے لگتے ہیں کہ کیسے دکھاوا کر رہا ہے، کتنے ٹسوے بہا رہا ہے یعنی کتنے آنسو بہا رہا ہے۔

زندگی میں اس قدر رونا ہے اور اتنی باتوں پر رونا رویا جانے لگا ہے کہ اب سوال یہ پوچھا جانے لگا ہے کہ رونے والے تجھے کس بات پہ رونا آیا! ویسے تو آج کل کورونا کا رونا اتنا زیادہ ہے کہ رونے والوں نے رو رو کر زمین و آسمان ایک کر دئے ہیں۔ کوئی بات آج کل کورونا کا رونا رونے کے بغیر مکمل ہی نہیں ہوتی۔ کچھ لوگ جہاں سماجی دوری کا رونا روتے ہیں تو کچھ لوگ ماسک کے فائدے اور نقصان کا رونا روتے رہتے ہیں۔ ماسک کو لے کر لڑکیوں کا رونا تو کسی حد تک جائز بھی ہے۔ انہوں نے جتنا میک اپ کا سامان خریدا تھا سب اس کمبخت ماسک نے بیکار کر دیا ہے۔ ویسے بھی چہرا اور اس پر ہونٹوں کی مسکراہٹ انسان کا پہلا تعارف ہوتی ہے اور ماسک کا مطلب ہی ان دونوں پردہ، حقیقت تو یہ ہے کہ ماسک نے انسان کے چہرے کی مسکراہٹ سے نہ جانے کب کی دشمنی نکالی ہے۔ خدا کا شکر ہے اس وبا نے ان آنکھوں کو کھلا چھوڑ دیا ہے جو لوگ ایک دوسرے کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور آنکھوں کی کشش تعارف کا کام بھی ادا کر دیتی ہیں۔



اپنی قسمت کو رونا، ارے کورونا نہیں بلکہ اپنی قسمت کو کیا رونا! پوری دنیا کا رونا ہی کورونا ہے۔ سماجی دوری، ہاتھ دھونے اور ماسک لگانے تک کا رونا تو رو لیا جاتا مگر اس کورونا نے تو بینک، اناج، جیب اور یہاں تک کہ بچوں کی گللکیں بھی خالی کردی ہیں۔ صحت اور زندگی رہے گی تو نوکریاں بھی بہت اور پیسے بھی بہت، لیکن جب زندگی اور صحت ہی نہیں ہوگی تو پیسہ اور نوکری کا کیا کریں گے، یہی سوچ کر لوگوں نے اپنی نوکری اور بچوں کی تعلیم کی فکر کیے بغیر جان بچا کر اپنے گاؤں اور گھروں کی جانب اپنی زندگی کی گاڑی موڑ دی۔ کئی سالوں سے جن شہروں کو اپنی زندگی کا سب کچھ بنالیا تھا اس کو الوداع کہہ کر گاؤں کی جانب چل دیئے۔

ان حالات میں جہاں بہت سے لوگوں نے اپنی زندگی اور صحت کو داؤ پر لگا کر ایمانداری اور سنجیدگی سے لوگوں کی مدد کی، وہیں حکومتوں اور سیاسی رہنماؤں نے مگرمچھ کے آنسو بہائے۔ مگرمچھ کے آنسو بہانے کا محاورہ بہت پرانا ہے اور اس کو منافقت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آج کل تو شائد ہی کوئی ایسا انسان ہو جس نے کبھی نہ کبھی مگرمچھ کے آنسو نہ بہائے ہوں۔ مگرمچھ کے آنسوؤں کو منافقت سے اس لئے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ کہا یہ جاتا ہے کہ مگرمچھ اپنے شکار کی موت پر روتا ہے اور شکار کو کھاتے وقت اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آتی ہیں۔ یعنی شکار بھی کرتا ہے، شکار کھاتا بھی ہے اور روتا بھی۔ دنیا کے ہر کونے اور ہر خطہ میں یہ نسل موجود ہے جو مگرمچھ کے آنسو بہانے میں ماہر ہوتی ہے۔

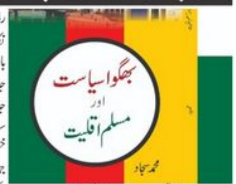
کورونا پر رو رو کر ہم کتنا بھی آسمان زمین ایک کرلیں مگر یہ رونا کبھی بند ہوگا جب اس کی کوئی دوا سامنے آجائے گی۔ انسان کو چاہیے کہ وہ چاہے کسی بات پر روئے یا نہ روئے لیکن کبھی بھی مگرمچھ کے آنسو نہ بہائے۔ کورونا کا رونا تو ابھی کچھ وقت تک انسانی زندگی کا حصہ ہے اس لئے بجائے یہ کہنے کہ ہم کو گردش حالات پہ رونا آیا، وہ ماسک کے اندر سے ہی مسکراتا رہے اور کورونا کو منہ چڑھاتا رہے۔ ماسک کی وجہ سے منہ چڑھانا کسی کو نظر بھی نہیں آئے گا اور دل کو تھوڑی تسکین بھی ہوجائے گی اور رونا- کورونا سب بند!

ادبی مباحثہ- :1 ندا فاضلی- حیات اور شاعری



کورونا عالمی وبا کے اس دور میں بہت ساری چیزیں پہلی مرتبہ ہو رہی ہیں اور ان کو ہم نیو نارمل کے نام سے جان رہے ہیں۔ اس نیو نارمل ماحول میں آن لائن مشاعروں اور ادبی محفلوں کا انعقاد بھی شروع ہو چکا ہے۔ وقت اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی آواز نے بھی ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اردو ادب کے تعلق سے مباحثہ و مذاکرہ کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس تعلق سے پہلا پروگرام 12 اکتوبر کو زوم پلیٹ فارم پر منعقد ہوا اور موضوع تھا ندا فاضلی: حیات وشاعری۔ 12 اکتوبر کو ندا فاضلی کی سالگرہ تھی اور اس مناسبت سے ان کی شاعری وزندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لیے ایک خاص پینل تیار کیا گیا جس میں دہلی یونیورسٹی کے استاد و مشہور ناقد ڈاکٹر خالد علوی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر مشتاق صدف اور ندا فاضلی کے بھتیجے ناصر فاضلی کو شامل کیا گیا۔ پروگرام کی نظامت قومی آواز کے ایڈیٹر سید خرم رضا نے کی۔ تقریباً ایک گھنٹے چلے اس پروگرام میں ندا فاضلی کی زندگی کے کئی اہم پہلو ابھر کر سامنے آئے۔

عنقریب شائع ہونے والی کتاب: بھگوا سیاست اور مسلم اقلیت



'بھگوا سیاست اور مسلم اقلیت' کتاب اشاعت کے مرحلہ میں ہے۔ کتاب کے مصنف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں شعبہ تاریخ کے پروفیسر محمد سجاد ہیں، جنھوں نے کافی محنت کے ساتھ کچھ معلوماتی اور اہمیت کے حامل تاثراتی نوٹس کو اس منظم انداز میں مجموعہ کی شکل دی ہے جو دلچسپ بھی ہے اور زعفرانی سیاست و مسلم اقلیت کی تاریخ کے حوالے سے انتہائی اہم اور کارآمد باتیں آپ کے سامنے بھی رکھتا ہے۔ مصنف نے کتاب کے تعلق سے کچھ ضروری باتیں جو اختصار کے ساتھ لکھی ہیں، وہ قومی آواز کے قارئین کے لیے پیش خدمت ہیں۔ اس کو پڑھ کر یقیناً آپ کے اندر کتاب کے مطالعہ کی دلچسپی پیدا ہوگی۔

اس کتابچہ کی معرفت سے ایک مکالمہ شروع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک تجویز رکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آج کے مشکل تر اور نا مساعد حالات کے پیش نظر، ہندوستانی مسلمان، اپنی ترجیحات کو از سر نو طے کرنے کی فکر یا ایسا تجربہ کر سکتے ہیں، یا نہیں؟

سوشل میڈیا پر شمالی ہند کے مسلم نوجوانوں کی بڑی آبادی بہ ظاہر زیادہ دلچسپی انتخابی سیاست کی توڑ جوڑ، سیاست دانوں کے نجی و پبلک معاملات پر دکھائی دیتی ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا لگنے لگتا ہے کہ انتخابی سیاست کی دنیا میں جو گراوٹ آئی ہے، ان کے خلاف بولتے ہوئے، یا احتجاج کرتے ہوئے، بیش تر کا مقصد، شاید انہیں خرابیوں میں ملوث ہوکر ذاتی مفادات حاصل کرنا ہے۔

ہندوستان میں مسلم اقلیت کے لئے بالخصوص ایسے وقت میں جب اکثریت پرست فرقہ واریت کا جارحانہ غلبہ قائم ہو رہا ہے، شاید زیادہ تشویشناک ہے۔ (مختلف صوبوں اور خطوں میں بھگوا طاقتوں نے جو مختلف طریقہ کار اپنایا اپنی حمایت بڑھانے میں، تنظیمی ڈھانچہ کو وسعت اور توانائی فراہم کرنے میں اور لیڈر شپ و کارکن کی تعداد میں اضافہ کرنے میں، ایسی تفصیلات کا ذکر بھی اس کتابچہ میں کیا گیا ہے)۔

اس جذباتیت کے پیش نظر، حقیقت پسندانہ خود احتساب اور کارگر و موثر حکمت عملی پر مذاکرہ زیادہ ضروری ہوجاتا ہے۔ اب نام نہاد سیکولر پارٹیاں بھی اقلیتی حقوق اور مساوی شہری حقوق کی باتیں تو بعید، موب لنچنگ، اور دیگر بھیانک امتیازی برتاؤ کے معاملات میں بھی خاموش یا بے بس سی ہو چکی ہیں۔

میڈیا اور عدلیہ جیسے ادارے بھی ان امتیازات کی مزاحمت، دفاع اور تحفظ کے بجائے خود ان امتیازات میں ملوث ہونے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ ایسے میں انتخابی سیاست کی معرفت اور مسلم نمائندگی میں اضافہ کرکے بھی اقلیتوں کے وجود کو کس قدر بچایا جا سکتا ہے اس کا اندازہ بہ خوبی لگایا جاسکتا ہے۔

لہذا اس کتابچہ کی معرفت، شروعات یا پہل ایک ادنی کوشش سے کی جا رہی ہے کہ انتخابی سیاست کے رموز و نکات کو مطالعہ اور مشاہدہ کے ذریعہ باریکی سے سمجھنے کا عمل تو جاری رکھا جائے، لیکن، فوقیت اور ترجیح دی جائے تعلیمی و اقتصادی ترقی پر۔ ساحلی کیرل، حیدرآباد اور آسام کے خطوں میں جہاں مسلم سیاسی جماعتیں ہیں، وہاں ڈیموکریٹکس کے علاوہ یہ بھی سچ ہے کہ ان علاقوں میں کئی تنظیمیں، تعلیمی و اقتصادی میدان میں بھی قابل تعریف اقدام کر رہی ہیں۔ عمومی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جنوبی ہند کے بیشتر بڑے شہروں اور خطوں میں مسلمانوں کی جدید تعلیم کے لئے کئی تنظیموں نے متعدد تعلیمی و تحقیقی ادارے بھی قائم کیے ہیں۔ مثلاً 1966 میں قائم شدہ، الامین ایجوکیشنل سوسائٹی بنگلور، مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی (کیرل قائم شدہ، 1964) اور 1955 میں قائم کیرل مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن اور 1902 میں قائم مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن آف ساؤدرن انڈیا (چینئی) وغیرہ۔ آندھرا پردیش، تلنگانہ میں بھی کئی ایسی تنظیمیں ہیں۔ سلطان العلوم ایجوکیشنل سوسائٹی، ادارۂ ادبیات اردو، دی مسلم ایجوکیشنل سوشل آرگنائزیشن، مدینہ گروپ آف ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنس وغیرہ۔

یہاں تک کہ مدھیہ پردیش اور راجستھان جیسے صوبوں (جہاں زعفرانی تسلط 1990 کی دہائی سے ہی قائم ہے) میں بھی مسلمانوں نے تمام مشکلات کے باوجود ایسے کچھ اقدام کیے ہیں۔ مثلاً مسلم ایجوکیشن سو سائٹی اور آل انڈیا مسلم بیک ورڈ کلاسز فیڈریشن (مدھیہ پردیش)۔ ممکن ہے ایسی اور بھی تنظیمیں وہاں ہوں گی۔ راجستھان میں جودھپور ریاست کے راجہ امید سنگھ کی فراخ دلی سے 1929 میں قائم مارواڑ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی نے بھی کئی (تقریباً 31) اسکول، کالج اور اسپتال قائم کیے ہیں۔

ایسے میں بہار، اتر پردیش، مغربی بنگال، جیسے صوبوں میں بھی ایسے اقدام اگر مسلمانوں کا اہل ثروت طبقہ اور دیگر خواص کرنے لگیں گے تو حالات میں خاطر خواہ تبدیلی آسکتی ہے۔ اس کے برعکس ان صوبوں میں سر دست ایسے کئی لوگ اپنی دولت کا بہت بڑا حصہ الیکشن کا ٹکٹ حاصل کرنے اور چناؤ کی مہم میں (شکست کھا کر) خرچ کر دیتے ہیں۔ انتخابی سیاست چونکہ بری طرح جرم زدہ بھی ہے اور شدید بدعنوانی کا بھی شکار ہے، لہذا سیاسی عروج حاصل کرنے کے متمنی بعض حضرات جرم کا راستہ بھی اختیار کر رہے ہیں اور اس کے لئے مذہب کا بے جا استعمال اور اس کے لئے وسیع تر سماجی یا فرقہ پرستانہ حمایت تیار کرنے کی چال بازیاں اور تکڑم میں بھی کی جاتی ہیں۔ حصول اختیارات کے طریقوں میں ایک طریقہ جرم کو بھی مانا جاتا ہے اور اس طرح پڑھنے، لکھنے اور تجارت و ملازمت کرنے والے نوجوانوں کو گمراہ کر کے جرم کی اندھیری دنیا میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

یعنی ایک وسیع تر اور مضبوط سماجی مہم اس جرائم پیشہ اختیار کرنے کی روش کے خلاف بھی شروع کرنی ہوگی۔ اگر ترجیحات کو از سر نو طے کرنے کی یہ فکر و بحث مسلمانوں کے درمیان ملک کے مختلف خطوں میں شروع ہو جاتی ہے، تو شاید یہ کتابچہ اپنی تمام کمیوں کے باوجود اپنے مقصد میں خود کو کامیاب سمجھے گا۔

(بشکریہ قومی آواز)

تبصرہ: بنگال سے پنجاب اور دہلی سے میسور تک 'غداروں کی کارستانیاں'

ڈاکٹر محمد نعیم امروہوی

ڈاکٹر محمد شاہد صدیقی (علیگ) بحیثیت مؤرخ جانے جاتے ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی ان کی کئی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کی تاریخی کاوش 'جنگ آزادی کے سرخیل' جس میں انہوں نے ہندوستان کے گمنام مجاہدین آزادی کو مستند تاریخی حوالوں کے ساتھ روشناس کرانے کی کوشش کی ہے۔ ان کی حال ہی میں ایک کتاب 'غداروں کی کارستانیاں' 1757ء تا 1857ء کے تناظر میں 'منظر عام پر آئی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب تاریخی دستاویز کے اعتبار سے ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔ مصنف نے مواد کی فراہمی میں جس طرح تلاش و جستجو اور احتیاط کا مظاہرہ کیا ہے اس سے کتاب کے مستند ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔

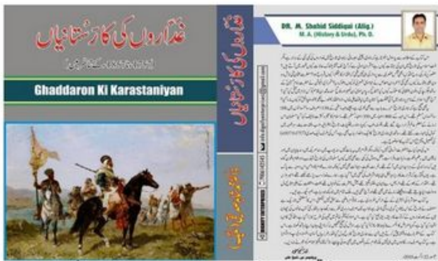
یہ کتاب 1757ء تا 1857ء یعنی ایک صدی پر محیط ہے۔ جس دور میں غداران وطن کی کالی کرتوتوں سے ارض ہند جلیل قدر مغلیہ سلطنت سے نکل کر ایک تجارتی فرم ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھوں میں چلا گیا تھا۔ مصنف نے معروضات کی ابتدا جس شعر سے کی ہے اس نے ہی پوری کتاب کا احوال پیش کر دیا ہے کیونکہ جب ہم تاریخ پڑھتے ہیں تو ہم صرف اپنے ماضی کا ہی نہیں بلکہ اپنے مستقبل کا بھی مطالعہ کرتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

موصوف نے اس کتاب میں صوبہ بنگال، جنگ بکسر، ریاست خداداد (میسور)، تحریک سید احمد شہید، سقوط دلی، جھانسی، غدار فرمانروا والیان ریاست، (پنجاب، راجپوتانہ، وسطی ہند)، اور دیگر ریاستوں میں رونما ہونے والے واقعات پر گہری نظر ڈالی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تاریخ گوئی میں نہ تو مبالغے سے کام لیا جاسکتا ہے اور نہ ذاتی تجربات اور اختراع کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسی روش پر مصنف گامزن نظر آتے ہیں ان کی تخلیق میں جتنے بھی غداران وطن کا تذکرہ ہوا ہے وہ کسی کہانی یا افسانے کے کردار نہیں بلکہ یہ وہ ضمیر فروش لوگ تھے جنہوں نے مادہ پرستی میں اندھے ہوکر انگریزوں کے ساتھ مل کر مکروفریب کے تانے بانے بنے یعنی کھیت ہی باڑھ کو کھا گئی۔

انگریزوں کی تان پر رقص کرنے والوں میں ایک قوم یا ایک مذہب یا ایک خطے کے ساکنان نہیں تھے بلکہ وطن عزیز کے ہر گوشے میں ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے اپنے ناپاک عزائم پورے کرنے کے لیے تمام حدیں پار کردیں اور رشتوں ناطوں، تعلقات، اخوت اور لحاظ و مروت سب کو بالائے طاق رکھ دیا، جس کے نتیجے میں ہندوستانی عوام کو برادران وطن کی لاشوں پر سے گزرنا پڑا۔

مصنف نے تصنیف میں غداروں کے حوالے سے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اسے پڑھنے کے بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ عارضی دنیا کی چاہت میں انسان کس حد تک گرسکتا ہے۔ پیسے کی کھنک، سونے کی چمک اور منصب کی طلب میں بھائی بھائی کو تختہ دار تک پہنچا دیتا ہے اور ماتھے پہ شکن تک نہیں آتی۔



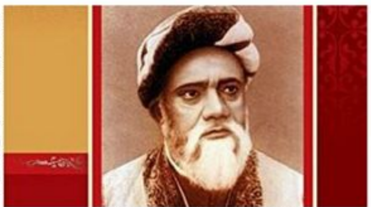
کتاب کا اجمالی تجزیہ انتہائی اہم ہے جس میں متعدد پوشیدہ پہلوؤں کو سامنے لانے کی جسارت کی گئی ہے کہ کس طرح ہندوستانی ضمیر فروشوں، ایمان فروشوں اور درباری راگ گانے والوں نے ہندوستان کو طشتری میں سجا کر تاجران فرنگ کو سونپ دیا۔ اس کتاب کا پیش لفظ ایمریٹس پروفیسر محمد عرفان حبیب اور پشت پر پروفیسر بی۔ شیخ علی نے اپنے خیالات کا اظہار جن جملوں میں کیا ہے ان سے کتاب کی اہمیت اور افادیت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

مصنف نے اپنے خیالات و اظہار کا بیان نہایت بیباکی کے ساتھ کیا ہے ان کی یہ کتاب کسی بھی مذہب یا قبیلے کو مورد الزام نہیں ٹھہراتی بلکہ وہ غدار کوئی بھی ہو، کسی بھی خطے کا ہو، اس کو بے خوف ہوکر قلم زد کیا ہے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر قلم اٹھانے سے پہلے کئی بار سوچنا پڑتا ہے۔ میں مصنف ڈاکٹر شاہد صدیقی (علیگ) کے عزم واستقلال کا قائل ہوں کہ انہوں نے اس پرآشوب ماحول میں کتاب کا ایسا عنوان رکھا کہ جس کی وجہ سے ان کو پریشانیوں کا سامنا بھی کرنا پڑسکتا ہے، سونے پہ سہاگہ یہ کہ انہوں نے غداران وطن کو بے خوف وخطر معہ حوالاجات کے ساتھ منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب کسی معجزہ سے کم نہیں ہے۔

موصوف نے کتاب کو سادہ اور سلیس انداز میں تحریر کیا ہے جس میں محاورات اور ضرب المثل کا بھی برمحل استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کتاب میں دلچسپی کے عنصر پیدا ہوگئے ہیں۔ حادثات اور واردات کی ایسی منظر کشی کی گئی ہے کہ گویا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزر رہے ہوں۔ حالات وواقعات کو اس طرح لڑی میں پرویا گیا ہے کہ ان کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کتاب کا اسلوب نگارش جداگانہ ہے جس میں مصنف نے بہت ہی محتاط اور عادلانہ انداز اختیار کیا ہے۔ بحیثیت مورخ ایک تاریخ داں کے لیے ضروری ہے کہ وہ عادلانہ، منصفانہ، واقعات و حادثات کو جیوں کا تیوں بیان کرے، تاکہ ماضی سے حال اور مستقبل میں سبق حاصل کیا جاسکے اور انسانی زندگی کو زیادہ باشعور بنایا جاسکے۔ ڈاکٹر شاہد صدیقی نے کتاب میں ان سب باتوں کا بخوبی خیال رکھا ہے۔ انہوں نے بیانگ دہل سوت کو سوت اور ریشم کو ریشم لکھا ہے۔ میں ان کی اس ہمت اور عزم کو سلام کرتا ہوں۔

کتاب کا سرورق نہایت دیدہ زیب تصویر سے مزین، عمدہ کاغذ اور بہت مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔ امید ہی نہیں مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب تاریخی، علمی وادبی حلقوں میں خوب پذیرائی حاصل کرے گی۔ میں ڈاکٹر محمد شاہد صدیقی (علیگ) کو ان کی اس قابل رشک کوشش اور تاریخی دستاویز پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جو زندگی کے دوسرے امور سے سنجیدہ سروکار رکھتے ہوئے بھی اپنی علمی اور تاریخی ذوق وشوق سے کبھی دور نہیں ہوتے۔ ساتھ ہی امید کرتا ہوں کہ انشااللہ مستقبل میں بھی مصنف اس طرح کی کتابیں تحریر کر کے قارئین کے علم میں اضافہ کرتے رہیں گے۔

'ڈپٹی نذیر احمد اساتذہ کے لیے ایک مثالی شخصیت تھے'



پروفیسر غضنفر نے کہا کہ میں "بازگشت" کے ذمہ داران کو یوم اساتذہ کے موقعے پر مولوی نذیر احمد کے خاکے کی پیش کش پر مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ ایک استاد کی زندگی پر لکھا گیا بہترین خاکہ ہے۔

ممتاز فکشن نگار پروفیسر غضنفر نے "بازگشت" آن لائن ادبی فورم کی جانب سے مرزا فرحت اللہ بیگ کے مشہور خاکے "ڈاکٹر نذیر احمد کی کہانی۔ کچھ میری، کچھ ان کی زبانی" کے منتخب حصوں کی پیش کش اور تجزیے پر مبنی گوگل میٹ پر منعقدہ پروگرام میں شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام میں بہ طور مہمان خصوصی شرکت کرنے والے پروفیسر غضنفر نے کہا کہ "ڈپٹی نذیر احمد اساتذہ کے لیے ایک مثالی شخصیت تھے۔ ان کی پوری زندگی شاگردوں اور علمی کاموں کے لیے وقف تھی۔ میں "بازگشت" کے ذمہ داران کو یوم اساتذہ کے موقعے پر مولوی نذیر احمد کے خاکے کی پیش کش پر مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ ایک استاد کی زندگی پر لکھا گیا بہترین خاکہ ہے۔ استاد شاگرد کا رشتہ، علم کا شوق، پڑھانے کا چسکہ اور پڑھنے کا شوق، ان تمام باتوں سے اس مضمون میں بہترین انداز میں واقف کرایا گیا ہے۔" انھوں نے مزید کہا کہ "خاکہ میں کسی شخص کے سیاہ اور سفید دونوں رنگوں کو دل آویز انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ مرزا فرحت نے اس میں مولوی نذیر احمد کی شخصیت کے تمام گوشے منور کردیے ہیں۔ وہ جب مولوی صاحب کا حلیہ بیان کرتے ہیں تو ان کی شخصیت بھونڈی نظر آتی ہے لیکن جب ان کے کمالات کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے علم وفضل کے سامنے شخصیت کا بھونڈا پن دب جاتا ہے۔ وہ اپنے آرام کا وقت بھی طلبا کو پڑھانے میں صرف کرتے تھے۔" انھوں نے ڈپٹی نذیر احمد کی شخصیت کی نمایاں خصوصیات اور بشری کمزوریوں پر تفصیلی روشنی ڈالی اور مرزا فرحت اللہ بیگ کی خاکہ نگاری پر سیر حاصل گفتگو کی۔ معروف فکشن نگار اور "بازگشت" کے سرپرست پروفیسر بیگ احساس نے صدارتی خطبے میں کہا کہ استاد اور شاگرد کے خوش گوار رشتے کا جو سلسلہ مولوی نذیر احمد اور مرزا فرحت اللہ بیگ سے شروع ہوا تھا وہ اب تک قائم ہے۔ مرزا فرحت کا تحریر کردہ یہ اردو کا واحد خاکہ ہے جو دو اسلوب میں لکھا گیا۔ یہ فلمی تکنیک پر لکھا گیا محسوس ہوتا ہے۔ انھوں نے کیمرے کی آنکھ سے مولوی صاحب کا حلیہ، ان کے گھر کے ایک ایک کونے کی تفصیل پیش کی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ جس گھر میں عورت نہیں ہوتی وہ سلیقے سے عاری ہوتا ہے۔ مرزا نے ایک جملے میں نذیر احمد کے لباس اور گھر کی بے ترتیبی کی وجہ بیان کردی۔

انھوں نے اپنے استاد کو خراج عقیدت بھی پیش کیا اور بہت فنکاری کے ساتھ ان کی شخصی خامیوں کو بھی پیش کردیا۔ یہ آج بھی اردو کا بہترین خاکہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنے شاگردوں کو اشعار پڑھنا سکھایا، ان میں ادبی ذوق پیدا کیا، ان کی تربیت کی، آہستہ آہستہ انھیں ترجمہ کی طرف مائل کیا۔ خود انھوں نے اپنی شخصیت کی تعمیر بڑی محنت سے کی تھی۔ وہ پوری طرح ایک سیلف میڈ انسان تھے۔

سعودی عرب کی گیارہ سالہ ناول نگار کا نام گینیز بک میں شامل کرنے کے لیے نامزد

سعودی عرب کی ایک 11 سالہ ریتاج الحازمی کو دنیا کی کم عمر ناول نگار کی حیثیت سے گینیز بک آف ریکارڈز میں شامل کرنے کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔ ریتاج الحازمی کے دو ناول شائع ہو چکے ہیں جب کہ وہ مزید دو ناولوں پر کام کر رہی ہے۔ ایک ناول بچوں کے لیے لکھا گیا۔

ریتاج الحازمی نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ ان کو ایک کم سن مصنفہ کے طور پر جانا جاتا ہے، وہ عربی اور انگریزی روانی کے ساتھ بولتی ہیں اور اب جاپانی سیکھ رہی ہیں۔ ریتاج الحازمی کا پہلا ناول 'Treasure of the Lost Sea' گم شدہ سمندر کا خزانہ کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس وقت اس کی عمر صرف 11 سال تھی۔ اسی سال اس کا دوسرا ناول 'Portal of the Hidden World' شائع ہوا۔ اس نے ناول کے فنون سکھانے کے لیے ایک ورکشاپ بھی قائم کی۔ اس کی دلچسپیوں میں صرف ناول نگاری ہی نہیں بلکہ مطالعہ، لکھنا اور ڈرائنگ بھی اس کے مشاغل میں شامل ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں ریتاج الحازمی نے کہا کہ میں نے چھ سال کی عمر میں لکھنا شروع کر دیا تھا۔ میں اپنے کنبے کے ساتھ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے گئی۔ میں نے اسکول کے پہلے سال داخلہ لیا تو میری ایک استانی نے مجھ سے ان مقامات کے بارے میں لکھنے کو کہا جن کی میں اپنے خاندان کے ساتھ سیر کر چکی تھی۔ اس عرصے میں میں نے بہت سے پروگراموں اور سرگرمیوں میں شمولیت اختیار کی تھی۔ گھر کے قریب موجود ایک لائبریری سے فائدہ اٹھایا۔ سات سال کی عمر میں ہماری سعودی عرب واپسی کے بعد میں نے لائبریریوں کو وزٹ کرنا شروع کیا۔ آٹھ سال کی عمر میں میں نے صرف مختصر کہانیاں لکھنا شروع کیں۔ مختصر کہانیاں لکھنا مجھے پسند تھا۔ ایک دن جب میں کچھ کتابیں خریدنے کے لیے بازار گئی تو میرے والد نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ چاہتی ہو کہ ان کتابوں میں آپ کی کتاب بھی شامل ہو؟ یہ محض ایک خیال تھا اور تھوڑی ہی مدت میں میں نے تحریری دنیا میں قدم رکھ دیا تھا۔ گرمیوں کے ایک موسم میں میں نے 50 کتابیں پڑھ ڈالیں جس کے بعد میرے لکھنے کی صلاحیت اور بہتر ہوگئی۔ اپنے ناولوں کے مضامین کے بارے اس نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ گمشدہ سمندر اس کا پہلا ناول حصہ ہے اور اس میں ایک ایسے بھائی اور بہن کی کہانی سنائی گئی ہے جو ایک ویران جزیرے پر ایک غریب کنبے کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کی زندگی ایک ایسے نقشے کی وجہ سے تبدیل ہوگئی ہے جو سمندر میں، پایا گیا تھا۔ دوسرے حصے میں اس خاندان کا آغاز ہوا۔ خوشی سے بھری ایک خوبصورت زندگی، لیکن برے لوگوں کا ایک گروپ نقشہ کی وجہ سے ان کو نشانہ بنا رہا ہے۔ تیسرے

نیک و صالح بادشاہ ذوالقرنین

منور راجپوت

کفارِ مکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف روز نت نئے منصوبے بناتے، لیکن انھیں ہمیشہ ناکامی ہی کا سامنا کرنا پڑتا۔ ایک روز ان کے بڑے مختلف منصوبوں پر غور کر رہے تھے کہ کسی نے مشورہ دیا "یہودی مذہبی معاملات میں زیادہ معلومات رکھتے ہیں، تو کیوں نہ ان سے (حضرت) محمدؐ کے دعوائے نبوت کے بارے میں رائے لی جائے۔" سرداروں کو مشورہ پسند آیا اور ایک وفد مدینہ منورہ کے یہودیوں کے پاس روانہ کر دیا۔ حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں "قریشِ مکہ نے علمائے یہود کے پاس پیغام بھیجا" ہمیں (حضرت) محمدؐ کے متعلق بتائیں کہ ان کے دعوے سے متعلق تمہاری کتب میں کوئی تذکرہ یا علامات ہیں کہ نہیں؟" اس پر یہودیوں نے جواب دیا "تم ان باتوں کو تو چھوڑو، ہم تمھیں تین سوالات بتاتے ہیں، اگر وہ ان کا درست جواب دے دیں، تو سمجھ لینا کہ وہ ضرور اپنے دعوے میں سچے ہیں: (1) اس شخص کا حال بیان کیجیے، جو مشرق و مغرب میں فتوحات کرتا چلا گیا۔ (2) ان چند نوجوانوں پر کیا گزری، جو کافر بادشاہ کے خوف سے غار میں جا چھپے تھے؟ (3) روح کے متعلق بیان کیجیے۔" وفد خوشی خوشی واپس پہنچا اور اپنے ساتھیوں کو سوالات سے آگاہ کیا۔ وہ بولے "واقعی ان سوالات کے جوابات ایک امّی شخص تب ہی دے سکتا ہے، جب اس پر وحی آتی ہو۔" قریش، نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تینوں سوالات پیش کر دیئے۔ انہی سوالات کے جواب میں سورۂ کہف نازل ہوئی۔" (تفسیر ابنِ کثیر، ج 3 ص 72) مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کے مطابق، تیسرا سوال روح نہیں، بلکہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعے سے متعلق تھا، جس کا تفصیلی جواب اسی سورت میں دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اور یہ لوگ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو "میں ان کا کچھ حال تمھیں پڑھ کر سناتا ہوں۔" واقعہ یہ ہے کہ ہم نے ان کو زمین میں اقتدار بخشا تھا اور انھیں ہر کام کے وسائل عطا کیے تھے، جس کے نتیجے میں وہ ایک راستے کے پیچھے چل پڑے، یہاں تک کہ جب وہ سورج کے ڈوبنے کی جگہ پہنچے تو انھیں دکھائی دیا کہ وہ ایک دلدل جیسے (سیاہ) چشمے میں ڈوب رہا ہے۔ اور وہاں انھیں ایک قوم ملی۔ ہم نے (ان سے) کہا "اے ذوالقرنین! (تمہارے پاس دو راستے ہیں) یا تو ان لوگوں کو سزا دو یا پھر ان کے معاملے میں اچھا رویّہ اختیار کرو۔" انھوں نے کہا "ان میں سے جو کوئی ظلم کا راستہ اختیار کرے گا، اسے تو ہم سزا دیں گے، پھر اسے اپنے رب کے پاس پہنچا دیا جائے گا اور وہ اسے سخت عذاب دے گا۔ البتہ، جو کوئی ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا، تو بدلے کے طور پر اچھے انجام کا مستحق ہوگا اور ہم بھی اس کو اپنا حکم دیتے وقت آسانی کی بات کہیں گے۔" اس کے بعد وہ (ذوالقرنین) ایک اور راستے کے پیچھے چل پڑا، یہاں تک کہ جب وہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے، جسے ہم نے اس (کی دھوپ) سے بچنے کے لیے کوئی اوٹ مہیا نہیں کی تھی۔ واقعہ اسی طرح ہوا اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ (ساز و سامان) تھا، ہمیں اس کی پوری پوری خبر تھی۔ اس کے بعد وہ ایک اور راستے کے پیچھے چل پڑے، یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے، تو انھیں ان پہاڑوں سے پہلے کچھ لوگ ملے، جن کے بارے میں ایسا لگتا تھا کہ وہ کوئی بات نہیں سمجھتے۔

انھوں نے کہا "اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس زمین میں فساد پھیلانے والے لوگ ہیں، تو کیا ہم آپ کو کچھ مال کی پیش کش کر سکتے ہیں، جس کے بدلے آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی دیوار بنا دیں؟" ذوالقرنین نے کہا "اللہ نے مجھے جو اقتدار عطا فرمایا ہے، وہی (میرے لیے) بہتر ہے۔ لہٰذا تم لوگ (ہاتھ پاؤں کی) طاقت سے میری مدد کرو، تو میں تمھارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں گا۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔" یہاں تک کہ جب انھوں نے (درمیانی خلا کو پاٹ کر) دونوں پہاڑی سروں کو ایک دوسرے سے ملا دیا تو کہا کہ "اب آگ دہکاؤ۔" یہاں تک کہ جب اس (دیوار) کو لال انگارا کر دیا، تو کہا کہ "پگھلا ہوا تانبا لاؤ، اب میں اس پر انڈیلوں گا۔" چنانچہ (وہ دیوار ایسی بن گئی کہ) یاجوج ماجوج نہ اس پر چڑھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ ہی اس میں کوئی سوراخ بنا سکتے تھے۔ ذوالقرنین نے کہا "یہ میرے رب کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسی دیوار بنانے کی توفیق دی) پھر میرے رب نے جس وقت کا وعدہ کیا ہے، جب وہ وقت آئے گا تو وہ اس (دیوار) کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ بالکل سچا ہے۔" (سورۂ کہف 83 تا 98، ترجمہ مفتی محمد تقی عثمانی)۔

ذوالقرنین کون تھے؟

قرآنِ پاک میں ذکر کردہ ذوالقرنین کون تھے؟ مفسّرین اور مورخین نے اس حوالے سے سکندرِ اعظم، یمن کے حمیری بادشاہ اور سائرس اعظم کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اس ضمن میں اہم بات یہ ہے کہ ذوالقرنین کا تعیّن قرآنِ پاک میں بیان کردہ نشانیوں کی بنیاد ہی پر کیا جا سکتا ہے۔ قرآنِ پاک کے مطابق ذوالقرنین اللہ پر ایمان رکھنے والا ایک نیک بادشاہ تھا۔ اس نے مختلف سمتوں میں تین بڑی فوجی مہمات سرانجام دیں، یاجوج ماجوج سے حفاظت کے لیے ایک آہنی دیوار بنوائی اور پھر یہ کہ زمین کے ایک وسیع حصّے پر اس کی حکومت قائم تھی۔

نیز، اس معاملے کا ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ ذوالقرنین سے متعلق سوال یہودیوں کے ایما پر پوچھا گیا تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ہاں اس بادشاہ کی کوئی خاص اہمیت تھی، تو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ وہ کون سا بادشاہ تھا، جسے یہودی اپنا ہیرو سمجھتے تھے۔ قدیم دور کے بعض مفسّرین کا خیال ہے کہ سکندرِ اعظم ہی ذوالقرنین تھا۔ تاہم اس رائے کو قبول کرنے میں مشکل یہ ہے کہ سکندرِ اعظم، جسے سکندر مقدونی اور سکندر یونانی بھی کہا جاتا ہے، عقیدے کے لحاظ سے آتش پرست تھا، جب کہ اس کے ظلم و ستم اور قتل و غارت کی کہانیاں بھی تاریخ میں عام ہیں۔

علاوہ ازیں، اس کی حکومت بھی اس قدر وسیع نہیں تھی کہ اسے مشرق و مغرب پر حکومت سے تشبیہ دی جا سکے۔ یمن کے حمیری بادشاہوں کے لیے "ذو" کا لقب استعمال کیا جاتا تھا، جیسے ذونواس اور ذوالنون وغیرہ۔ اس خاندان میں ایک ایسا بادشاہ بھی گزرا، جس کا لقب ذوالقرنین بتایا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض مفسّرین نے اسے ہی قرآن کا ذوالقرنین قرار دیا ہے۔ البیرونی نے تو اپنی کتاب میں کچھ ایسے قدیم اشعار بھی نقل کیے ہیں، جن میں اسی بادشاہ کو ذوالقرنین بتایا گیا ہے۔

تاہم اس رائے کو بھی قبولیت حاصل نہ ہو سکی۔ مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا انور شاہ کشمیری، مفتی محمد شفیع، مولانا ابو الاعلیٰ مودودی، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، ڈاکٹر اسرار احمد اور مفتی محمد تقی عثمانی سمیت بیش تر جدید مفسّرین اور مورخین کا سائرس اعظم (خورس، خسرو یا کورش) کی طرف رجحان ہے کہ قرآنِ پاک میں بیان کردہ بیش تر نشانیاں اسی پر صادق آتی ہیں۔

یہودیوں میں حضرت دانیالؑ کے ایک خواب کا بڑا چرچا تھا، جس میں انھوں نے لمبی سینگوں والے ایک ایسے مینڈھے کو دیکھا تھا، جو مختلف سمتوں میں سینگیں مارتا اور کوئی جانور اس کے مقابلے میں نہ ٹھہرتا۔ یہودی کتب کے مطابق، حضرت جبرائیلؑ نے اس خواب کی تعبیر یوں فرمائی کہ "مینڈھا ماد اور فارس کا بادشاہ ہے۔" یہودی اسی بنیاد پر اس بادشاہ کے منتظر تھے، جو انھیں ان کا کھویا مقام واپس دلا سکے۔ تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ سائرس ہی تھا، جس نے ماد اور فارس کو متحد کر کے ایک عظیم سلطنت کی بنیاد ڈالی اور پھر ایک کے بعد دوسرا علاقہ فتح کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس کی سلطنت بقول مولانا مودودی "ایک طرف سندھ اور ترکستان سے لے کر مصر اور لیبیا تک اور دوسری طرف مقدونیہ تک وسیع ہو گئی تھی۔ شمال میں اس کی سلطنت قفقاز اور خوارزم تک پھیل گئی تھی۔ عملاً اس وقت کی پوری مہذب دنیا اس کی تابع فرمان تھی۔" سائرس نے یہودیوں کو بخت نصر جیسے ظالم و جابر بادشاہ کی غلامی سے نجات دلائی اور ان کے مقدس ترین مقام، یروشلم (موجودہ مقبوضہ بیت المقدس) کو دوبارہ آباد کیا۔ نیز، سائرس، اللہ پر ایمان رکھنے والا ایک صالح بادشاہ تھا۔ مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی نے اپنی معروف کتاب "قصص القرآن" کی جلد سوم میں اس معاملے پر نہایت عمدہ علمی بحث کی ہے۔

نام کا مطلب

قرن، سینگ کو کہتے ہیں اور "ذو" کا مطلب ہے، والا۔ یوں ذوالقرنین کا مطلب ہوا، دو سینگوں والا۔ اسے یہ نام کیوں دیا گیا؟ اس حوالے سے مختلف آرا پائی جاتی ہیں، جن کے مطابق، اس کی دو زلفیں تھیں، اس لیے ذوالقرنین کہلائے۔ مشرق و مغرب پر حکومت کی وجہ سے یہ لقب ملا۔ سر پر سینگوں جیسے نشان تھے۔

کیا وہ نبی تھے؟

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کی ذوالقرنین سے گفتگو کا ذکر ہے، جب اس نے ایک علاقے کو فتح کیا تھا، اس لیے یہ سوال سامنے آیا کہ کیا وہ نبی تھے اور کیا یہ گفتگو وحی کے ذریعے ہوئی تھی؟ علامہ ابنِ کثیر نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں انھیں نبی قرار دیا ہے، تاہم یہ بھی وضاحت کی ہے کہ بیش تر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ نبی نہیں تھے۔ مفسّرین کے مطابق ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تک اس زمانے کے پیغمبر کے ذریعے بات پہنچائی ہو یا پھر ان پر الہام ہوا ہو۔

> قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کی ذوالقرنین سے گفتگو کا ذکر ہے، جب اس نے ایک علاقے کو فتح کیا تھا، اس لیے یہ سوال سامنے آیا کہ کیا وہ نبی تھے اور کیا یہ گفتگو وحی کے ذریعے ہوئی تھی؟ علامہ ابنِ کثیر نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں انھیں نبی قرار دیا ہے، تاہم یہ بھی وضاحت کی ہے کہ بیش تر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ نبی نہیں تھے۔ مفسّرین کے مطابق ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تک اس زمانے کے پیغمبر کے ذریعے بات پہنچائی ہو یا پھر ان پر الہام ہوا ہو۔

3 بڑے سفر

سورۂ کہف میں ذوالقرنین کی تین اہم مہمات کا ذکر ہے۔ انھوں نے پہلا سفر مغرب کی جانب کیا اور ایک ایسی جگہ پہنچے، جہاں آگے کوئی آبادی نہیں تھی، بس سمندر ہی سمندر تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "یہاں تک کہ جب وہ سورج کے ڈوبنے کی جگہ پہنچے، تو انھیں دکھائی دیا کہ وہ ایک دلدل جیسے سیاہ چشمے میں ڈوب رہا ہے۔" یعنی غروبِ آفتاب کا منظر کچھ ایسا تھا، جیسے وہ کسی سیاہ دلدل میں اتر رہا ہو۔ ذوالقرنین نے وہ علاقہ فتح کر لیا۔ اب اس کا امتحان تھا کہ وہ شکست خوردہ قوم کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔ "وہاں انھیں ایک قوم ملی۔ ہم نے (ان سے) کہا "اے ذوالقرنین! (تمہارے پاس دو راستے ہیں) یا تو ان لوگوں کو سزا دو یا پھر ان کے معاملے میں اچھا رویّہ اختیار کرو۔" وہ چاہتا تو عام بادشاہوں کی طرح عوام کے قتلِ عام کا حکم دے سکتا تھا، لیکن چوں کہ وہ ایک نیک اور عادل بادشاہ تھا، اس لیے جواب دیا "ان میں سے جو کوئی ظلم کا راستہ اختیار کرے گا، اسے تو ہم سزا دیں گے، پھر اسے اپنے رب کے پاس پہنچا دیا جائے گا اور وہ سخت عذاب دے گا۔ البتہ، جو کوئی ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو بدلے کے طور پر اچھے انجام کا مستحق ہوگا اور ہم بھی اس کو اپنا حکم دیتے وقت آسانی کی بات کہیں گے۔" بعد ازاں، ذوالقرنین نے مشرق کی طرف رُخ کیا "یہاں تک کہ جب وہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے، جسے ہم نے (اس کی دھوپ) سے بچنے کے لیے کوئی اوٹ مہیا نہیں کی تھی۔" یعنی وہ لوگ کھلے میدانوں میں رہنے کے عادی تھے، جس کی وجہ سے سورج کی شعاعیں ان پر براہِ راست پڑتی تھیں۔ اس کے بعد انھوں نے تیسری مہم کا آغاز کیا، جس کی سمت کا قرآنِ کریم میں کوئی ذکر نہیں، تاہم مفسّرین کے مطابق یہ سفر شمال کی جانب ہوا تھا۔ "یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے، تو انھیں ان پہاڑوں سے پہلے کچھ لوگ ملے، جن کے بارے میں ایسا لگتا تھا کہ وہ کوئی بات نہیں سمجھتے۔" بہرحال، ذوالقرنین نے کسی طریقے سے ان سے گفتگو کی، تو وہ بولے "اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس زمین میں فساد پھیلانے والے لوگ ہیں۔ تو کیا ہم آپ کو کچھ مال کی پیش کش کر سکتے ہیں، جس کے بدلے آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی دیوار بنا دیں؟" اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو اپنے خزانوں سے بہت کچھ عطا کیا تھا، لہٰذا انھوں نے جواب دیا "اللہ نے مجھے جو اقتدار عطا فرمایا ہے، وہی (میرے لیے) بہتر ہے۔ لہٰذا تم لوگ (ہاتھ اور پاؤں کی) طاقت سے میری مدد کرو تو میں تمھارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں گا۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔" یوں دیوار کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ جب انھوں نے (درمیانی خلا کو پاٹ کر) دونوں پہاڑی سروں کو ایک دوسرے سے ملا دیا تو کہا "اب آگ دہکاؤ۔" یہاں تک کہ جب اس (دیوار) کو لال انگارا کر دیا تو کہا "پگھلا ہوا تانبا لاؤ، اب میں اس پر انڈیلوں گا۔" چنانچہ (وہ دیوار ایسی بن گئی کہ) یاجوج ماجوج نہ اس پر چڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اس میں کوئی سوراخ بنا سکتے ہیں۔"

یاجوج ماجوج کی حقیقت

ان کے متعلق بہت سے قصّے کہانیاں مشہور ہیں کہ کچھ کا قد چار پانچ انچ ہے، تو کئی بہت طویل القامت ہیں۔ کان اس قدر لمبے ہیں کہ ایک اوڑھنے اور دوسرا بچھانے کے کام آتا ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی مشہور ہے کہ یہ حضرت آدمؑ کی اولاد تو ہیں، مگر اماں حوا کی نہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ یاجوج ماجوج بھی عام انسانوں کی طرح ہیں۔ "یاجوج ماجوج سے مراد روس اور شمالی چین کے وہ قبائل ہیں، جو تاتاری، منگولی، ہن اور سیتھین وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں اور قدیم زمانے سے متمدن ممالک پر حملے کرتے رہے ہیں۔" (تفہیم القرآن)۔ مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی کے مطابق "منگولیا (تاتار) کے دو بڑے وحشی قبائل کو ان کے پڑوسی "موگ" اور "یوچی" کہتے تھے۔ یونانیوں نے انھیں میگ یا میگاگ اور یوگاگ کہا، بعد ازاں یہ الفاظ عربی اور عبرانی میں یاجوج اور ماجوج ہو گئے۔" ان کا اصل وطن منگولیا اور اس کے اطراف کا علاقہ ہے، جہاں سے بہت سے قبائل مہذب دنیا کی طرف نقل مکانی کرتے رہے اور انھوں نے نئے نئے نام پائے، جب کہ یاجوج ماجوج کا نام صرف انھیں اجڈ اور وحشی قبائل کے لیے مختص ہو گیا، جو اب بھی اس علاقے میں رہتے ہیں، جسے ذوالقرنین نے دیوار کے ذریعے باقی دنیا سے الگ تھلگ کیا تھا۔

دیوار کہاں بنائی گئی؟

ذوالقرنین کی تعمیر کردہ دیوار کہاں ہے؟ اس میں خاصا اختلاف ہے۔ یہ دیوار شمال میں بنائی گئی تھی، مگر مسئلہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں ابھی تک کئی ایسی دیواریں سامنے آ چکی ہیں، جو بیرونی حملہ آوروں سے بچاؤ کے لیے بنائی گئی تھیں۔ سب سے مشہور "دیوارِ چین" ہے، مگر وہ لوہے اور تانبے کی نہیں ہے۔ دوسری دیوار، بخارا اور ترمذ کے قریب دربند میں ہے، جو تیمور لنگ کے دور میں بھی موجود تھی، کیوں کہ اس زمانے کے ایک اندلسی قاصد نے اپنے سفرنامے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ تیسری دیوار، داغستان میں ہے۔ یہ بھی دربند اور باب الابواب کے نام سے مشہور ہے۔ چوتھی دیوار، اسی باب الابواب سے کچھ فاصلے پر کوہِ قاف (قفقاز) میں ایک درّے کو بند کرتی ہے، جو "درہ داریال" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ درہ دو پہاڑی کی دو بلند چوٹیوں سے گھرا ہوا ہے۔ عباسی بادشاہ، واثق باللہ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ سدِّ ذوالقرنین ٹوٹ گئی ہے، تو اس نے تحقیق کے لیے جو وفد بھیجا، وہ بھی اسی دیوار کو دیکھنے آیا۔ اس وفد نے یہ بھی بتایا کہ وہ دیوار لوہے اور پگھلے ہوئے تانبے سے بنائی گئی ہے۔ بیش تر مفسّرین اسی دیوار کو "سدِ ذوالقرنین" قرار دیتے ہیں۔

خروجِ یاجوج ماجوج

جب ذوالقرنین دیوار کی تعمیر سے فارغ ہوئے، تو بولے "یہ میرے رب کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسی دیوار بنانے کی توفیق دی) پھر میرے رب نے جس وقت کا وعدہ کیا ہے، جب وہ وقت آئے گا، تو وہ اس (دیوار) کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ بالکل سچا ہے۔" اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد تقی عثمانی نے لکھا ہے کہ "قرآنِ کریم سے یہ بات یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتی کہ یہ دیوار قیامت تک قائم رہے گی، بلکہ اس کا قیامت سے پہلے بھی ٹوٹنا ممکن ہے۔ یاجوج ماجوج کے مختلف ریلے تاریخ کے مختلف زمانوں میں متمدن آبادیوں پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں اور پھر وہ خود بھی متمدن علاقوں میں پہنچ کر خود کو متمدن کرتے رہے ہیں، البتہ ان کا آخری ریلا قیامت سے کچھ پہلے نکلے گا۔" مفسّرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ یاجوج ماجوج کے جو قبائل دیوار کے ذریعے اس طرف آنے سے روک دیئے گئے ہیں، وہ قیامت کے بالکل قریب تک اسی طرح محصور رہیں گے۔ البتہ باقی علاقوں میں موجود ان کے قبیلے دنیا پر حملے کرتے رہے ہیں۔

جب اللہ کا حکم ہوگا، تو دیوار زمین کے برابر ہو جائے گی اور وحشی یاجوج ماجوج دنیا پر ٹوٹ پڑیں گے۔ ان کے آخری ریلے کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے "یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے نظر آئیں گے۔" (سورۃ الانبیاء، 96)۔ یعنی ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی اور وہ اس تیزی سے حملہ آور ہوں گے کہ یوں لگے گا، جیسے پہاڑوں سے پھسل پھسل کر آ رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت سے مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر پناہ گزین ہو جائیں گے اور باقی لوگ بھی محفوظ مقامات میں بند ہو کر اپنی جانیں بچائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے یاجوج ماجوج ایک وبائی مرض میں مبتلا ہو کر مر جائیں گے۔

نانی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی



مفتی منیب الرحمٰن

سوال: کیا میں اپنی ساس کو زکوٰۃ دے سکتا ہوں یا میرا بیٹا اپنی نانی کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟ ہم دونوں کا کاروبار مشترک ہے۔ (عبداللہ، لاہور)

جواب: آپ اپنی ساس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، لیکن آپ کا بیٹا اپنی نانی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا، کیونکہ اپنی اصل یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ جن کی اولاد میں یہ ہے (۲) اور اپنی اولاد بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ اگرچہ کاروبار مشترک ہے، لیکن دونوں اپنے اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کریں گے۔

بات ہے صرف احساس کی

جب ایک اٹھارہ سالہ لڑکی اور تیس پچیس سالہ لڑکے کی شادی ہوتی ہے تو دوسرے ہی دن لڑکی بیوی، بھابھی، چاچی، مامی، تائی اور سب سے خطرناک رشتہ بہو میں بندھ جاتی ہے، سال ڈیڑھ سال میں ماں کا رتبہ بھی حاصل کر کے اپنی زندگی تیاگ دیتی ہے۔

لیکن! شادی کے بعد لڑکا صرف ایک حیثیت کے دائرے میں آ جاتا ہے "داماد" اب وہ صرف داماد اور شوہر ہے، جس کے اختیار میں ایک لڑکی آ گئی ہے، وہ جیسے چاہے اس سے سلوک کرے اچھا یا برا۔ اٹھارہ سالہ لڑکی شادی کے دو چار دن بعد ہی رشتوں کی نزاکتوں کو سمجھنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور اپنی عمر سے چھ آٹھ سال آگے بڑھ جاتی ہے۔ اٹھارہ سالہ لڑکی، انیس سال میں ماں بن کے اچانک تیس چالیس سال کی تجربہ کار عورت میں بدل جاتی ہے جو راتوں کو بچوں کے ساتھ اور دن میں خاندان کے ہر ایک رشتے کو نبھاتی اور شوہر کے بدلتے موڈ کو بھی مدِنظر رکھ کے اپنی عزت بچاتی ہے۔

جیسے ہی بچے اسکول جانے کے قابل ہوتے ہیں، صرف ایک "کان" بن جاتی ہے جس میں بچوں کی اسکول، ٹیوشن، قاری صاحب وغیرہ کے شیڈول کے حساب سے کام کرتی ہے۔ اس کے کانوں میں میاں کی کاروباری ٹینشن، آفس کے مسائل، سیاست کی کہانیاں انڈیلی جاتی ہیں، ساتھ ساتھ سسرالی رشتے داروں یعنی کی ہوئی رسی پر چلنا بھی اولین فرض ہے۔ وہ اٹھارہ سال کی لڑکی اپنی بے فکری کی زندگی جی چکی۔ یعنی پورے اٹھارہ سال جس میں سے چودہ سال اگر اسکول کالج کے نکال دیں تو اس نے اپنی شاندار زندگی پیدائش سے چار سال کی عمر تک بھرپور جی ہوتی ہے۔

وہ اب ایک بہترین کک ہے، ماسی ہے، برتن دھونے والی ہے، بچوں کی آیا ہے، نرس ہے، ڈاکٹر ہے، ڈرائیور ہے، گھر کی چوکیدار ہے، کیشئر ہے، بجٹ بنانے والی ہے، بینک ہے، دھوبن ہے، پریس کرنے والی ہے، درزن ہے، استانی ہے، کونسلنگ کرنے والی ہے، الارم ہے اور سب سے بڑھ کے وہ صرف ایک "کان" ہے، جہاں زمانے بھر کی باتیں جاتی ہیں اور کوئی نہیں سوچتا شادی سے پہلے جو لڑکی گھومنے کی شوقین، کھانے پینے کی رسیا، پڑھنے کی شوقین خوشبوؤں میں بسنے والی، میٹھا بولنے والی، دھیما چلنے والی کہاں گم ہو گئی؟ وہ کیوں زبان کی تیز، کپڑے لتے سے بے فکر ہو گئی، جو ملا کھا لیا، ہر وقت کی جلدی میں کیوں رہتی ہے، تک سک سے تیار رہنے والی حال سے بے حال ہو کے صرف خاندانی شادیوں اور دعوت میں ہی تیار کیوں ہوتی ہے؟



کیا وہ شادی سے پہلے کوئی ٹریننگ حاصل کرتی ہے بچے پالنے اور گھر کے کام کاج کرنے کی؟

کیا وہ شادی ان ساری ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے کرتی ہے؟

کیا وہ شادی گھر کے کاموں کے لئے کرتی ہے؟

کیا وہ شوہر کے اشاروں پر چلنے کے لئے اپنے ماں باپ چھوڑتی ہے؟

کیا وہ سسرالی رشتے داروں کے طعنے سننے کے لئے شادی کرتی ہے؟

کیا وہ جہیز جیسے کے لئے شادی کرتی ہے؟

جب شوہر ایک دن کے بچے کو اٹھاتے ڈرتا ہے تو یقین جانیں بیوی بھی ڈرتی ہے، جب ایک لڑکا سسرال میں جا کے "ایزی" فیل نہیں کرتا تو اس کا بھی یقین رکھیں وہ انجان لڑکی بھی ایک قیامت سے گزرتی ہے پورے سسرال کے مزاج کو سمجھنے میں، جب ایک لڑکا اپنی معاشی ذمہ داریوں سے گھبرا جاتا ہے تو یقین مانیئے وہ لڑکی بھی ایک جیسی روٹین، گھر کے کاموں کی ذمہ داریوں سے اوب جاتی ہے۔

جب وہ لڑکا بچوں کی تعداد یا ان کے اسکول کالج کی فیس سے ٹینشن میں آتا ہے تو ایسا کیسے ممکن ہے وہ لڑکی جو چوبیس گھنٹے گھر میں رہتی ہے وہ ٹینشن نہ برداشت کرے۔

جب لڑکا اتوار کو دن چڑھے سوتا ہے تو کیا لڑکی کا دل نہیں کرتا ایک دن کی چھٹی مل جائے کچن سے؟

جب لڑکا اتوار کے دن دوستوں میں جا سکتا ہے تو اس لڑکی کا دل پتھر کا تو نہیں رہا جو شادی کے بعد پچھلے سارے رشتے ناطے تیاگ ڈالے؟

بات صرف احساس کی ہے، وہ رفتہ رفتہ ختم ہوتا ہے ہر رشتہ اپنی موت آپ مر جاتا ہے۔۔۔۔ اس لیے عورت کا احترام کرنا چاہیے۔

نماز کے مسائل!



مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سوال: ۱۔ باجماعت نماز کی صورت میں تیسری اور چوتھی رکعت میں کہ جب امام بے آواز بلند تلاوت نہ کر رہے ہوں اس وقت مقتدی کا خود تلاوت کے متعلق کیا حکم ہے؟ نیز اگر یہ غلط ہے تو پچھلی ادا کردہ نمازوں کی صحت کا کیا حکم ہے؟ ۲۔ التحیات کے آخر میں کلمہ شہادت پورا پڑھنا یا کچھ حذف کرنا کیسا ہے؟ ۳۔ دورانِ جماعت کون سے کلمات ہیں جو امام بہ آواز بلند پڑھے، تو مقتدی کے لیے بھی ان کا پڑھنا لازم/افضل ہے؟ (محمد دانیال احمد، ملتان)

جواب: ۱۔ باجماعت نماز میں تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی جب امام بے آواز بلند تلاوت نہ کر رہا ہو، خود تلاوت کرنا جائز نہیں، اس حالت میں بھی خاموش ہی رہنا چاہیے، البتہ اگر تلاوت کر لی جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اس لیے ان رکعتوں میں امام کے پیچھے اگر تلاوت کی ہے تو وہ نمازیں لوٹانا واجب نہیں۔ (رد المحتار فصل فی القراءۃ، ج ۱ ص ۵۴۴، ط۔ س۔ ج ۱ ص ۵۴۴)

۲۔ التحیات کے آخر میں کلمۂ شہادت مکمل پڑھنی چاہیے، اس کا کچھ حصہ حذف کرنا درست نہیں۔ (سنن الترمذی ۵۷/۱، والموطا، صحیح البخاری ۱۱۵)

۳۔ نماز میں امام جو تکبیریں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے لیے کہتا ہے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اس کے جواب میں ربنا لک الحمد کہے اور جب سلام پھیرے تو امام جیسے کلمات کہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، بیان سنن الصلاۃ، ۱/۲۰۷)

☆☆☆

کامیاب لوگ اور بڑے فیصلے

لیاقت علی جتوئی

ہم اپنی عملی زندگی میں روزانہ کی بنیاد پر کئی فیصلے لے رہے ہوتے ہیں۔ کولمبیا یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق، ہم روزانہ تقریباً 70 چھوٹے بڑے فیصلے لیتے ہیں۔ کچھ چھوٹے فیصلے ہوتے ہیں، جیسے کیا کھانا ہے، آج کس طرف سے دفتر جانا ہے یا پھر کام کو انجام دینے کی ترتیب کیا ہوگی۔ کچھ زیادہ مشکل فیصلے ہوتے ہیں، جیسے نوکری کی دو آفرز میں سے ایک کا انتخاب کرنا، اپنے پیاروں کے ساتھ رہنے کے لیے دوسرے شہر منتقل ہونا اور کسی بُرے شخص کو اپنی زندگی سے علیحدہ کرنا۔

ایک دن میں کئی درجن فیصلوں کے پیشِ نظر ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ فیصلے لینے کی ترتیب کیا ہو اور انھیں زندگی میں خوشی اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے کس طرح استعمال کیا جائے۔

چھوٹے فیصلے روزمرہ کا حصہ

فیصلہ سازی کا عمل آپ کے جسمانی مسلز کی طرح کام کرتا ہے۔ دن بھر فیصلے لیتے لیتے آپ کی مؤثر فیصلے سازی کی صلاحیت متاثر ہو جاتی ہے۔ اس صورتحال سے بچنے کے لیے کامیاب لوگ چھوٹے فیصلوں کو اپنے روزمرہ کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ اس طرح وہ زیادہ پیچیدہ فیصلوں کے لیے اپنے دماغ کو محفوظ رکھ پاتے ہیں۔

سابق امریکی صدر بارک اوباما نے ایک بار کہا تھا، "آپ دیکھتے ہوں گے کہ میں صرف سرمئی یا نیلے رنگ کے سوٹ پہنتا ہوں۔ میں فیصلے لینے پر اپنا وقت کم خرچ کرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنا وقت یہ فیصلہ کرنے میں برباد نہیں کرنا چاہتا کہ میں کیا کھاؤں گا اور کیا پہنوں گا کیونکہ مجھے کئی اور زیادہ اہم فیصلے کرنے ہوتے ہیں"۔

بڑے فیصلے صبح لیں

اس سے پہلے کہ آپ کی فیصلہ سازی کا عمل تھکاوٹ کا شکار ہونے لگے، اپنے بڑے اور اہم فیصلے صبح صبح لے لیا کریں کیونکہ اس وقت آپ کا ذہن بالکل تر و تازہ ہوتا ہے۔ جب آپ کو بہت سارے فیصلے کرنے ہوں اور چھوٹے چھوٹے ہنگامی فیصلے آپ کا وقت کھانے لگیں (جیسے فون کالز اور ای میل پیغامات کے جوابات) تو سارے اہم اور پیچیدہ معاملات پر صبح صبح فیصلہ کر لیں اور انھیں نمٹا لیں۔

ایسا ہی ایک اور اچھا عمل یہ ہے کہ آنے والے کل کے کچھ چھوٹے چھوٹے فیصلے آپ ایک رات قبل ہی لے لیا کریں، مثلاً اگلے دن کا سوٹ رات میں ہی نکال کر رکھ دیں تا کہ صبح آپ کو اس پر ایک لمحہ بھی صرف نہ کرنا پڑے۔

آپشنز کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں

کامیاب لوگ بڑے فیصلے لیتے وقت اس سے جڑے تمام دستیاب اور ممکنہ آپشنز کا بغور جائزہ لیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایسے کرنے کے بعد ان کے لیے فیصلہ لینا نہ صرف آسان ہو جائے گا بلکہ اس کے بہتر نتائج بھی برآمد ہوں گے۔ ایک فیصلہ لینے کے ممکنہ معیارات کچھ اس طرح ہو سکتے ہیں: یہ فیصلہ مجھے کس طرح فائدہ پہنچائے گا؟

مجھے اس کا ممکنہ نقصان کیا ہو سکتا ہے؟ یہ فیصلہ فلاں شخص یا معاملے پر کس طرح اثر انداز ہوگا؟ کیا یہ فیصلہ میرے اقدار کے مطابق ہے؟ کیا اس فیصلے پر بعد میں مجھے پچھتاوا تو نہیں ہوگا؟ کیا مجھے بعد میں یہ فیصلہ نہ کرنے پر افسوس تو نہیں ہوگا؟

اپنی جذبات پر توجہ دیں

ایک کہاوت ہے کہ، "عارضی جذبات میں بہہ کر مستقبل کے فیصلے مت لیا کریں"۔ کامیاب لوگ اپنے جذبات کو سمجھتے، تسلیم کرتے اور ان کے اپنے رویے پر پڑنے والے اثرات سے باخبر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر ممکن حد تک اپنے فیصلوں کو معروضی حالات اور عقل کی روشنی میں دیکھ پاتے ہیں۔ بدقسمتی سے، بہت سارے لوگ اپنے جذبات کو سمجھنے اور انھیں سنبھالنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق صرف 36 فیصد لوگ اپنے جذبات کو درست طور پر پہچان پاتے ہیں۔

> عارضی جذبات میں بہہ کر مستقبل کے فیصلے مت لیا کریں"۔ کامیاب لوگ اپنے جذبات کو سمجھتے، تسلیم کرتے اور ان کے اپنے رویے پر پڑنے والے اثرات سے باخبر ہوتے ہیں۔

ایک اور اہم بات یہ کہ وہ ایک فیصلہ لینے کے لیے چاند کے زمین پر اترنے کا انتظار نہیں کرتے بلکہ ایک حقیقت پسندانہ ٹائم لائن بناتے ہیں، جس کے مطابق انھیں بروقت فیصلے لینے ہوتے ہیں۔

خود کو ترو تازہ رکھنے کیلئے ورزش کرنا

ایک بڑے فیصلے کا دباؤ فطری طور پر کارٹیسول پیدا کرتا ہے۔ کارٹیسول ایک ایسا کیمیکل ہے جو ذہن کو "لڑنے یا بھاگ جانے" کا فیصلہ لینے پر مجبور کرتا ہے کیونکہ یہ ذہن کی سوچنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیتا ہے۔ جب ایک فیصلہ آپ کو تھکانے لگے تو ورزش کرنے کی کوشش کریں۔ محض 30 منٹ کی تیز رفتار چہل قدمی بھی آپ کے جسم میں اینڈورفن نامی کیمیکل کی پیداوار کو بڑھا دیتی ہے، جو ذہنی دباؤ اور تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ ورزش آپ کے کارٹیسول کیمیکل کو درست استعمال میں لاتے ہوئے "لڑنے یا بھاگ جانے" کی ذہنیت کو مار دیتی ہے۔ تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ طویل عرصے تک ورزش کرنے کی عادت دماغ کے ان حصوں کی کارکردگی کو فروغ دیتی ہے جو فیصلہ سازی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

دوسروں سے مشاورت کریں

یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ایک فیصلہ لے کر اسے درست ثابت کرنے والی معلومات کو اکٹھا کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ کثیر الجہتی معلومات حاصل کرنے کے بعد کسی درست فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ کامیاب لوگ اس صورتِ حال سے بچنے کے لیے دوسروں سے مشورہ کرتے ہیں۔ ان کے نقطۂ نظر کی روشنی میں وہ اپنے فیصلوں میں جذباتی اور غیر منطقی پہلوؤں کو الگ کرتے ہوئے درست فیصلے کر پاتے ہیں۔

بڑے فیصلوں کو وقت دیں

کسی بڑے معاملے پر جو فیصلہ آپ نے کل لینا ہے وہ آج لے لیں اور سو جائیں۔ اگلی صبح تک آپ کے تمام جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہوں گے اور آپ کسی بھی جذبات یا تعصب کے بغیر خالص میرٹ پر فیصلہ کرنے کے قابل ہو چکے ہیں۔ اکثر جلد بازی کے فیصلے جذبات کا شکار ہو جاتے ہیں اور آپ خود کو نقصان پہنچا بیٹھتے ہیں۔ مزید برآں، کامیاب لوگ جانتے ہیں کہ بڑے فیصلے لینے سے پہلے اس سے جڑی تمام معلومات تک رسائی حاصل کرنا کس طرح اہم ہے، تاہم تمام معلومات کے بعد وہ حتمی رائے خود بناتے ہیں اور درست فیصلے کر پاتے ہیں۔



ایڑی کا درد

پچھلے برس حسب معمول دفتر آتے ہوئے جب منی بس میرے بس اسٹاپ کے قریب پہنچی اور میں اترنے کے لئے دروازے میں پہنچا تو اسی روٹ کی دوسری منی بس کو پیچھے سے آتا دیکھ کر کنڈکٹر نے آواز لگائی کہ بابو جلدی کرو، اب ہم اس بس اسٹاپ پر نہیں رکے گا۔" ڈرائیور نے یہ سن کر زور دار قدم کمی اور میں نے بس سے باہر چھلانگ لگادی۔ پیر زور سے لگیں، پیر پر پڑا۔ درد کی ایک لہر پورے جسم میں دوڑ گئی۔ اسی طرح لنگڑاتے ہوئے میں دفتر پہنچا اور کام میں لگ گیا۔

ایڑی میں چوٹ کے اثر شام تک ختم نہ ہوا۔ گھر جا کر آرام کیا اور سوچا کہ صبح تک ٹھیک ہو جائے گا لیکن اس درد نے گویا ایڑی میں ڈیرہ ڈال دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کیا، انھوں نے کچھ کھانے اور کچھ لگانے کی دوائیں دیں۔ سکائی وغیرہ کا مشورہ دیا لیکن درد میں کوئی کم نہ ہوا، بلکہ اس میں اضافہ ہی ہونے لگا۔

درد اور چوٹ کے گھریلو نسخے مثلاً آنہ ہلدی اور ایلوے وغیرہ کا لیپ بھی آزمالیا۔ ایک بار پھر ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کیا تو انھوں نے ذیابیطس کا شبہ ظاہر کر تے ہوئے پیشاب کے ٹیسٹ اور ایکس رے کے لئے کہا۔ ایکس رے رپورٹ سے پتا چلا کہ ایڑی میں ہڈی بڑھ گئی ہے۔ طب جدید کی اصطلاح میں اسے اپیز (SPUR) کہتے ہیں۔ یہ چڑیا کی چونچ کی طرح کی ایک نوکیلی ہڈی ہوتی ہے۔



ہڈی کی یہی نوک گوشت میں چبھ چبھ کر اذیت کا سامان کر رہی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس کے دو علاج ہیں، بلکہ تین ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہڈیوں کے ماہر جن سے آپریشن کروا کر ہڈی کٹوا دی جائے۔ دوسرے یہ کہ اس کے مخصوص ٹیکے (انجکشن) ایڑی میں لگائے جائیں۔ تیسرے یہ کہ اس کے ساتھ نبھاؤ کیا جائے۔ میں نے دوسرے علاج کی ہامی بھری تو انھوں نے بتایا کہ اس سے فائدہ ضرور ہوگا، لیکن وزن میں اضافہ ہو جائے گا (Cortisone کے ٹیکے کا ایک یہ مضر پہلو ہے۔

ایڑی کی ہڈی کا بڑھ جانا آج کل ایک عام شکایت ہے۔ اس کا شکار باعموم پچاس برس سے اوپر کے بھاری جسم کے افراد ہوتے ہیں، جنھیں طرح طرح کے امراض نے گھیر رکھا ہے۔ عورتوں کے مقابلے میں مرد اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اور یہ تکلیف شاذو نادر ہی دونوں ایڑیوں میں ہوتی ہے، یعنی کسی ایک ایڑی ہی کی ہڈی بڑھتی ہے۔ یہاں یہ بتانا مناسب ہوگا کہ انسان کے پیر میں 26 ہڈیاں ہوتی ہیں۔

ان میں ایڑی کی ہڈی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ یہ ہڈی گھٹنوں پورے جسم کا بوجھ اٹھائے رہتی ہے۔ کام کے دوران، چلتے پھرتے، دوڑتے اور وزن اٹھاتے ہوئے اس پر بڑا دباؤ اور وزن پڑتا رہتا ہے۔ بھاری بدن کے افراد کا خود اپنا وزن مزید بار کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح کھلاڑیوں (Athletes) میں بھی یہ تکلیف کافی عام ہوتی ہے۔

ایڑی کا درد صحیح کے وقت سب سے زیادہ اپنا زور دکھاتا ہے۔

سو کر اٹھتے پر آپ جوں ہی پہلا قدم رکھتے ہیں، درد کی ایک لہر بڑی شدت سے اٹھتی ہے اور دو چار قدم چلنے کے بعد اس کی شدت کم ہو جاتی ہے، لیکن چلنے، دوڑنے اور وزن وغیرہ اٹھانے کی صورت میں تھوڑی تھوڑی کراس کی چبھن ستاتی رہتی ہے۔

بعض اوقات یہ درد پوری ایڑی میں پھیل کر ٹخنے تک جا پہنچتا ہے، جس کی وجہ سے مریض کو بڑی تکلیف ہوتی ہے، ٹانگ کے نچلے حصے اور کمر تک درد کی ٹیسیں جاگی جاتی ہیں۔

ٹینس ہنٹ بال اور گولف کے بہت سے کھلاڑی اس درد کے ہاتھوں کھیلے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ ان کھیلوں میں ایڑی پر برابر راست اثر پڑتا ہے، اس لئے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ اونچی ایڑی کے جوتے پہننے سے ایڑی کو آرام پہنچتا ہے۔

درد کیوں ہوتا ہے؟

اس کے کئی اسباب ہیں، جن میں نامناسب جوتے، پیر پر پڑنے والا دباؤ اور چپٹے پاؤں کو بھی اس کا ذمے دار سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح چوٹ سے بھی ایڑی کی ہڈی متاثر ہوتی ہے۔ بعض اوقات گٹھیا کی وجہ سے بھی ایڑی کی ہڈی میں فرق آجاتا ہے۔ امراض خبیثہ مثلاً سوزاک کے زہریلے اثرات سے بھی ایڑی میں درد ہو جاتا ہے، تاہم ایسا شاذو نادر ہی ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کے پیر میں گے اور پنجے میں تھی یا انجکشن کی وجہ سے چونکہ چال متاثر ہوتی ہے، اس لئے اس کی وجہ سے بھی ایڑی پر بار پڑنے لگتا ہے۔

موٹے آدمیوں میں یہ تکلیف عام ہوتی ہے۔ پنجے کی ہڈیوں کی سختی یا ٹھٹھن دور ہونے کی صورت میں مریض کی چال ٹھیک ہو جاتی ہے اور یوں ایڑی کا درد بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جوتے میں ایڑی کا درد رکھی کم ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جوتے میں ایڑی کے نیچے ربڑ یا فوم کی گدی رکھ لی جائے۔ اس سے درد میں بھی آرام پہنچتا ہے۔

اسی طرح اگر تنگ اور سخت جوتوں کی وجہ سے یہ تکلیف ہو تو ایسے جوتوں کا استعمال ترک کر کے بالخصوص کھلاڑیوں کو چند روز تک فٹبال بند کر کے گرم پانی وغیرہ سے سکائی کرنی چاہیے۔ ابتدا میں مخصوص ان تدابیر سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

بڑھی ہوئی ہڈی

بعض اوقات ایڑی کی ہڈی بڑھ جاتی ہے۔ ہڈی کی یہ نوک دو سے پانچ ملی میٹر تک کی ہوتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ ہڈی کس طرح بڑھتی ہے۔ یہ ابھار دراصل ایڑی کے عضلات یا پٹھوں کو جوڑنے والے ریشوں کے پاس چونے یا تقسیم کے جمع ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ہڈی کا یہ ابھار دراصل ایڑی کی ہڈی ہی کی ایک قریبی شکل ہوتی ہے، جو ٹیپ یا پرندے کی چونچ کی طرح نوک دار ہوتی ہے۔ ماہر معالج بڑی آسانی سے اس کا پتا لگا لیتے ہیں، تاہم اس سلسلے میں ایکس رے کے ذریعے بالکل درست تشخیص ہو جاتی ہے اور درد کی نوعیت میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔

بڑھی ہوئی ہڈی کا علاج محض مذکورہ بالا چند تدابیر سے مکمل نہیں ہوتا، بہتی آپ درد دور کرنے والی دوائیں، ایپ، مالش یا سکائی وغیرہ سے مستقل آرام حاصل نہیں کر سکتے۔ میرے معالج نے بھی درد دور کرنے کی گولیاں اور پھر آپریشن تجویز کیا تھا۔ اس تکلیف کا ایک علاج لوکین یا کارٹی زون کے ٹیکے بھی ہیں۔ طب جدید صرف آپریشن ہی کو اس کا علاج قرار دیتی ہے تاہم ہومیو پیتھی میں اس کا علاج ہے۔ اس سلسلے میں کلکیر یا فلورنامی دوا خاص شفائی اہمیت کی حامل ہے۔ کسی ماہر معالج ہومیو پیتھی سے علاج کروانا مناسب اور مفید ہوتا ہے۔

غرض ایڑی کا درد خاصا اذیت ناک ہوتا ہے۔ اس کے مختلف اسباب کے پیش نظر صحیح تشخیص اور صحیح علاجی تدبیر کی بڑی اہمیت ہے۔

ٹٹٹٹٹٹٹ

ٹٹٹٹٹٹٹ

اُم الامراض موٹاپا



سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر جسم کا وزن زیادہ ہو جائے تو اسے کم کیسے کیا جا سکتا ہے۔

سب سے مشکل مرحلہ جسم کے وزن کو کم کرنے کا ہے۔ کم وزن کو زیادہ کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ 90 فیصد افراد اپنے ہیں جو اپنی غلطی سے اس مرض کا شکار ہوتے ہیں اتنا کہ صرف مرض کہا جاتا ہے بلکہ اسے اُم الامراض بھی کہا جاتا ہے۔ اگر موٹاپا طاری ہو گیا تو دمہ کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔ دل کے لئے مسئلے کا باعث ہو سکتا ہے کہ پہلے جس سائز کا پاجامہ یا قمیص آتا تھا، اب اس سائز سے اضافہ ہو جاتا ہے۔

موٹاپے سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جو کچھ ہم کھاتے پیتے ہیں ہمیں اس چیز کا علم ہونا چاہیے کہ ہمارے جسم کو کتنی خوراک کی ضرورت ہے۔ جب بھوک لگے تو کھانا کھا لینا چاہئے، ابھی تھوڑی بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دیا جائے۔ یہ اندازا اصول ہے کہ اس اصول کو اپنانے والے اشتہاص انتہائی سڈول، چاق و چوبند، چست و چالاک، انتہائی پُرسکون ہوتے ہیں۔

ان کے تمام حواس بہترین طور پر کام کرتے ہیں اور وہ قبض کا شکار نہیں ہوتے۔ ایک صحت مند انسان خواہ اس کا وزن جتنا بھی ہو، اسے روزانہ کم از کم پانچ چھ ہزار کیلوریز درکار ہوتی ہیں۔ اس میں کمی بیشی اس طرح ہوتی ہے کہ ایک انسان جسے معلوم ہے کہ اسے 2 ہزار حرارے چاہئیں لیکن وہ ایسا کام کرتا ہے کہ جس میں اسے سارا دن آفس میں بیٹھنا ہے یا ایک ایسا کام جس میں محنت و مشقت نہ ہو، وہیں سے دوسری جانب ایک مزدور بھی اٹھتا ہے، سڑکوں پر کدال یا کھینچوں میں مل چلاتا ہے، اسے کیلوریز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، پست پھیپھڑے اور اسے اپنی 2 ہزار کیلوریز پوری کرنی ہیں لیکن ہماری اکثریت عموماً خواتین بہت زیادہ محنت و مشقت کا کام نہیں کرتیں۔

گھر میں ایک دو گھنٹے کا کام کیا اس کے بعد اُمیں آرام کرنا ہوتا ہے۔ محنت مشقت کی نشانی یہ کہ جسم سے پسینہ خارج ہونے لگے اور نبض کی رفتار تیز ہو جائے، سانس کی رفتار تیز ہو جائے۔ اس صورت میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ زیادہ توانائی یا زیادہ کیلوریز خرچ ہو گئیں۔

یہ جاننے کے لئے کہ ایک دن میں کتنی کیلوریز کا استعمال کیا جانا ضروری ہے، پہلے وزن کو پاؤنڈز میں لے کر اور 12 سے ضرب دے دیں۔

100 پاؤنڈز کے وزن کو اگر 12 سے ضرب دیا جائے تو جواب 1200 آتا ہے۔ یعنی ایک دن میں آپ کو 1200 کیلوریز استعمال کرنی ہیں۔ وزن کم کرنے کے لئے اپنی کیلوریز کا استعمال کم سے کم کر تے جائیں تو آپ کا وزن کم ہوتا جائے گا۔ یہ اصول مردوں کے لئے ہے۔ خواتین اس میں سے چھ فیصد کیلوریز کا استعمال کم کر لیں تو۔ یعنی موٹاپا ختم کرنے کے لئے 1128 کیلوریز درکار ہیں اگر ایک شخص کا وزن 100 پاؤنڈ ہے اور اسے 1200 کیلوریز کی ضرورت ہے تو پہلے 20 سے 15 تک 1000 کیلوریز کی چیزیں کھائے۔

200 کیلوریز نہیں ہیں تو تم ہمیں موجود کیلوریز چربی کی صورت میں جمع ہیں وہ استعمال ہونا شروع ہو جائیں گی، اس طرح اس کا وزن کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ان چیزوں کا استعمال کرنا جن سے پیٹ صاف ہوتا ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ کھانے کی کس چیز میں کتنی کیلوریز ہیں (مثلاً گوشت اور سبزیاں وغیرہ میں، اور کس کام کو کرنے میں کتنی کیلوریز استعمال ہوتی ہیں۔

مثلاً ایک شخص ایک گھنٹہ سیڑھیاں چڑھتا ہے تو وہ 1100 حرارے استعمال کرتا ہے، ایک گھنٹہ تیراکی کرتا ہے تو 500 حرارے خرچ کرتا ہے اور دوڑنے میں 550 #اس طرح سونے میں ایک گھنٹے میں 60 کیلوریز استعمال ہوتی ہیں۔ میٹھے کام کرنے میں ایک گھنٹے میں 90 کیلوریز استعمال کرتا ہے اور اگر لیٹ کر کام کرنے تو 70 کیلوریز ایک گھنٹے میں استعمال کرتا ہے۔ اس طرح خواتین گھر کے کام میں 170-200 کیلوریز خرچ کرتی ہیں اور خواتین جتنی ہیں اتنا کام کرتے ہیں تو وزن کم کیوں نہیں ہو رہا، کہ وہ کام کا ان میں 170-200 سے زیادہ کیلوریز استعمال نہیں کرتیں۔

ایک گھنٹہ تیز چلنے سے تقریباً 400 کیلوریز خرچ ہوتی ہیں۔ ناشتہ نہ کرنے سے وزن بڑھتا ہے۔ ناشتہ لازمی کرنا چاہیے، چاہے ایک بسکٹ کھا لیں۔ اس طرح رات کا کھانا بھی بہت ضروری ہے۔ اگر نہ کھایا جائے تو انسان میں نقاہت محسوس ہوتی ہے اور نیند غائب ہو جاتی ہے۔ وہ پھر سے کھانے کے بجائے ہم کچھ پھل کھا سکتے ہیں یا سادہ دلیہ کھا سکتے ہیں وہ پیٹ کا کھانا چھوڑنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ناشتہ چھوڑنے سے اور اگر جلدی کی جا سکے تو جسم پھولتا ہے۔

کھانا کھانے سے پہلے تو ہڈ پانی پیٹ کو صاف کر دیتا ہے اور اگر تو ہڈ نہ لے تو خربوزہ، پپیتا، سردہ، گاما ان میں سے کوئی سا بھی پھل کھانے سے پہلے کھا لیں (ڈیڑھ گھنٹے پہلے) تو پیٹ کے اندر موجود چربی کو کم کرنے کا باعث بنتا ہے جس سے پیٹ صاف ہوتا ہے اور وزن بھی کم ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر عطیہ شیرازی

موٹاپا انسانی جسم کی ایک طبعی حالت ہے جس میں جسم پر چربی چڑھ جاتی ہے، وزن زیادہ ہو جاتا ہے اور تو نکل آتی ہے۔ ماہرین آج تک اس کا سوال کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکے کہ بعض انسان کیوں موٹے ہوتے ہیں؟ انسان کے موٹے ہونے یا ان کے وزن بڑھنے کے حوالے سے کئی تحقیقات کی جا چکی ہیں۔ ہر بار کوئی نہ کوئی نیا سبب سامنے آتا ہے۔

زیادہ تر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ انسان کا طرز زندگی، کھانے پینے کا شوق ہر وقت بیٹھے رہنے سے رہنے اور ورزش نہ کرنے کی وجہ سے وزن بڑھتا ہے اور وہ موٹاپے کا شکار ہو جاتا ہے۔ تاہم یہی دیکھا گیا ہے کہ دنیا میں بعض افراد ایسے بھی ہیں جو ہر طرح کی غذا کھاتے ہیں کھاتے ہیں، زیادہ وقت بیٹھے رہنے سمیت کوئی ایکسر سائز بھی نہیں کرتے لیکن پھر بھی وہ موٹاپے کا شکار نہیں ہوتے۔

موٹاپا کی وجہ سے یقیناً کئی طرح کے مسائل درپیش آتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک سمیت ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کے مرنے کا ایک سبب موٹاپا بھی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں 70 فیصد افراد موٹاپا یا اضافی وزن کا شکار ہیں۔ ایسے افراد موٹاپا یا اپنا وزن کم کرنے کے لئے جہاں زیادہ وقت بھوکے رہنے کو ترجیح دیتے ہیں وہیں وہ مختلف ایکسر سائز بھی کرتے رہتے ہیں۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض افراد زیادہ کھانے اور ایکسر سائز نہ کرنے کے باوجود موٹاپے کا شکار ہوتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور انسان موٹاپا کیسے اور کن چیزوں سے بڑھاتا ہے؟

ہر انسان کا جسم مختلف ہوتا ہے۔ ہر کسی کے جسم میں غذائیت کو جذب کرنے اور غذا کو مکمل جسم میں تقسیم کرنے کی اہلیت بھی منفرد ہوتی ہے۔ ہم سب ہی یہ بات جانتے ہیں کہ وزن کیسے بڑھتا ہے۔

جب ہم جتنی کیلوریز ہمیں چاہئیں اس سے زیادہ کیلوریز کھانے لگتے ہیں تو وزن بڑھنے لگتا ہے لیکن ہم ضرورت سے زیادہ کھانا کیوں شروع کر دیتے ہیں؟ کیونکہ بھی بھی ایسا ہوتا ہے کہ اچانک چاکلیٹ یا ایک جیسی بہت زیادہ کیلوریز والی چیزیں کھانے کی شدید طلب محسوس ہوتی ہے۔

حالانکہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر بعد ہمیں پچھتانا ہوگا۔ موٹاپا ہمیشہ زیادہ کھانے کے نتیجے کے عمل میں آتا ہے۔

(اگر کوئی بیماری نہ ہو۔ جو کھاتا ہم کھاتے ہیں اگر اس کی توانائی کی مقدار وزن زیادہ استعمال ہونے والی توانائی سے زیادہ تو یہ فالتو مقدار ہمارے جسم میں چکنائی کی شکل میں جمع ہوتی رہتی ہے اور وزن میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے اگر اس کے ساتھ ساتھ مناسب ورزش کرلی جائے تو بہتر ہے۔ ماہرین کو اس بات کے شواہد بھی ملے ہیں کہ ذہنی دباؤ موٹاپے کی ایک وجہ ہوتا ہے۔

زیادہ ذہنی دباؤ کی حالت میں ہماری نیند خراب ہوتی ہے اس وجہ سے ہمیں زیادہ بھوک لگتی ہے اور ہم کھا کر ہی آرام پاتے ہیں اور خون میں شوگر کی مقدار بھی متاثر ہوتی ہے۔

موٹاپے کے چند بڑے اسباب

کہتے ہیں کہ سگریٹ نوشی عمل جنس پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سے آکسیجن کے متعامل میں کمی آجاتی ہے۔ نتیجتاً بھوک میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وزن میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

بعض خاندان ایسے غیر صحت مند جینز (Genes لے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بھوک میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

بعض خاندانوں کی عادات واطوار کھانے پر اثر انداز ہو کر موٹاپے کا باعث بنتی ہیں۔

بعض اوقات یہ نجانے میں ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے کچھ عوامل ہوتے ہیں اور انسان کی اپنی غلطی کے نتیجے میں بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

کافی کے شوقین



اگر آپ صبح اٹھ کر تازہ دم ہونے اور دن بھر کی سرگرمیوں کو نمٹانے کے لئے درکار توانائی کے حصول کے لئے کافی پر انحصار کرتے ہیں تو یقیناً آپ اس دنیا میں تنہا کے واحد پرستار نہیں ہیں۔ 2018ء میں ہونے والے سروے کے مطابق 64 فیصد امریکیوں نے یہ اعتراف کیا ہے کہ کافی کے بغیر ان کے دن کا آغاز نہیں ہوتا۔ کافی کی کاشت اس کی صنعت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، لیکن اس کے ایک کپ سے حاصل ہونے والی توانائی اور صحت بخش فوائد پر دھیان نہیں دیا جاتا۔ 127 سائنسی تحقیقات میں کافی پینے کے بہت سے فوائد کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ آپ کی اوسط عمر میں اضافے سے سرطان کے امکانات کو کم کرنے تک، ذیابیطس دوم اور پارکنسن کی بیماری سے دور رکھنے میں کافی بہت اہم ثابت ہوئی۔ یہ سب سننے میں بہت اچھا لگتا ہے۔ مسئلہ صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ کافی کے یہ تمام فوائد اس کو دن کے درست اوقات میں نہ پینے سے تباہ ہو جاتے ہیں۔ سائنس ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ کافی پینے کا بہترین وقت وہ ہے جبکہ آپ کے جسم کا کارٹی سول لیول کم ہو رہا ہو۔ کارٹی سول اور کیفین دونوں کی زیادتی آپ کے ذہنی دباؤ میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے اور بہت زیادہ ذہنی تناؤ آپ کی صحت کے لئے یقیناً نقصان دہ ہے اسی لئے کارٹی سول لیول کم ہونے کی صورت میں کافی پینا زیادہ مفید ہے۔ آپ نے صبح بے دار ہوتے ہی کارٹی سول لیول بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے کافی پینے کا یہ درست اور آئیڈیل وقت نہیں ہے اور نہ ہی کافی دوپہر کے اوقات میں پینی چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے آپ کو رات کو سونے میں دقت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی فرد صبح ساڑھے چھ بجے بے دار ہوتا ہے تو اس کو کافی سے حقیقی فوائد حاصل کرنے کے لئے کافی صبح ساڑھے نو سے ساڑھے گیارہ بجے تک پینی چاہیے کیونکہ صبح سے اٹھ کر اس وقت تک کارٹی سول لیول کم ہو جاتا ہے۔ اس فارمولے کو وہ حضرات بھی رکھتے ہوئے آپ بھی اپنے بے دار ہونے کے وقت سے کافی سول لیول کم ہونے کے وقت تک کا اندازہ لگا کے یہی اوقات کے بہت بخش فوائد حاصل کریں۔

بچے کی دودھ کی بوتل میں پلاسٹک کے لاکھوں ذرات ہو سکتے ہیں

لندن: سائنسدانوں نے خبردار کیا ہے کہ بچوں کو دودھ پلانے والی پلاسٹک کی بوتلوں کو گرم کرنے سے بالواسطے تو اس عمل میں بھی پلاسٹک کے لاکھوں ذرات دودھ میں چلے جاتے ہیں جو آخر کار نومولود کے جسم میں پہنچ جاتے ہیں۔

مثلاً ایک لیٹر پلاؤ دودھ کو بوتل میں بھرا اور مائیکرو ویو کیا جائے تو دس سے چالیس لاکھ باریک ذرات بھی دودھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ تاہم اب تک یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ خرد بینی پلاسٹک بچے کے لیے مضر ہوسکتی ہیں یا نہیں۔

نیشنل کالج آف ڈبلن کے سائنسدان جان بولینڈ کہتے ہیں کہ بچوں کی بوتلیں پولی پروپلین پلاسٹک سے بنی ہوتی ہیں اور 69 فیصد بوتلیں اسی کی ہوتی ہیں۔ پلاسٹک کے ذرات کے لیے انہوں نے کچھ تجربات کیے۔ پہلے نئی فیڈر بوتلیں خریدیں اور انہیں دھو کر خشک کیا گیا۔ پھر اس میں صاف پانی ڈالا گیا اور پانی کو 70 سینٹی گریڈ پر گرم کیا گیا۔ کیونکہ دودھ کا فارمولہ بنانے کے لیے پانی کو اسی درجہ حرارت تک گرم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بوتل کو ہلایا تو ایک لیٹر پانی میں پلاسٹک کے چالیس لاکھ ذرات نوٹ کیے گئے۔

اس کے بعد ماہرین نے فارمولہ دودھ تیار کیا اور اس میں بھی پلاسٹک کے اتنے ہی ذرات نوٹ کیے گئے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ اس طرح پلاسٹک کی بہت بڑی مقدار دودھ پیا جاتا ہے کسی بھی ماں میں شامل ہو جاتی ہے۔ لیکن پلاسٹک کے یہ ذرات بہت باریک ہوتے ہیں، جان بولینڈ کہتے ہیں کہ پلاسٹک کی بوتلیں اور دیگر اشیا دیرپا ہیں اور انہیں دھو کر خشک کیا گیا۔ پھر اس میں صاف پانی ڈالا گیا اور پانی کو 70 سینٹی گریڈ پر گرم کیا گیا تھا۔ کیونکہ دودھ کا فارمولہ بنانے کے لیے پانی کو اسی درجہ حرارت تک گرم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بوتل کو ہلایا تو ایک لیٹر پانی میں پلاسٹک کے چالیس لاکھ ذرات نوٹ کیے گئے۔

اس کے بعد ماہرین نے فارمولہ دودھ تیار کیا اور اس میں بھی پلاسٹک کے اتنے ہی ذرات نوٹ کیے گئے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ اس طرح پلاسٹک کی بہت بڑی مقدار دودھ پیا جاتا ہے کسی بھی ماں میں شامل ہو جاتی ہے۔ لیکن پلاسٹک کے یہ ذرات بہت باریک ہوتے ہیں، جان بولینڈ کہتے ہیں کہ پلاسٹک کی بوتلیں اور دیگر اشیا دیرپا ہیں اور انہیں دھو کر خشک کیا گیا۔ پھر اس میں صاف پانی ڈالا گیا اور پانی کو 70 سینٹی گریڈ پر گرم کیا گیا تھا۔ کیونکہ دودھ کا فارمولہ بنانے کے لیے پانی کو اسی درجہ حرارت تک گرم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بوتل کو ہلایا تو ایک لیٹر پانی میں پلاسٹک کے چالیس لاکھ ذرات نوٹ کیے گئے۔

اس کے بعد ماہرین نے فارمولہ دودھ تیار کیا اور اس میں بھی پلاسٹک کے اتنے ہی ذرات نوٹ کیے گئے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ اس طرح پلاسٹک کی بہت بڑی مقدار دودھ پیا جاتا ہے کسی بھی ماں میں شامل ہو جاتی ہے۔ لیکن پلاسٹک کے یہ ذرات بہت باریک ہوتے ہیں، جان بولینڈ کہتے ہیں کہ پلاسٹک کی بوتلیں اور دیگر اشیا دیرپا ہیں اور انہیں دھو کر خشک کیا گیا۔ پھر اس میں صاف پانی ڈالا گیا اور پانی کو 70 سینٹی گریڈ پر گرم کیا گیا تھا۔ کیونکہ دودھ کا فارمولہ بنانے کے لیے پانی کو اسی درجہ حرارت تک گرم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بوتل کو ہلایا تو ایک لیٹر پانی میں پلاسٹک کے چالیس لاکھ ذرات نوٹ کیے گئے۔

اس کے بعد ماہرین نے فارمولہ دودھ تیار کیا اور اس میں بھی پلاسٹک کے اتنے ہی ذرات نوٹ کیے گئے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ اس طرح پلاسٹک کی بہت بڑی مقدار دودھ پیا جاتا ہے کسی بھی ماں میں شامل ہو جاتی ہے۔ لیکن پلاسٹک کے یہ ذرات بہت باریک ہوتے ہیں، جان بولینڈ کہتے ہیں کہ پلاسٹک کی بوتلیں اور دیگر اشیا دیرپا ہیں اور انہیں دھو کر خشک کیا گیا۔ پھر اس میں صاف پانی ڈالا گیا اور پانی کو 70 سینٹی گریڈ پر گرم کیا گیا تھا۔ کیونکہ دودھ کا فارمولہ بنانے کے لیے پانی کو اسی درجہ حرارت تک گرم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بوتل کو ہلایا تو ایک لیٹر پانی میں پلاسٹک کے چالیس لاکھ ذرات نوٹ کیے گئے۔

میل جول رکھنے والوں کا دماغ بھی صحت مند رہتا ہے، تحقیق



پس برگ: امریکی ماہرین کا کہنا ہے کہ جو لوگ سماجی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور دوستوں وغیرہ کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں، ان کا دماغ بڑھاپے میں بھی صحت مند رہتا ہے۔

تحقیق یونیورسٹی آف پس برگ اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ڈاکٹر سنتھیا کیلس کی قیادت میں کی گئی جس میں 300 امریکی بزرگ بطور رضا کار شریک کیے گئے جن کی اوسط عمر 83 سال کے لگ بھگ تھی۔

ان بزرگوں کا دماغ کتنا صحت مند تھا؟ یہ جاننے کے لیے سنتھیا اور ان کے ساتھیوں نے ایم آر آئی اور دیگر حساس آلات کی مدد سے تمام رضا کار بزرگوں کے اُن دماغی حصوں کا جائزہ لیا جن کا براہِ راست تعلق یادداشت اور تجربے سے ہوتا ہے۔

ان دماغی حصوں کو مجموعی طور پر ''سرمئی مادّہ'' (Grey Matter) کہا جاتا ہے جبکہ خود سرمئی مادّے میں اہم اعصابی خلیات اور دوسرا متعلقہ مواد شامل ہوتے ہیں۔

دماغی مطالعے کے بعد ماہرین کو معلوم ہوا کہ جو بزرگ ملنسار اور سماجی طور پر زیادہ سرگرم تھے، ان کے دماغوں میں سرمئی مادّہ بہتر تھا اور اس میں زندہ اور فعال اعصابی خلیات بھی زیادہ تھے۔

ان کے برعکس، گوشہ نشین اور میل جول ترک کر دینے والے بزرگوں میں یہی دماغی حصہ خاصی کمزور حالت میں تھا جبکہ یہاں زندہ اعصابی خلیات کی تعداد بھی بہت کم دیکھی گئی۔

ویسے تو دماغی خلیات ساری زندگی ہی آہستہ آہستہ ختم ہوتے رہتے ہیں لیکن بڑھاپے کی آمد پر وہ زیادہ تیزی سے مرنے لگتے ہیں جس کا نتیجہ مختلف دماغی اور اعصابی امراض کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جن میں الزائمیر، پارکنسن اور ڈیمنشیا وغیرہ شامل ہیں۔ بعض مریضوں کو اسی بنا پر فالج کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔

ڈاکٹر سنتھیا کا کہنا ہے کہ اگر بڑھاپے میں آپ کا صرف ایک دوست بھی ہو جس کے ساتھ آپ وقت گزار سکیں اور جسے اپنی خوشی غمی میں شریک کر سکیں تو اس سے دماغی صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

اگرچہ یہ مطالعہ بہت عمدہ ہے جس سے حاصل شدہ نتائج کو مزید پختہ کرنے کی ضرورت ہے، لیکن ڈاکٹر سنتھیا کی رائے میں ''میل جول بڑھانا اور سماجی طور پر سرگرم رہنا کوئی غیر مفید مشورہ ہرگز نہیں، اس پر عمل کر کے پختہ نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔''

یہ مطالعہ تحقیقی جریدے ''جرنل آف جیرونٹولوجی: سائیکولوجیکل سائنسز'' کے تازہ شمارے میں آن لائن شائع ہوا ہے۔

سرطان زدہ خلیات کو بھسم کرنے والی مقناطیسی پٹی



: بھارتی سائنسدانوں نے ایک ایسی مقناطیسی پٹی ایجاد کر لی ہے جو کھال کے سرطان زدہ خلیات کو گرم کر کے ہلاک کر دیتی ہے۔ اسے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس، بنگلور میں طبّی تعین اور ان کے ساتھیوں نے تیار کیا ہے۔ بظاہر یہ جراحی والی عام سی پٹی ہے جسے زخم پر چپکنے کے لیے باندھا جاتا ہے، تاہم اس میں اضافی طور پر خاص طرح کے مقناطیسی نینو ذرات کی اضافی تہہ بھی ہے۔ اس پٹی کو سرطان زدہ (یعنی کینسر میں مبتلا) کھال پر چپکانے کے بعد اس کے قریب ہی بدلتا ہوا مقناطیسی میدان قائم کیا جاتا ہے۔ پٹی میں موجود نینو ذرات اس مقناطیسی میدان کی توانائی اپنے اندر جذب کر کے تیزی سے تھرتھرانے لگتے ہیں جس سے پٹی کا اندرونی حصہ گرم ہو کر اپنے نیچے موجود جلیوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ پٹی اب تک چوہوں کے علاوہ چھ مریض جانوروں کے سرطان زدہ انسانی خلیات پر بھی کامیابی سے آزمائی جا چکی ہے۔ تاہم طبّی تعین نے خبردار کیا ہے کہ جب تک اس پٹی کی افادیت خرگوشوں، کتوں اور بندروں پر تجربات میں ثابت نہیں ہو جاتی، تب تک اسے انسانوں پر آزمانے کا سلسلہ شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اس ایجاد اور متعلقہ تحقیق کی تفصیلات ریسرچ جرنل ''کینسر ریپورٹس'' کے تازہ شمارے میں آن لائن شائع ہوئی ہیں۔



سپورٹس صورت حال





کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے "صورتحال" کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

مکمل فٹنس حاصل کرنا ہاردک کیلئے بڑا چیلنج

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ہندوستانی آل راؤنڈر ہاردک پانڈیا کی مسابقتی کرکٹ میں واپسی کا انتظار مزید طویل ہوگیا ہے۔ آسٹریلیا کے خلاف آئندہ ماہ کی 20 ٹرافی کے لیے اعلان کردہ ہندوستانی 15 رکنی ٹیم میں ہاردک پانڈیا کو جگہ نہیں ملی ہے۔ ان کے بھائی کرنال پانڈیا ٹیم کی قیادت کریں گے۔ ہاردک نے آخری مرتبہ 24 مئی کو آئی پی ایل 2026 میں ممبئی انڈینس کی جانب سے میچ کھیلا تھا۔ اس کے بعد سے وہ چوٹوں کے باعث کرکٹ سے دور ہیں۔ اکتوبر میں آسٹریلیا اے کے خلاف گھریلو ایک روزہ سیریز کے لیے انہیں انڈیا اے کی ٹیم میں شامل کیا گیا تھا، لیکن پنڈی میں دوبارہ چوٹ لگنے کے باعث انہیں اچانک واپس لوٹنا پڑا۔ اس وقت سامنے آنے والی رپورٹ کے مطابق، گیند بازی کرتے ہوئے محسوس ہوا کہ ہاردک مکمل طور پر فٹ نہیں تھے۔ آئی پی ایل کے بعد سے ہاردک نے اپنا زیادہ تر وقت بنگلورو میں واقع بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کے سینٹر آف ایکسی لینس میں گزارا ہے۔ آئی پی ایل کے دوران پہلے انہیں کمر میں تکلیف ہوئی تھی، جس کے بعد ٹانگ میں بھی تکلیف کا مسئلہ سامنے آیا۔ ہاردک نے آخری بین الاقوامی مقابلہ کوتھمبیر پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ ہاردک اور تیز گیند باز جسپریت بمراہ ٹیم کے لیے انتہائی اہم ہیں، لیکن مکمل طور پر فٹ ہوئے بغیر انہیں عالمی کپ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ گمبھیر نے کہا تھا کہ دونوں کھلاڑیوں کو مکمل فٹنس کے ساتھ عالمی کپ میں لے جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بڑودہ کی ٹیم میں کرنال پانڈیا کے علاوہ جیتیش شرما، دیپک ہڈا اور رشک سنام ادھیم بھی کھلاڑی بھی شامل ہیں۔ بڑودہ کی ٹیم سید مشتاق علی ٹرافی میں اپنی مہم کا آغاز 14 نومبر کو ممبئی میں چنڈی گڑھ کے خلاف کرے گی۔ سید مشتاق علی ٹرافی کا 19 واں ایڈیشن 14 نومبر سے شروع ہونے جارہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بڑودہ نے یہ باوقار ٹی 20 ٹرافی 2011 اور 2013 میں جیتی ہے۔ سید مشتاق علی ٹرافی 2026 کے لیے بڑودہ کی ٹیم کرنال پانڈیا (کپتان)، اتیت سیٹھ (نائب کپتان)، دیپک ہڈا، وشنو اگک شرما، شاشوت راوت، امت پاسی (وکٹ کیپر)، جیتیش شرما (وکٹ کیپر)، بھانو پنیا، کیدار جیٹھوا، پرکیرت پاٹیدار، ہمانشو چندیلا، راج لمبانی، رشک ڈار، دھرو پٹیل اور عثمان پٹیل۔ اسٹینڈ بائی کھلاڑی: پرایانشو مولیا اور پنشن کانتی ہیں۔



آئی پی ایل سے مین پہلے نیوزی لینڈ کے خلاف گھریلو ٹی 20 انٹرنیشنل سیریز میں کھیلا تھا۔ ہندوستانی ٹیم نے اخیال نیوزی لینڈ کے خلاف ایک روزہ سیریز میں مصروف ہے۔ اس کے بعد وہ میزبان سری لنکا کے خلاف ہندوستانی سرزمین پر تی 20 انٹرنیشنل سیریز کھیلتی جائے گی۔ اگلے سال افریقہ میں ہونے والے ایک روزہ عالمی کپ کے پیش نظر ہندوستانی ٹیم انتظامیہ ہاردک کو جلد از جلد ٹیم میں واپس لانا چاہے گی۔ وہ محدود اوورز کی کرکٹ میں ہندوستان کے اہم آل راونڈرز میں شمار ہوتے ہیں۔ تاہم ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ ہاردک اور تیز گیند باز جسپریت بمراہ ٹیم کے لیے انتہائی اہم ہیں، لیکن مکمل طور پر فٹ ہوئے بغیر انہیں عالمی کپ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ گمبھیر نے کہا تھا کہ دونوں کھلاڑیوں کو مکمل فٹنس کے ساتھ عالمی کپ میں لے جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بڑودہ کی ٹیم میں کرنال پانڈیا کے علاوہ جیتیش شرما، دیپک ہڈا اور رشک سنام ادھیم بھی کھلاڑی بھی شامل ہیں۔ بڑودہ کی ٹیم سید مشتاق علی ٹرافی میں اپنی مہم کا آغاز 14 نومبر کو ممبئی میں چنڈی گڑھ کے خلاف کرے گی۔ سید مشتاق علی ٹرافی کا 19 واں ایڈیشن 14 نومبر سے شروع ہونے جارہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بڑودہ نے یہ باوقار ٹی 20 ٹرافی 2011 اور 2013 میں جیتی ہے۔ سید مشتاق علی ٹرافی 2026 کے لیے بڑودہ کی ٹیم کرنال پانڈیا (کپتان)، اتیت سیٹھ (نائب کپتان)، دیپک ہڈا، وشنو اگک شرما، شاشوت راوت، امت پاسی (وکٹ کیپر)، جیتیش شرما (وکٹ کیپر)، بھانو پنیا، کیدار جیٹھوا، پرکیرت پاٹیدار، ہمانشو چندیلا، راج لمبانی، رشک ڈار، دھرو پٹیل اور عثمان پٹیل۔ اسٹینڈ بائی کھلاڑی: پرایانشو مولیا اور پنشن کانتی ہیں۔

شامی نے ہندوستانی ڈریسنگ روم میں میری کافی مدد کی: مورنے مورکل

(ہندوستھان سماچار)



ہندوستانی ٹیم کے ہوکاچ مورنے مورکل نے ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے والے تیز گیند باز محمد شامی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جب انہوں نے ہندوستانی ٹیم کے ساتھ کام کرنا شروع کیا تو اب شامی نے ڈریسنگ روم میں انہیں ہندوستانی کرکٹ کے طریقہ کار اور ماحول کو سمجھنے میں کافی مدد کی تھی۔ مورکل نے شامی کے ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے فیصلے کو ایک افسوسناک دن قرار دیا۔ خلیجی افریقہ کے سابق تیز گیند باز مورنے مورکل سال 2024 میں بیٹنگ کوچ گوتم گمبھیر کے کوچنگ اسٹاف کے حصے کے طور پر ہندوستانی ٹیم سے وابستہ ہوئے تھے۔ اگرچہ انہیں ٹیسٹ فارمیٹ میں شامی کے ساتھ کام کرنے کا موقع نہیں ملا، لیکن سال 2025 کے آغاز میں آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے دوران دونوں نے کچھ وقت ساتھ گزارا تھا۔ ہندوستانی ٹیم کے ساتھ اپنے تجربے کو یاد کرتے ہوئے مورکل نے کہا: "جب میں نے پہلی بار ٹیم کے ساتھ کام کرنا شروع کیا تھا، تب شامی ٹیم کا حصہ تھے۔ میں خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ وہ انتہائی باصلاحیت کھلاڑی ہیں اور ٹیم کے ڈریسنگ روم میں ان کی موجودگی کافی اہم تھی۔ جب میں ٹیم میں شامل ہوا تو انہوں نے ڈریسنگ روم میں ہندوستانی ماحول اور یہاں کی زبان سمجھنے میں میری کافی مدد کی۔ انہوں نے میری بہت معاونت کی۔ انہیں کرکٹ سے رخصت ہوتے دیکھنا واقعی تکلیف دہ ہے۔" شامی نے تین فارمیٹس میں ہندوستان کی جانب سے مجموعی طور پر 462 بین الاقوامی وکٹیں حاصل کیں۔ ان میں ٹیسٹ کرکٹ میں 229 اور ون ڈے انٹرنیشنل میں 206 وکٹیں شامل ہیں۔ تاہم وہ بگال کی جانب سے محمد داود زئی کھریلو کرکٹ اور آئی پی ایل کھیلنا جاری رکھیں گے۔ مورکل نے کہا کہ انہیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ شامی اب بھی گھریلو کرکٹ میں پوری محنت اور اسی شدت کے ساتھ گیند بازی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: "میرا مطلب ہے کہ وہ اب بھی اپنے یہاں کافی اوورز گیند بازی کر رہے ہیں اور یہ دیکھ کر اچھا لگتا ہے۔"

انڈر 19 ایشیا کپ: ایشان، سہواگ اور رائے چندانی کی شاندار کارکردگی

(بیو این آئی)



ایشان سودی کی شاندار گیند بازی اور آریہ ویر سہواگ و کپتان لکشے رائے چندانی کی ناٹ آوٹ نصف سنچریوں کی بدولت ہندوستان کی انڈر 19 ٹیم نے جمعہ کو ایشیا کپ کے اپنے ابتدائی مقابلے میں نیپال انڈر 19 کو 10 وکٹ سے شکست دے دی۔ عمان کے المعراب کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلے گئے اس مقابلے میں ہندوستان نے 129 رن کا ہدف بغیر کسی نقصان 19.1 اوور میں بغیر کوئی وکٹ گنوائے حاصل کر لیا۔ ناس بیٹ کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کرنے والی ہندوستانی ٹیم کے لیے ایشان سودی نے ابتدائی اوورز میں شاندار گیند بازی کا مظاہرہ کیا۔ ہری گھاس کی کچی تہہ والی پچ پر انہوں نے گیند کو دوطرف سوئنگ کرایا اور نیپال کے ٹاپ آرڈر بلے بازوں کو پریشانی میں ڈال دیا۔ ان کے ابتدائی چھ اوورز کے اسپیل میں نیپال کے تین اہم بلے باز پویلین لوٹ گئے۔ اس کے بعد وکٹ کیپر بلے باز آریہ ویر سہواگ نے ذمہ داری سنبھالنے کی کوشش کی۔ انہوں نے نیرج یادو اور آشیش کویار کے ساتھ مل کر مفید شراکت داریاں قائم کیں اور ٹیم کا اسکور 100 رن کے پار پہنچایا۔ ابتدائی مرحلے میں اچھن گیند بازوں کو پچ سے خاص مدد نہیں مل رہی تھی، جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وردش اور ان کے ساتھی بلے بازوں نے رن بنائے۔

انڈیا اے اور نیوزی لینڈ اے غیر رسمی ٹیسٹ:

یشسوی جیسوال کی مسلسل دوسری سنچری، انڈیا اے مضبوط پوزیشن میں

(بیو این آئی)

یشسوی جیسوال کی مسلسل دوسری سنچری اور سائی سدرشن کی ناٹ آوٹ نصف سنچری کی بدولت انڈیا اے نے نیوزی لینڈ اے کے خلاف تیسرے غیر رسمی ٹیسٹ میچ کے پہلے دن اپنی پوزیشن مضبوط کر لی۔ ہفتہ کو پرت سنکاشت اوول میں بارش کے باعث کھیل جلد ختم ہونے تک انڈیا اے نے 3.69 اوور میں دو وکٹ کے نقصان پر 227 رن بنا لیے تھے۔ تاس بارنے کے بعد پہلے بلے بازی کرنے اتری انڈیا اے کی ٹیم کو یشسوی جیسوال اور سائی سدرشن نے شاندار آغاز فراہم کیا۔ دونوں نے پہلی وکٹ کے لیے 175 رن کی اہم شراکت داری کی۔ جیسوال 47 ویں اور میں ڈیزہ فرنس کی گیند پر کمرون ہال کے ہاتھوں کیچ آوٹ ہوئے۔ ان کے آوٹ ہونے کے بعد دیوت پڈیکل کریز پر آئے، لیکن وہ بڑی اننگز کھیلنے میں ناکام رہے۔ پڈیکل نے 53 گیندوں پر دو چوکوں کی مدد سے 15 رن بنائے۔ انہیں 63 ویں اور میں جارڈ بیکی کی گیند پر وکٹ کیپر نیکس چوبنے کیچ آوٹ کیا۔ اس وقت انڈیا اے کا اسکور 209 رن تھا۔ دوسری جانب سائی سدرشن نے صبر و تحمل کے ساتھ بلے بازی جاری رکھی۔ وہ 205 گیندوں پر 10 چوکوں کی مدد سے 77 رن بنا کر ناٹ آوٹ ہیں۔ کپتان دھرو جوریل نے بھی ان کا اچھا ساتھ دیا۔ جوریل 24 گیندوں پر دو چوکوں کی مدد سے 12 رن بنا کر ناٹ آوٹ ہیں۔ دونوں بلے بازوں نے تیسرے وکٹ کے لیے 18 رن کی ناٹ آوٹ شراکت داری کر کے پہلے دن کا کھیل ختم کیا۔ نیوزی لینڈ اے کی جانب سے ڈیزہ فرنس اور جارڈ بیکی نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ بارش کے باعث پہلے دن 20 سے زائد اوور کا کھیل ضائع ہوگیا۔



رن بنائے۔ دوسرے کے دوران مسلسل دوسرے میچ میں سنچری بنا کر انہوں نے اپنی بہترین فارم کا مظاہرہ کیا۔ اس سے پہلے گزشتہ میچ میں بھی انہوں نے سنچری اننگز کھیلی تھی۔ جیسوال 47 ویں اور میں ڈیزہ فرنس کی گیند پر کمرون ہال کے ہاتھوں کیچ آوٹ ہوئے۔ ان کے آوٹ ہونے کے بعد دیوت پڈیکل کریز پر آئے، لیکن وہ بڑی اننگز کھیلنے میں ناکام رہے۔ پڈیکل نے 53 گیندوں پر دو چوکوں کی مدد سے 15 رن بنائے۔ انہیں 63 ویں اور میں جارڈ بیکی کی گیند پر وکٹ کیپر نیکس چوبنے کیچ آوٹ کیا۔ اس وقت انڈیا اے کا اسکور 209 رن تھا۔ دوسری جانب سائی سدرشن نے صبر و تحمل کے ساتھ بلے بازی جاری رکھی۔ وہ 205 گیندوں پر 10 چوکوں کی مدد سے 77 رن بنا کر ناٹ آوٹ ہیں۔ کپتان دھرو جوریل نے بھی ان کا اچھا ساتھ دیا۔ جوریل 24 گیندوں پر دو چوکوں کی مدد سے 12 رن بنا کر ناٹ آوٹ ہیں۔ دونوں بلے بازوں نے تیسرے وکٹ کے لیے 18 رن کی ناٹ آوٹ شراکت داری کر کے پہلے دن کا کھیل ختم کیا۔ نیوزی لینڈ اے کی جانب سے ڈیزہ فرنس اور جارڈ بیکی نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ بارش کے باعث پہلے دن 20 سے زائد اوور کا کھیل ضائع ہوگیا۔

دوسرے ون ڈے میں گرنور برار کی تباہ کن گیند بازی، نیوزی لینڈ کی ٹیم 134 رن پر ڈھیر

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ہندوستانی گیند بازوں نے دوسرے یک روزہ بین الاقوامی میچ میں بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیوزی لینڈ کی پوری ٹیم کو محض 134 رن پر سمیٹ دیا۔ ہفتہ کو بنھری اسٹیڈیم میں کھیلے جا رہے اس مقابلے میں میزبان ٹیم 6.40 اوور میں آل آوٹ ہوگئی۔ گرنور برار نے اپنے کیریئر کی بہترین گیند بازی کرتے ہوئے چار وکٹ حاصل کیے، جبکہ عاقب نبی، انشول کمبوج اور اکشر پٹیل نے دو دو کھلاڑیوں کو آوٹ کیا۔ بارش کے باعث کھیل شروع ہونے میں تاخیر کے بعد ہندوستانی کپتان ہرمن گل نے ناس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ابر آلود موسم اور سازگار حالات کا ہندوستانی گیند بازوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور وقتے وقتے سے وکٹیں حاصل کر کے نیوزی لینڈ کے بلے بازوں کو کھل کر کھیلنے کا موقع نہیں دیا۔ نیوزی لینڈ کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ عاقب نبی نے دوئوں اوپننگ بلے بازوں کو پویلین بھیج دیا۔ فلم سیفرٹ بغیر کوئی رن بنائے آوٹ ہوئے، جبکہ ول ینگ 17 گیندوں میں صرف 6 رن بنا سکے۔ اس کے بعد انشول کمبوج نے ہنری نکولس کو 11 رن کے انفرادی اسکور پر آوٹ کر کے نیوزی لینڈ کا اسکور 23 رن پر تین وکٹ کر دیا۔ ڈیرل مچل نے ایک جانب سنبھل کر بلے بازی کرتے ہوئے 104 گیندوں پر پانچ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 55 رن بنائے۔ کپتان مچل سنٹنر نے 38 گیندوں پر 31 رن بنا کر ان کا ساتھ دیا۔ دونوں کے درمیان چھٹی وکٹ کے لیے 59 رن کی اہم شراکت داری ہوئی، جس سے نیوزی لینڈ کی اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی گئی۔ تاہم گرنور برار نے سیٹنر کو آوٹ کر کے اس شراکت داری کا خاتمہ کر دیا۔ انشول کمبوج نے بھی دو کھلاڑیوں کو آوٹ کیا۔ انہوں نے بلیئر ٹکنر کو دو رن کے انفرادی اسکور پر بولڈ کر کے نیوزی لینڈ کی اننگز ختم کر دی۔ ارشدیپ سنگھ کو کوئی وکٹ نہیں ملا، لیکن انہوں نے کفایتی گیند بازی کرتے ہوئے بلے بازوں



بہترین گیند بازی رہی۔ اکشر پٹیل نے 28 رن دے کر دو اور عاقب نبی نے 31 رن دے کر دو وکٹ حاصل کیے۔ انشول کمبوج نے بھی دو کھلاڑیوں کو آوٹ کیا۔ انہوں نے بلیئر ٹکنر کو دو رن کے انفرادی اسکور پر بولڈ کر کے نیوزی لینڈ کی اننگز ختم کر دی۔ ارشدیپ سنگھ کو کوئی وکٹ نہیں ملا، لیکن انہوں نے کفایتی گیند بازی کرتے ہوئے بلے بازوں پر دباؤ برقرار رکھا۔ قابل ذکر ہے کہ پہلے یک روزہ میچ میں بھی نیوزی لینڈ کی ٹیم 185 رن پر آل آوٹ ہوگئی تھی۔ دوسرے مقابلے میں محض 134 رن پر پوری ٹیم کے سمٹنے کے ساتھ ہی ہندوستانی گیند بازوں نے ایک بار پھر میزبان ٹیم کے بلے بازی کے شعبے کو شدید دباؤ میں رکھا۔

پہلی مرتبہ عالمی کپ جیتنے کے ارادے سے میدان میں اترے گی میٹی

(بیو این آئی)

فیفا انڈر 17 ورلڈ کپ میں اب تک اپنی پہلی کامیابی کی منتظر میٹی کی ٹیم اس مرتبہ تاریخ رقم کرنے کے ارادے سے میدان میں اترے گی۔ ٹیم کے ہیڈ کوچ کوہکی سیتوبل نے کہا ہے کہ ٹیم کا ہدف گروپ مرحلے سے آگے بڑھنا اور عالمی کپ میں اپنی پہلی جیت درج کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے ٹیم نے اپنی دفاعی صف کو مضبوط بنانے پر خصوصی توجہ دی ہے۔ فیفا انڈر 17 ورلڈ کپ قطر 2025 میں پیر کو گروپ مرحلے کے دوران مصر، انگلینڈ اور وینزویلا کے خلاف بالترتیب 4-1، 1-1 اور 2-4 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ تینوں مقابلوں میں ٹیم نے مجموعی طور پر 16 گول کھائے تھے۔ گزشتہ تجربے سے سبق لیتے ہوئے کوچ سیتوبل نے اس مرتبہ دفاعی حکمت عملی پر خصوصی کام کیا ہے۔ سیتوبل نے برازیل میں ٹیم کے تربیتی کیمپ کے دوران فیفا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: "ہم اپنی دفاعی صف پر کام کر رہے ہیں تاکہ وہ ایک یونٹ کے طور پر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکے۔ ہمیں دفاعی عمل میں زیادہ نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور ہم کو متحد ہو کر کھیلنا ہوگا۔"

دین دیال اپادھیائے سینئر مرد ریاستی سطح کے فٹبال ٹورنامنٹ کیلئے مراد آباد ڈویژن کی 11 رکنی ٹیم منتخب



(بیو این آئی)

دین دیال اپادھیائے سینئر مرد ریاستی سطح کے فٹبال ٹورنامنٹ کے لیے مراد آباد ڈویژن کی 11 رکنی ٹیم کا انتخاب آج بیجنگی سیماش چندر بوس سوئمنگ پول اسٹیڈیم، رام گنگا دوار، مراد آباد میں کیا گیا۔ انتخابی عمل میں تقریباً 50 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ ٹیم کا باضابطہ اعلان سی آر ایس رجسٹریشن کے بعد کیا جائے گا۔ ضلع فٹبال ایسوسی ایشن مراد آباد کے جنرل سکریٹری محمد عاصر کمال نے بتایا کہ دین دیال اپادھیائے کی صد سالہ یوم پیدائش کی مناسبت سے ہر سال منعقد ہونے والا دین دیال اپادھیائے سینئر مرد ریاستی سطح کا فٹبال ٹورنامنٹ اس مرتبہ 16 نومبر سے 23 نومبر تک گونڈہ میں منعقد کیا جائے گا۔

سینٹ فروبیل نے دہلی کیپٹلس اسکول کپ کا خطاب جیتا

(مانیٹرنگ ڈیسک)



سینٹ فرونبل، مغربی دہلی نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے موجودہ چیمپئن، نارائن اسکول، بارہ کھمبا روڈ کو 8 رنوں سے شکست دے کر 2026 دہلی کیپٹلس اسکول کپ کا خطاب اپنے نام کر لیا۔ جمعہ کو دی گیسٹ خاریست میدان پر کھیلے گئے فائنل میں سینٹ فروبیل نے نارائن اسکول کی 2 سیزن سے جاری ناقابل شکست مہم پر روک لگا دی۔ نارائن اسکول نے پہلے اننگز کھیلتے ہوئے 2026 کے مقابلے میں فائنل تک اپنے تمام میچ جیتے تھے۔ تاہم خطاب کے مقابلے میں کرن شرما کی قیادت میں سینٹ فروبیل کے گیند بازوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد سلامی بلے باز لکشیہ ہارنگ کی جارحانہ بلے بازی نے ٹیم کو ہدف تک پہنچانے کی بنیاد رکھ دی۔ سینٹ فروبیل نے 56 رن کا ہدف محض 2.3 اوور میں حاصل کر لیا۔ پہلے بلے بازی کرنے اتری نارائن اسکول کی ٹیم سینٹ فروبیل کی منظم گیند بازی کے سامنے ٹک نہیں سکی اور 3.15 اوور میں 55 رن پر ڈھیر ہوگئی۔ کرن شرما نے 17 رن دے کر 4 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ پارتھ بھاوے نے 6 رن دے کر تین وکٹیں حاصل کیں۔ سینٹ فروبیل کے گیند بازوں نے پورے میچ میں مخالف ٹیم کو کوئی موقع نہیں دیا۔ نارائن اسکول کا صرف ایک بلے باز ہی دو ہندسے تک پہنچ سکا۔ کامیاب کا تعاقب کرنے اترے سینٹ فروبیل کی ٹیم کو سلامی بلے باز لکشیہ ہارنگ نے تیز شروعات دلائی۔ انہوں نے محض 14 گیندوں پر 5 چوکوں اور 4 چھکوں کی مدد سے 48 رن کی طوفانی اننگز کھیلی۔ ان کی جارحانہ بلے بازی کی بدولت سینٹ فروبیل نے 2.3 اوور میں 2 وکٹوں کے نقصان پر 58 رن بنا کر خطاب جیت لیا۔ بلے بازی میں نوئیڈا کے بلوچ اسکول کے ابھیمیو سوہان کا دبدبہ رہا۔ انہوں نے 5 اننگز میں 249 کے اسٹرائیک ریٹ اور 210 کی اوسط سے 421 رن بنا کر ہوپ کیپ حاصل کی۔ انہیں ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی بھی منتخب کیا گیا۔ مجموعی کارکردگی کی درجہ بندی میں بھی وہ سرفہرست رہے۔ سینٹ فروبیل اسکول کے نورتھ 259 رن بنا کر دوسرے مقام پر رہے، جبکہ دوارکا کے پنکھوڑیہ انٹرنیشنل اسکول کے دیون راٹھی 255 رن کے ساتھ تیسرے مقام حاصل کیا۔ نارائن اسکول کے وایان 252 رن بنا کر چوتھے اور نارائن اسکول، بارہ کھمبا روڈ کے تنمے چودھری 241 رن کے ساتھ پانچویں مقام پر رہے۔ گیند بازی میں نارائن اسکول، بارہ کھمبا روڈ کے وناپک نے 5.55 کی اکانومی سے 15 وکٹیں حاصل کر کے پرپل کیپ اپنے نام کی۔ بلیجنگ اسکول نوئیڈا کے آرشد ملا 14 رنوں کے ساتھ دوسرے اور سلون ویلز اسکول کے رشی ڈاگر 13 وکٹیں لے کر تیسرے مقام پر رہے۔ سینٹ فروبیل اسکول کے چیمپئن بالمیکل نے 12 وکٹیں لے کر چوتھا سب سے زیادہ وکٹ لینے والا بولر بننے کا اعزاز حاصل کیا، جبکہ نارائن اسکول کے ہرمن گل نے 11 وکٹیں لے کر پانچویں مقام پر رہے۔ ٹورنامنٹ میں میچ کے بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ بلیجنگ اسکول نوئیڈا کو دیا گیا۔ دہلی کیپٹلس اسکول کپ کے دوسرے ایڈیشن کو وسعت دی گئی تھی۔ اس میں دہلی-این سی آر کے 4 میدانوں پر 38 ٹیموں کے درمیان مجموعی طور پر 66 مقابلے کھیلے گئے۔ مقابلے کا آغاز 9 اکتوبر کو ہوا تھا، جبکہ فائنل 6 نومبر کو کھیلا گیا۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,